عمرو اور ششیش دیو
TARIQ ZAHOOR

عمرو عیار کا انتہائی دلچسپ اور عجیب و غریب کارنامہ

عمرو اور شیش دیو

ظہیر احمد

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

خواجہ عمرو عیار ابھی سو کر اُٹھا ہی تھا کہ سردار امیر حمزہ کا ایک خاص محافظ اس کے خیمے میں داخل ہوا. اس نے نہایت ادب سے عمرو عیار کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

سردار آپ کو یاد فرما رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ فوراً ان کے پاس پہنچ جائیں۔

"یہ سردار کو مجھ سے صبح صبح کیا کام آن پڑا۔ خیر ٹھیک ہے تم جاؤ۔ میں تیار ہو کر آتا ہوں"۔ عمرو نے پہلے بڑبڑا کر پھر محافظ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

محافظ اس کا جواب سُن کر سر ہلا کر مُڑا

اور خیمے سے باہر نکل گیا۔ اس کے جانے کے
بعد عمرو اُٹھا۔ اس نے جلدی سے منہ ہاتھ دھو
کر کپڑے پہنے اور تیار ہوکر سردار امیر حمزہ سے
ملنے کے لئے خیمے سے باہر آگیا۔
سردار امیر حمزہ کے خیمے میں داخل ہوتے
ہی وہ ٹھٹھک گیا۔ اس کی آنکھوں میں ایک
لمحے کے لئے شدید حیرت لہرائی۔ اس کی نگاہیں
سردار امیر حمزہ کے قریب بیٹھے ہوئے ایک آدمی
پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ ایک بوڑھا آدمی تھا جس
کے سر، داڑھی اور مونچھوں کے بال بے تحاشا بڑھے
ہوئے تھے۔ چھوٹی چھوٹی آنکھیں، ناک قدرے موٹی
تھی۔ سب سے عجیب بات اس کی جسامت تھی
وہ ایک طویل قدوقامت کا آدمی تھا اس کی
جسامت بالکل کسی دیو کی مانند تھی۔ وہ سردار
امیر حمزہ کے قریب پریشان سی صورت بنائے
بیٹھا تھا۔
"اوہ! تم آگئے عمرو۔ آؤ آؤ ہم تمہارا ہی
انتظار کر رہے تھے۔ آؤ اِن سے ملو۔ یہ
گاشان جامی ہیں۔ جو تم سے ملنے کے لئے

دُور دراز کے مُلک ناگان سے آئے ہیں۔"
سردار امیر حمزہ نے عمرو کو دیکھ کر جلدی
سے اپنے قریب بیٹھے ہوئے لمبے قد کے
آدمی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔
عمرو نے سر ہلا کر پہلے انہیں سلام کیا
پھر حیرت سے کہا۔ "مجھ سے ملنے کے لئے؟"
لمبے قد والا جو حیرت زدہ انداز میں عمرو
کی جانب دیکھ رہا تھا جیسے اُسے یقین ہی
نہ آ رہا ہو کہ اس کے سامنے عمرو عیار
کھڑا ہے۔
"اوہ! تو تمہارا نام عمرو عیار ہے"۔ دراز قد
آدمی نے بے یقینی سے کہا۔
"ہاں! غلطی سے میرا ہی نام عمرو عیار ہے۔
کیوں، آپ کو کوئی اعتراض ہے کیا"؟ اس
کے لہجے کا عمرو نے بُرا مناتے ہوئے کہا۔
"نہیں نہیں، بھلا مجھے کیا اعتراض ہو سکتا
ہے۔ مگر یہ وہ شخص نہیں ہے جس کی
تلاش میں مَیں اتنی دُور سے آیا ہوں۔ مجھے
اس عمرو عیار کی تلاش ہے جو اب تک سینکڑوں

جادوگروں، جنوں اور دیوؤں سے ٹکر لے چکا ہے۔ نہ صرف وہ ٹکر لے چکا ہے بلکہ وہ اُن سب کی گردنیں بھی توڑ چکا ہے، جو دنیا کا سب سے بڑا عیار ہے۔ جس کے نام سے دنیا کے بڑے بڑے جادوگر حتیٰ کہ طلسم ہوشربا کا شہنشاہ افراسیاب بھی گھبراتا ہے مجھے اُسی عمرو عیار کی تلاش ہے۔ یہ بھلا منحنی سا آدمی جس کے جسم پر گوشت نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ یہ بھلا عمرو عیار کیسے ہو سکتا ہے۔" لمبے قد والے گاشان نے جلدی جلدی سے کہا۔

"کیوں! کیا تمہیں اُس عمرو عیار سے قرض لینا ہے۔" عمرو نے پہلے سے بھی زیادہ بُرا منہ بناتے ہوئے کہا اور سردار امیر حمزہ ہنس پڑے۔

"گاشان بھائی! آپ کو جس عمرو کی تلاش ہے وہ کوئی اور نہیں، یہی عمرو عیار ہے جو اپنی عقل، چالاکی اور مکاری سے بڑے بڑے جادوگروں کو اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور

کر چکا ہے۔ آپ غالباً سمجھ رہے ہوں گے عمرو عیار نامی آدمی کوئی بہت بڑا دیو قامت پہلوان ہوگا اور وہ دنیا کا سب سے بڑا جادوگر ہوگا۔ نہیں میرے بھائی! وہ عمرو عیار اصل میں یہی ہے"۔ سردار امیر حمزہ نے ہنستے ہوتے کہا اور گاشان حیرت سے منہ کھول کر پھٹی پھٹی آنکھوں سے عمرو عیار کی طرف دیکھنے لگا جیسے اُسے امیر حمزہ کی بات پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"منہ بند کیجئے بھائی صاحب! ورنہ مکھی گھس جائے گی"۔ عمرو نے کہا اور گاشان نے جلدی سے منہ بند کرلیا۔ جیسے واقعی اُسے خطرہ لاحق ہو گیا ہو کہ کہیں سچ مچ کوئی مکھی اس کے منہ میں نہ چلی جائے۔

"اُف! حیرت انگیز، انتہائی حیرت انگیز، آقا! اگر آپ نے اپنی زبان مُبارک سے نہ کہا ہوتا کہ یہی وہ عمرو عیار ہے تو خُدا کی قسم، میں قیامت تک اس پر یقین نہ کرتا۔ میرے ذہن میں واقعی عمرو عیار کا جو تصور تھا اُس کے

مطابق عمرو کو ایک طاقتور جن کی مانند ہونا
چاہیے تھا۔ مجھے معاف کر دینا عمرو بھائی!
میں نہیں پہچان ہی نہ پایا تھا"۔ گاشان
نے حیرت سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں، جب بڑے چھوٹوں سے
معافی مانگ لیں تو چھوٹے خود ہی شرمندہ
ہو جاتے ہیں۔ بہرکیف، فرمایئے میں آپ کی
کیا خدمت کرسکتا ہوں"؟ اس بار عمرو نے
نہایت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بہت بہت شکریہ عمرو بھائی! میں اصل
میں اتنی دُور سے آپ کو تلاش کرتا ہوا
اس لئے آیا ہوں کہ میں ایک بہت بڑی
مصیبت میں پھنس گیا ہوں اور اس مصیبت
سے مجھے تم ہی چھٹکارا دلا سکتے ہو۔ مجھے
میرے ایک قریبی دوست نے تم سے ملنے
کا مشورہ دیا تھا۔ اُس نے کہا تھا کہ اگر
عمرو عیار چاہے تو نہ صرف میری پریشانی دُور
ہوسکتی ہے بلکہ مجھے اس مصیبت سے بھی ہمیشہ
ہمیشہ کے لئے نجات مل سکتی ہے"۔ گاشان
نے کہا۔

"جی فرمایئے! اگر میں آپ کی مُصیبت کا
حل تلاش کر سکتا ہوں تو انشاءاللہ ہر ممکن
طریقے سے آپ کی مدد کرونگا"۔ عمروعیار نے
نہایت متانت بھرے لہجے میں کہا۔ عمرو کا
یہ لہجہ دیکھ کر سردار امیر حمزہ محبت بھری
نگاہوں سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"اگر آقا حکم دیں تو میں۔ اپنی مُصیبت بیان
کرسکتا ہوں"۔ گاشان نے سردار امیر حمزہ کی
جانب دیکھ کر نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں! کیوں نہیں۔ ضرور، اس میں
بھلا پوچھنے والی کونسی بات ہے"۔ سردار
امیر حمزہ نے گاشان کے کندھے پر ہاتھ
رکھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ پیرو مُرشد! سب سے پہلے عمرو
میں آپ کو بتلاتا چلوں کہ میں ایک جادوگر
ہوں اور میرا نام گاشان جادوگر ہے"۔ گاشان
نے امیر حمزہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔
اس کی بات سُن کر سردار امیر حمزہ اور عمرو

دونوں چونک پڑے۔
میں معافی چاہتا ہوں کہ میں نے آپ
سے اب تک یہ بات چھپاتے رکھی۔ اصل
میں یہ اس بات سے گھبرا رہا تھا کہ
اگر میں نے اپنی اصلیت آپ کو بتلائی تو
کہیں آپ مجھ سے ملنے سے انکار نہ کردیں
میں نے سوچ لیا تھا کہ میں آپ کو اپنے
بارے میں سب کچھ اور بالکل سچ سچ بتلا
گا۔ میں اپنے متعلق آپ کو ساری تفصیل
بتلاتا ہوں۔ اگر آپ اُسے سُن لیں تو آپ
کی بےحد مہربانی ہو گی۔ اس کے بعد اگر آپ
میری مدد کرنے سے انکار کر دیں تو آپ
کی مرضی۔ جیسا کہ میں آپ کو بتا چکا ہوں
کہ میرا نام گاشان جادوگر ہے۔ میں یہاں
سے کوسوں میل دُور ایک بےآب و گیاہ صحرا
میں رہتا ہوں۔ میں نے ہزاروں برس سے
دنیا سے ناتا توڑ رکھا تھا۔ میں صحرا میں
اپنے محل کے ایک خاص کمرے میں ہر دن
اپنی جادو مورتی کی عبادت میں مصروف رہتا

تھا۔ اس محل میں میرے سوا اور کوئی نہ تھا
ایک دن میں جادو مورتی کی عبادت میں
مصروف تھا کہ اچانک میرے کانوں میں عجیب
سی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یہ آوازیں
اس قدر تیز اور خوفناک تھیں کہ میرے اعصاب
بُری طرح سے جھنجھنا اُٹھے۔ میری عبادت میں
یہ خوفناک آوازیں بےحد خلل ڈال رہی تھیں۔ پہلے
پہل تو میں ان آوازوں کو برداشت کرتا رہا۔
مگر جب آوازیں برداشت سے باہر ہوگئیں تب
مجھے مجبوراً اپنی عبادت توڑنا پڑی۔ میں غصّے
سے اُٹھا کہ باہر جاکر دیکھوں کہ یہ کون بدتمیز
ہے جس نے میری عبادت خراب کرنے کی کوشش
کی ہے اور میرے محل میں بلا اجازت گھُسنے
کی کوشش کی ہے۔ میں غصّے سے بھرا ہوا
اپنے مخصوص کمرے سے نکل کر ایک بہت بڑے
ہال نما کمرے میں آیا تو میں حیرت سے وہیں
رُک گیا۔ میرے محل کے اس کمرے کی ایک دیوار
پھٹی ہوئی تھی اور اس پھٹی ہوئی دیوار کے قریب ایک
چھوٹے قد والی نہایت حسین لڑکی چیختی چلاتی ہوئی

ادھر ادھر بھاگ رہی تھی۔ اس خوبصورت لڑ
کے پیچھے دو خوفناک شکلوں والے دیو جن ک
رنگ بہت گہرے سبز تھے اور جن کے سر
پر سینگ تھے، حلق سے خوفناک آوازیں نکال
ہوئے اس لڑکی کو پکڑنے کی کوشش میں
مصروف تھے۔ وہ بے حد غصے میں نظر آرہے
تھے جیسے وہ لڑکی کو پکڑ کر اُس کی گرد
مروڑ دینا چاہتے ہوں۔ لڑکی چونکہ بے حد دُ
پتلی تھی اس لئے وہ بے حد پھرتیلی تھی اور کس
طرح سے ان کے قابو میں نہ آ رہی تھی۔

"ٹھہرو، رُک جاؤ، میرے محل میں تم نے
یہ کیا اُودھم مچا رکھا ہے۔" میں نے انہیں
دیکھ کر گرجتے ہوئے کہا۔ میری آواز سُن
وہ ٹھٹھک گئے۔ لڑکی نے بھی چونک کر میر
طرف دیکھا۔ پہلے اس کے چہرے پر خوف لہ
پھر وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی میرے قریب
آ گئی۔

"خدا کے لئے مجھے ان شیطانوں سے بچا
ورنہ یہ مجھے مار ڈالیں گے۔ خدا کے لئے

مجھے ان سے بچالو۔" اس لڑکی نے میرے پاؤں
پکڑ کر روتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو بڈھے! یہ تمہارا محل ہے۔ ہونہہ
کس قدر گھٹیا محل ہے تمہارا۔ آخ تھو۔" ایک
سینگ والے سبز دیو نے زمین پر تھوکتے ہوئے
نہایت نفرت بھرے انداز میں کہا۔ مجھے اس
کے اس انداز پر بے حد غصہ آیا۔

"کون ہو تم اور بلااجازت میرے محل میں
گھسنے کی کوشش کیوں کی ہے"؟ میں نے
نہایت غصیلے لہجے میں کہا۔

میری بات سُن کر ان دونوں نے ایک
دوسرے کی طرف دیکھا۔ پھر زور دار قہقہے لگا کر
ہنس پڑے۔ پھر ایک دیو آگے بڑھا اور اس
بار قدرے نرم لہجے میں کہنے لگا۔

"دیکھو بوڑھے انسان! تم جو کوئی بھی ہو ہماری
تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ہم اس آدم زاد
شہزادی کو اپنے ساتھ لے جارہے تھے تو یہ
چالاکی دکھا کر بھاگ نکلی اور بھاگ کر تمہارے
محل میں گھس گئی۔ مجبوراً ہمیں بھی دیوار توڑ کر

تمہارے محل میں گھسنا پڑا۔ تم اس شہزادی ک
ہمارے حوالے کر دو۔ ہم خاموشی سے یہاں سے
چلے جائیں گے۔"
"نہیں نہیں۔ خدا کے مجھے ان کے حوا
مت کرنا۔ یہ مجھے مار ڈالیں گے۔ مجھے
ڈالیں گے"۔ لڑکی نے میرا بازو پکڑ کر تھرتھ
کانپتے ہوئے کہا۔
میں حیرت سے کبھی لڑکی اور کبھی
دیووں کی جانب دیکھ رہا تھا۔ میری سمجھ
کچھ نہیں آرہا تھا کہ میں کیا کروں دیو
رہے تھے کہ لڑکی کو ان کے حوالے کر
اور لڑکی ان کے ساتھ جانا نہیں چاہتی تھ
"کیوں! تمہارا اس لڑکی سے کیا تعلق ہے
تم اسے اپنے ساتھ کس لئے لے جانا چا
ہو"؟ میں نے چند لمحے سوچ کر دیو
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"اس سے تمہیں کوئی سروکار نہیں ہونا چا
بس تم اسے ہمارے حوالے کر دو۔ یہی تمہا
حق میں بہتر ہے"۔ دیو نے اس بار

سخت لہجے میں کہا۔
"کیا مطلب! اگر میں لڑکی تمہارے حوالے نہ
کروں تو"؟
"تو پھر ہم اس لڑکی کے ساتھ ساتھ تمہیں
بھی ختم کر دیں گے"۔ دوسرا دیو گرجا۔
"ہونہہ! دھمکی دے رہے ہو"۔ میں نے غراتے
ہوئے کہا۔
"نہیں، تمہیں سمجھا رہے ہیں۔ اسے ہمارے
حوالے کر دو۔ جلدی کرو ہمارے پاس وقت نہیں
ہے۔ پہلے ہی خاصی دیر ہو چکی ہے"۔ پہلے دیو
نے کہا۔
"اچھے انسان! تمہیں خدا کا واسطہ۔ بے شک تم
اپنے ہاتھوں سے میرا گلا گھونٹ دو، مگر خدا
کے لئے مجھے ان کے حوالے مت کرو۔ میں
تمہارے پاؤں پڑتی ہوں"۔ لڑکی نے بُری طرح
سے روتے ہوئے کہا اور اسے روتا دیکھ کر
میرا دل پسیج گیا۔
"اگر یہ تمہارے ساتھ نہیں جانا چاہتی تو خوامخواہ
کیوں زبردستی تم اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہتے

ہوں؟ میں نے دیووں کی طرف غور سے دیکھ
ہوئے پوچھا۔
"یہ ہمارے آقا غیش دیو کا حکم ہے۔ تم
بکواس میں مزید وقت برباد نہ کرو۔ سیدھی طرح
سے لڑکی ہمیں دے دو۔ ورنہ ہم تمہیں بھی ما
ڈالیں گے اور تمہارے اس سارے محل کو بھی
تہس نہس کر دیں گے"۔ ایک دیو نے کرخت لہ
میں کہا۔ اس کا لہجہ سن کر میرا خون کھول اٹھ
"ہونہہ! ٹھیک ہے۔ اگر تم میں ہمت ہے
تو آؤ چھین لو مجھ سے لڑکی۔ میں اس لڑ
کو ہرگز ہرگز تمہارے حوالے نہیں کرونگا"۔ میں
نے نہایت غصیلے لہجے میں کہا۔ پھر لڑکی کی طر
دیکھتے ہوئے کہا۔ "جاؤ بیٹی! تم وہ سامنے وا
کمرے میں چلی جاؤ اور کمرے کا دروازہ اند
سے بند کر لو۔ جب تک میں نہ کہوں تب
تک دروازہ ہرگز مت کھولنا اور ہاں! کمر
میں موجود کسی بھی چیز کو ہاتھ لگانے یا چھ
کی کوشش مت کرنا۔ جب تک میں ان
کو دیکھتا ہوں"۔ میں نے لڑکی کے سر پر

پھیرتے ہوئے کہا اور لڑکی تشکرانہ نگاہوں سے
میری طرف دیکھ کر تیزی سے میری عبادت
والے کمرے میں بھاگ گئی۔
"مجھے پہلے ہی شک تھا جلموش بھائی کہ یہ
بڈھا اس قدر آسانی سے ہرگز نہیں مانے گا۔
تم اس بدبخت کا سارا محل تباہ و برباد کر دو۔
اور لڑکی کو زبردستی کمرے سے نکال لو۔ جب
تک میں اس منحوس صورت بوڑھے کو دیکھتا
ہوں"۔ ایک دیو نے دوسرے دیو کی طرف
دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرا دیو سر ہلا کر تیزی
سے اس کمرے کی جانب لپکا جس کمرے میں
لڑکی گئی تھی۔
"ٹھہرو! میں کہتا ہوں رک جاؤ"۔ میں چیختا
ہوا اس دیو کی طرف مڑا۔ اسی لمحے موقع سے
فائدہ اٹھاتے ہوئے دوسرے دیو نے اچانک
مجھے ایک زوردار ہاتھ مارا اور مجھے یوں محسوس
ہوا جیسے میرے جسم سے کئی من وزنی گرز
ٹکرایا ہو۔ میں کسی گیند کی مانند فضا میں اچھلا
اور اڑتا ہوا پوری قوت سے ایک دیوار سے

ٹکرایا۔ میں چونکہ اس اچانک اور غیر متوقع حملے
کے لئے ہرگز تیار نہ تھا اس لئے انجانے
میں مار کھا گیا۔ مجھے سخت چوٹیں آئیں اور
میرے حلق سے دلخراش چیخ نکل گئی۔ اس
سے قبل کہ میں سنبھلتا، وہ دیو ایک بار پھر
مجھ پر جھپٹا۔ اس نے مجھے دونوں ہاتھوں میں
پکڑ کر اٹھایا اور اپنے سر سے بلند کرتے ہوئے
پوری قوت سے زمین پر پٹخ دیا اور ساتھ ہی
اپنا بھاری بھرکم پاؤں میرے سینے پر رکھ کر
مجھ پر دباؤ ڈالنے لگا۔ میرے حلق سے نکلنے
والی چیخیں بے حد ہولناک تھیں۔ اس سے قبل کہ
میں اپنا بچاؤ کرتا اور کوئی منتر پڑھتا اس دیو
پر جیسے جنون کی سی کیفیت طاری ہوگئی اور
وہ مجھے اٹھا اٹھا کر زمین پر مارتا رہا۔ یہاں
تک کہ میں تکلیف کی شدت سے بیہوش ہوگیا۔
دوسرا دیو اپنی طاقت سے میرے محل کی
بنیادیں ہلا رہا تھا اور محل کی دیواریں لرزتی
ہوئی ٹوٹ رہی تھیں۔ اس نے میری عبادت
والا کمرہ توڑ پھوڑ کر رکھ دیا اور لڑکی کو

زبردستی وہاں سے نکال لیا۔ لڑکی بے حد چیختی
چلاتی رہی اور اُن سے رحم کی بھیک مانگتی
رہی۔ مگر ان خوفناک دیوؤں نے اس پر کوئی
ترس نہ کھایا۔ ان دونوں دیوؤں نے مل کر
میرے محل کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور
ہر چیز تباہ و برباد کرکے رکھ دی اور مُردہ
سمجھ کر مجھے اٹھا کر انہوں نے باہر صحرا میں
پھینک دیا اور لڑکی کو زبردستی اٹھا کر اپنے
ساتھ لے گئے۔" یہ سب کچھ بتا کر ایک لمحے
کے لئے گاشان جادوگر خاموش ہوا۔ عمرو عیار اور
سردار امیر حمزہ نہایت دلچسپی سے اس کی روئیداد
سُن رہے تھے۔

چند لمحے خاموش رہنے کے بعد گاشان جادوگر
دوبارہ کہنے لگا۔

"میں کافی دیر تک زخمی حالت میں صحرا
میں پڑا رہا کہ میرا ایک بہت ہی قریبی
دوست ماجوب جادوگر جو اکثر پرستان سے
مجھے ملنے کے لئے وہاں آتا رہتا تھا اس طرف
آ نکلا۔ اس نے جو مجھے زخمی حالت میں صحرا

میں پڑے اور میرے محل کو تباہ و برباد
دیکھا تو حیران رہ گیا۔ پہلے تو اس نے مجھے
مُردہ سمجھا۔ مگر جب وہ اپنے ہوائی تخت سے
نیچے اُتر کر میرے قریب آیا تو اُسے میری
سانسیں چلتی ہوئی محسوس ہوئیں اس نے مجھے
جلدی سے اٹھایا اور اپنے ہوائی تخت پر
ڈال کر اپنے ساتھ پرستان میں اپنے گھر لے
آیا اور حکیم بلوا کر پہلے اس نے میرے زخموں
کا علاج کیا اور میرے ہوش میں آنے کا
انتظار کرنے لگا۔ جب مجھے ہوش آیا تو ماجوب
نے بتلایا کہ وہ مجھے صحرا سے زخمی حالت میں
اٹھا کر لایا ہے۔ مجھے ان دیوؤں کا خیال آیا
تو میرے جسم میں جیسے بجلیاں سی کوند گئیں۔
غم و غصّے سے میرے سینے میں نفرت کا طوفان
اُبل پڑا۔ میرے دوست نے مجھے بتایا کہ وہ
بدبخت دیو نہ صرف میرا پورا محل توڑ پھوڑ
گئے ہیں بلکہ جادو مورتی اور شہزادی کو بھی
اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ اس وقت اگر وہ
دونوں دیو میرے سامنے آ جاتے تو یقیناً میں

ان دونوں دیوؤں کی بوٹیاں اُڑا کر رکھ دیتا۔
میں ان سے انتقام لینے کے لئے بیحد بےچین
ہو رہا تھا۔ مجھے میرے دوست نے میرے اس
ارادے سے باز رکھا اور اس نے وعدہ کیا
کہ وہ خود پتہ چلاتے گا کہ یہ دونوں دیو
کون تھے، کہاں سے آتے تھے اور وہ لڑکی
جسے شہزادی کہہ رہے تھے کون تھی اور اُسے
وہ کیوں اُٹھا کر لے گئے تھے۔ اس کے بعد
ہم دونوں اُن سے انتقام لیں گے اور انہیں
اتنے ہی زخم لگائیں گے جس قدر زخم انہوں
نے میرے بدن پر لگاتے تھے۔ میں اُس کے
گھر آرام کرتا رہا اور وہ سارا دن ان دونوں
دیوؤں کی تلاش میں باہر رہتا۔ پھر ایک روز
وہ بےحد تھکا ماندہ واپس آیا اس کے چہرے
پر بےپناہ مایوسی اور اُداسی پھیلی ہوئی تھی۔
"کیا بات ہے ماجوب! تم اس قدر اُداس
کیوں ہو؟ کچھ پتہ چلا ان دیوؤں کا"؟ میں
نے اُسے دیکھ کر جلدی سے سیدھا ہوکر پوچھا۔
"نہیں میرے دوست! میں سخت شرمندہ ہوں۔

میں نے اپنے غلاموں اور اپنے جادو کے زور پر ہر طرح سے پتہ چلانے کی کوشش کی کہ وہ دیو کون تھے اور کہاں رہتے ہیں۔ مگر ہم سب ناکام رہے۔ میرا جادو اور طلسم اُن کا پتہ چلانے میں ناکام رہا ہے۔ نہ جانے وہ کہاں چلے گئے ہیں۔ انہیں زمین کھا گئی ہے یا آسمان نے نگل لیا ہے۔ کچھ سمجھ میں ہی نہیں آتا"۔ ماجوب نے مایوسانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ! یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ تم نے کوہ قاف سے پتہ کرایا"۔ میں نے غصے سے کہا۔

"ہاں! کوہ قاف کا ایک دیو میرے قبضے میں ہے۔ میں نے اُسے کوہ قاف بھیجا تھا۔ اُس نے بتایا ہے کہ کوہ قاف میں سبز رنگ والے دیو رہتے ہی نہیں۔ خاص طور پر سینگوں والے سبز دیو۔ اس نے میرے حکم سے شہنشاہ جنات سے بھی ان دیوؤں کے بارے میں پوچھا مگر وہ بھی اس حلیے کے دیوؤں سے قطعاً لاعلم ہے"۔ ماجوب نے جواب دیا۔

"اوہ! یہ تو بہت بُرا ہوا۔ اب ہم انہیں کہاں تلاش کریں۔ ماجوب! مجھے سب سے زیادہ غم جادو مورتی کا ہے۔ تم تو جانتے ہو کہ میں ہزاروں برس سے اس مورتی کی عبادت کر رہا تھا۔ میری عبادت پوری ہونے میں ایک ماہ کا عرصہ باقی تھا۔ اس کے بعد میں نے مکمل طور پر ایک جادوگر بن جانا تھا مگر اب یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ جب تک وہ مورتی واپس نہیں آ جاتی، میں اپنی عبادت جاری نہیں رکھ سکتا، اور اگر دس دن کے اندر اندر وہ مورتی واپس نہیں آ جاتی تو میرا تمام حاصل کیا ہوا علم ختم ہو جائے گا اور جادو دیوتا مجھ سے میرا سارا علم چھین لے گا اور میں ایک عام انسان بن کر رہ جاؤں گا۔ یہاں تک کہ میں ایک مچھر کو بھی جادو سے نہیں مار سکوں گا۔ کچھ کرو میرے دوست! کہیں سے اُن کو تلاش کرو۔ میں تمہارا احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔ تمہیں جادو دیوتا کی قسم ڈھونڈو انہیں"۔ میں نے اپنے دوست کی منت کرتے ہوئے کہا

تو وہ تذبذب میں پڑگیا۔
میں کہاں تلاش کروں انہیں، کیا کروں"۔ و
سوچ میں ڈوب گیا۔ کافی دیر سوچنے کے بع
اس نے سر اٹھایا اور کہنے لگا۔
"میرے دوست! نہ جانے وہ دونوں دیو
کون ہیں۔ کہاں رہتے ہیں۔ اور سب سے
بڑی بات یہ کہ وہ کس قدر طاقت ور ہیں
اس کا اندازہ تو تم لگا ہی چکے ہو۔ اگر
اُن سے بدلہ لینا چاہتے ہو تو عمروعیار کی
مدد حاصل کرو۔ وہ دنیا کا عیار ترین او
انتہائی طاقتور انسان ہے۔ وہ ان دیوؤں کو
ڈھونڈ سکتا ہے بلکہ وہ ان دیوؤں سے تمہا
بدلہ بھی لے سکتا ہے اور جادو دیوتا کی مور
بھی واپس دلا سکتا ہے"۔ ماجوب نے کہا۔
"عمرو عیار، مگر یہ ہے کون اور یہ کہاں
رہتا ہے"؟ میں نے حیرت سے تمہارا نام
دوہراتے ہوئے کہا۔
"یہ سردار امیر حمزہ کا ایک قریبی ساتھ
اور ان کا دست راست ہے۔ سردار امیر حمز

ان جادوگروں کو بارہا شکست دے چکے ہیں
ان میں بھی خاصا ہاتھ عمرو عیار کا ہے وہ
اپنی چالاکی اور عیاری سے طلسم ہوشربا میں
گھس جاتا ہے اور بڑے بڑے نامور جادوگروں
کو قتل کرکے ان کا تمام مال و اسباب لوٹ
لیتا ہے۔ اس نے شہنشاہ افراسیاب کی ناک
میں دم کر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ وہ بڑے
بڑے خوفناک دیوؤں، جنوں کا بھی مقابلہ کرچکا
ہے اور اپنے ہاتھوں سے ان کی گردنیں
توڑ چکا ہے تم اس کے پاس جاؤ اور اس
سے مدد کی درخواست کرو۔ اگر وہ راضی ہو
جائے تو سمجھ لو کہ تمہارا کام ہوگیا وہ تمہیں
ہر حال میں ان دیوؤں سے تمہاری جادو مورتی
واپس لا دیگا"۔ ماجوب نے کہا۔
"اوہ! اگر ایسی بات ہے تو میں ابھی اور
اسی وقت عمرو عیار سے ملنے کے لئے جاتا
ہوں"۔ میں نے پُرجوش لہجے میں کہا۔
"نہیں ابھی نہیں، کچھ دن آرام کرلو۔ زخم
ٹھیک ہو جائیں تو چلے جانا"۔ میرے دوست

نے کہا۔ پھر ہم دیر تک ایک دوسرے سے
تمہارے متعلق باتیں کرتے رہے۔ وہ تمہارے
کارنامے بتاتا رہا اور میں آنکھیں پھاڑے یقین
نہ آنے والے انداز میں سنتا رہا۔ اُس نے
تمہاری تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا
دیئے۔ تب مجھے پختہ یقین ہوگیا کہ تم ضرور میری
جادو مورتی ان بدبختوں سے واپس دلا دوگے
اب عمرو! میں نہایت اُمید لے کر تمہارے پاس
آیا ہوں۔ میں نہایت عاجزی کے ساتھ تمہارے
سامنے ہاتھ جوڑ کر التجا کرتا ہوں کہ میری م
کرو اور سب سے پہلے ایک انسان ہونے کے
ناطے اس شہزادی کو تلاش کرو۔ نہ جانے وہ
کون تھی بیچاری۔ اور ان دیوؤں سے میری جادو
مورتی بھی واپس لا دو۔ میں تمہارے پاؤں پڑ
ہوں"۔ گاشان نے عمرو کے سامنے سر جھکاتے
ہوئے کہا۔

" ارے ارے کیا کر رہے ہو بے وقوف
اٹھو"۔ عمرو نے بوکھلا کر کہا۔ اسے ایسا کر
دیکھ کر سردار امیر حمزہ کا بھی منہ بن گیا

" دیکھو گاشان! ہم لوگ مسلمان ہیں ہم اپنے
خدا کے سوا کسی کے سامنے سر نہیں جھکاتے۔
اور نہ ہی کسی کو اپنے سامنے سر جھکانے پر
مجبور کرتے ہیں۔ اس لئے تم ایسے فعل سے
باز رہو۔ یہ ٹھیک ہے۔ تمہارے ساتھ زیادتی
ہوئی ہے۔ مگر تم ایک جادوگر ہو اور جادوگر
اسلام کے رُو سے کافر ہوتا ہے اور کافر
ہمارا دشمن ہے۔ ہم تمہاری مدد ضرور کرتے۔
اگر تمہیں کسی قسم کی اور کوئی پریشانی لاحق
ہوتی۔ مگر تمہاری تلاش ایک مورتی ہے بےجان
مورتی۔ اس لئے مجھے افسوس ہے کہ ہم تمہاری
کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ عمرو عیار حق کی خاطر
تو لڑ سکتا ہے مگر باطل کے لئے ہرگز نہیں"۔
سردار امیر حمزہ نے صاف لفظوں میں اُسے
جواب دیتے ہوئے کہا اور عمرو نے بھی ان
کی تائید میں سر ہلا دیا۔ اور ان کا ٹکا سا
جواب سُن کر گاشان جادوگر حیرت زدہ انداز میں
ان کی طرف دیکھنے لگا۔

" مگر مگر آپ نے تو مدد دینے کا وعدہ

کیا تھا" وہ حیرت زدہ لہجے میں بولا۔
"وہ تب بات کی تھی جب تم نے اپنی
حقیقت چھپائی تھی۔ ایک جادوگر کی مدد کرنا ہمار
اصول کے خلاف ہے۔ اس لئے ہمیں افسوس
ہے۔ تم اس وقت ہمارے مہمان ہو۔ جب
تک مرضی یہاں رہو، کھاؤ پیئو، مگر اب ہم
تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے"۔ سردار امیر حمزہ
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ اوہ! میں تو یہاں بہت اُمید لے
کر آیا تھا۔ کیا عمرو عیار! تمہارا بھی یہی جواب
ہے"؟ گاشان نے عمرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا
"بالکل، آقا کے الفاظ عمرو عیار کے لئے حکم
ہیں۔ انہوں نے جیسا کہا ہے بالکل درست
کہا ہے۔ تم جانا چاہو تو ہم تمہیں بھیجنے کا
خاطر خواہ انتظام بھی کر سکتے ہیں"۔ عمرو عیار نے
سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور گاشان جادوگر
نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ بھنویں سکیڑ
کر کافی دیر تک ان دونوں کی طرف دیکھتا رہا
پھر ایک جھٹکے سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"ہونہہ! ٹھیک ہے۔ میرے دوست نے غلطی
کی جو مجھے یہاں بھیج دیا۔ بہرحال آپ لوگوں
کا بہت بہت شکریہ! اگر میں اس وقت....
خیر جانے دیں کوئی بات نہیں پھر کبھی سہی۔
ٹھیک ہے اب مجھے اجازت دیں، میں چلتا
ہوں"۔ اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور باری
باری سردار امیر حمزہ اور عمرو عیار سے ہاتھ ملا
کر خیمے سے باہر نکل گیا۔ اس کے جانے کے
بعد عمرو نے سردار امیر حمزہ کی جانب اور سردار
امیر حمزہ نے عمرو کی طرف دیکھا۔ دونوں ایک
دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔
"پھر کیا سوچ رہے ہو عمرو"؟ سردار امیر
حمزہ نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے
پوچھا۔
"وہی جو آپ سوچ رہے ہیں پیر و مُرشد"۔
عمرو نے بھی جواباً مسکرا کر مگر نہایت ادب
سے جواب دیا۔
"گویا تم ان دیووں کی تلاش میں ضرور نکلوگے
کیوں"؟ سردار امیر حمزہ نے کہا۔

"جو حکم پیر و مرشد۔ میں کسی لالچ کے تحر
نہیں، آپ کے حکم سے اس معصوم لڑکی
کو تلاش کروں گا جسے وہ دیو اپنے ساتھ
لے گئے ہیں نہ جانے وہ کون تھی بےچاری
"ہوں۔ وہ تو ٹھیک ہے مگر تم ان کو
تلاش کہاں کروگے، اور جادوگر کے کہنے کے
مطابق وہ بےحد خطرناک دیو ہیں پھر"۔
"پھر کیا ہوا آقا! عمرو عیار کو خطرناک کھیل
کھیل کر ہی تو مزہ آتا ہے۔ بس آپ میرے
حق میں دعا کیجئے۔ دیووں کو تلاش کرنا او
شہزادی کو آزاد کروانا میرا کام ہے بشرطیکہ
زندہ ہو"۔ عمرو نے سینہ ٹھونک کر کہا۔
"شاباش! ہمیں اسی لئے تو تم بہت پسن
ہو۔ یہ لو ہماری سب سے قیمتی انگوٹھی۔ اگر
تم نے ان دیووں کو تلاش کر لیا اور شہزادی
کو ڈھونڈ نکالا تو ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں
کہ تمہاری واپسی پر ہم تمہارے وزن سے دگ
سونا انعام میں دیں گے"۔ سردار امیر حمزہ نے
اپنی ایک انگلی سے ہیرے کی ایک انگوٹھی

کر عمرو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جو عمرو
نے فوراً جھپٹ لی۔ اس کی آنکھیں مسرت سے
چمک رہی تھیں۔ انگوٹھی پاکر وہ بےحد خوش
نظر آرہا تھا اور خوش کیوں نہ ہوتا اس کی
اس انگوٹھی پر کئی دنوں سے نظر تھی اور سردار
امیر حمزہ نے اسے واپسی پر جو انعام دینے
کا وعدہ کیا تھا وہ اس کی توقعات سے
کہیں بڑھ کر تھا۔

"اوہ! بہت بہت شکریہ آقا۔ بس آپ
سمجھ لیں کہ میں نے ان دیووں کے بچوں
کو تلاش کر لیا اور انہیں لاکر آپ کے قدموں
میں ڈال دیا۔ بس آپ میرا انعام تیار رکھیں۔
میں ابھی گیا اور ابھی آیا"۔ عمرو عیار نے
جلدی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بچوں کو نہیں، تم نے سبز سینگوں والے
دیووں کو تلاش کرنا ہے"۔ سردار امیر حمزہ
نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمرو عیار نے بھی
دانت نکوس دیئے۔

"اوہ ہاں! بالکل بالکل۔ اب میں جاؤں"۔ اس

نے جلدی سے کہا اور سردار امیر حمزہ نے مسکرا کر گردن ہلا کر اسے جانے کی اجازت دے دی۔

عمرو نے جلدی سے امیر حمزہ کے ہاتھوں پر بوسہ دیا اور اُٹھ کر تیزی سے خیمے سے باہر نکل گیا۔

گاشان جادوگر کی آنکھیں گہری سوچ میں غرق تھیں۔ وہ ہوائی تخت پر سوار نہایت تیز رفتاری سے ایک جانب اُڑا جارہا تھا تخت اس وقت زمین سے بے حد بلندی پر بادلوں کے درمیان تیر رہا تھا۔ بادلوں کے ٹکڑے ہر طرف دُور دُور تک پھیلے ہوتے تھے۔ گاشان جادوگر غصّے سے ہونٹ بھینچے سردار امیر حمزہ اور عمرو عیار کے متعلق سوچ رہا تھا اُسے ان پر رہ رہ کر غصّہ آرہا تھا جنہوں نے اس کی مدد کرنے سے یکسر انکار کر دیا تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اُن سے بھرپور انتقام لے۔ مگر وہ مجبور تھا کیونکہ جادو مُورتی چلی جانے

دائیں جانب سے لڑکیوں کے چلانے کی آوازیں
سنائی دیں ۔ اس نے چونک کر اُدھر دیکھا مگر
بادلوں میں اسے کچھ دکھائی نہ دیا کہ اُسے
دوبارہ ان لڑکیوں کے چلانے کی آوازیں مسلسل
سنائی دینے لگیں۔ اس نے تخت کا رُخ
اسی سمت موڑا اور سر گھما گھما کر چاروں
طرف دیکھنے لگا۔ اچانک ایک بدلی کی اوٹ
سے اسے وہی دونوں سبز سینگوں والے دیو
دکھائی دیئے۔ ان دونوں نے اپنے اپنے ہاتھوں
میں ایک ایک خوبصورت لڑکی اٹھائی ہوئی تھی۔
اور تیزی سے ایک جانب قہقہے لگاتے ہوئے
اڑے جارہے تھے۔ لڑکیاں ان کے ہاتھوں میں
بُری طرح سے مچلتی ہوئی چیخ رہی تھیں۔

ان دیووں کو دیکھ کر گاشان جادوگر کو
ایک زبردست جھٹکا لگا اور غصے کی شدت
سے اس کا چہرہ سُرخ ہوتا چلا گیا اور اس
کی آنکھیں جیسے انگارے برسانے لگیں۔

"ہونہہ! اب دیکھتا ہوں۔ یہ میرے ہاتھوں
کیسے بچ کر جاتے ہیں"۔ وہ حلق کے بل

کی وجہ سے اس کی عبادت ادھوری رہ گئی
تھی۔ اب وہ جادوگر ضرور تھا مگر بڑے پائے
کا نہیں۔ ایک عام سا جادوگر۔ اس کے باوجود
بھی اس کے پاس ایسے ایسے خطرناک منتر تھے
کہ وہ چاہتا تو ایک ہی پھونک سے بڑے
بڑے طوفان لا سکتا تھا۔ دریاؤں کے پانی کو
ایک ہی منتر سے پھونک مار کر بھاپ بنا
کر اڑا سکتا تھا مگر جادو دیوتا نے اُسے ایک
ماہ کے لئے پابند کر رکھا تھا کہ جب تک
وہ اپنی دس ہزار برس کی عبادت پوری نہیں
کر لیتا تب تک وہ اپنے کسی جادو کو
استعمال نہیں کرے گا اور کسی ذی رُوح کو
گزند نہیں پہنچائے گا۔ ہاں اگر وہ کسی شدید
مشکل میں ہو اور منتر پڑھے بغیر کوئی چارہ
نہ ہو تو وہ اپنا جادو کام میں لاسکتا تھا
وہ اس وقت سوچ رہا تھا کہ وہ کرے تو
کیا کرے۔ ان سبز سینگوں والے دیووں کو
کہاں سے تلاش کرے؟

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اُسے

غرایا۔

"جادوئی تخت! ان دیووں کے پیچھے چلو جلدی"
اس نے پہلے بڑبڑا کر کہا پھر تخت کو
حکم دیا۔ اس کا حکم پا کر تخت کو ایک جھٹکا
لگا اور وہ انتہائی برق رفتاری سے سبز دیووں
کے پیچھے جانے لگا۔

گاشان جادوگر کے حکم سے تخت نے ایک
لمبا چکر کاٹا اور ان دیووں کے سامنے جا کر
رک گیا۔ اسے دیکھ کر دونوں دیو بھی فضا
میں معلق ہو گئے۔

"کون ہو تم اور تم نے ہمارا راستہ کیوں
روکا ہے"؟ ایک سبز دیو نے گرج کر کہا۔

"اپنی موت کو نہیں پہچانا"۔ گاشان کے لہجے
میں زخمی بھیڑیئے کی سی کاٹ تھی۔

"اوہ بھائی جلتوش دیو! یہ تو وہی بوڑھا
ہے جس کے محل میں شہزادی نیلما گھس گئی
تھی۔ مگر یہ زندہ کیسے ہے۔ اسے تو تم
نے مار ڈالا تھا"۔ ایک دیو نے اپنے ساتھی دیو
کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پتہ نہیں، خیر پہلے تو بچ گیا تھا مگر
اب زندہ نہیں بچے گا۔ کیونکہ اس نے شیش دیو
کے غلاموں کا راستہ روکنے کی کوشش کی
ہے اور راستہ روکنے والے کو جلتوش کبھی زندہ
نہیں چھوڑا کرتا۔ لو تم اس لڑکی کو بھی سنبھالو
میں اس بوڑھے کو دیکھتا ہوں"۔ جلتوش دیو
نے لڑکی پہلے دیو کے حوالے کرتے ہوئے کہا
اور پھر غصے سے کسی عقاب کی مانند اڑتا
ہوا گاشان کی جانب جھپٹا۔ مگر گاشان اس
وقت بالکل تیار تھا۔ جونہی جلتوش دیو اس
پر حملہ آور ہوا۔ اس نے یکدم اپنی ہتھیلی اس
کی جانب پھیلا دی۔ اس کی کھلی ہوئی ہتھیلی
کے گرد سرخ رنگ کا ایک دائرہ سا لہرایا
اور پھر شومپ شومپ کی آواز کے ساتھ
اس کی ہتھیلی سے سرخ رنگ کے انگارہ نما
دائرے نکل نکل کر جلتوش دیو پر پڑنے لگے۔
ایک لمحے کے لئے جلتوش دیو کو ایک ہلکا سا
جھٹکا لگا اور وہ رک گیا۔ مگر دوسرے ہی
لمحے وہ تیزی سے فضا میں گھوما اور برق

رفتاری سے پلٹ کر گاشان جادوگر کی طرف
لپکا۔ گاشان جادوگر شاید پہلے سے ہی تیار
تھا۔ جونہی جلتوش دیو پلٹ کر اس پر حملہ آ
ہوا اس نے دوسرا ہاتھ بجلی کی سی تیزی
سے جیب میں ڈالا اور کوئی چیز نکال کر
انتہائی سُرعت سے دیو کی جانب اچھال دی
وہ ایک چھوٹی سی گیند تھی جو سیدھی جا کر
دیو کے سر سے ٹکرائی۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا
اور ہر طرف سُرخ رنگ کی چنگاریاں سی پھیل
گیئں۔ یہ چنگاریاں اس قدر تیز تھیں کہ ایک
لمحے کے لئے جلتوش دیو ان چنگاریوں میں مکمل
طور پر چھپ گیا۔ جب چنگاریاں ختم ہوئیں تو
جلتوش دیو کا سارا بدن آگ میں لپٹا ہوا
تھا۔ اسے آگ میں جلتا دیکھ کر گاشان جادوگر
کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ اُبھر آئی، مگر
دوسرے ہی لمحے اس کی مسکراہٹ غائب ہو
جب اس نے دیکھا کہ جلتوش دیو نے
میں ایک قلابازی کھائی تو وہ جلتی ہوئی آگ
میں سے یُوں باہر نکل آیا جیسے وہ آگ

میں غسل کر رہا تھا۔ آگ کا گولہ ایک طرف
تھا اور جلتوش دیو دوسری طرف کھڑا مسکرا
رہا تھا۔

" اچھا تو تم جادوگر بھی ہو۔ ہونہہ احمق جادوگر
تم نہیں جانتے کہ ہم شیشش دیو کے غلام ہیں
اور شیشش دیو کے غلاموں پر دنیا کا کوئی
جادو، کوئی ہتھیار اور آگ اثر انداز نہیں
ہو سکتی۔ ہمارے آقا شیشش دیو کے نام سے
موت بھی تھراتی ہے اور تم ہمیں مارنے کی
کوشش کر رہے ہو۔ ہا ہا احمق دیو۔
بالکل ہی احمق ہو تم"۔

گاشان جادوگر حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس
کی جانب دیکھ رہا تھا۔ پھر اچانک جیسے اُسے
ہوش آگیا۔ اس نے انتہائی برق رفتاری سے
جیب سے سوئیوں کا گچھا نکالا اور اس پر
پھونک مار کر اُسے جلتوش دیو پر اُچھال
دیا۔ راستے میں سوئیوں کا گچھا کھُل گیا اور
سوئیاں فضا میں بکھر گیئں۔ دوسرے ہی لمحے
ان سوئیوں نے بڑے بڑے خوفناک سانپوں کا

روپ دھار لیا اور یہ سانپ برق رفتاری
سے جلتوش دیو کی طرف بڑھے۔ جلتوش دیو
بھی بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں
آیا۔ اس نے برق رفتاری سے ہاتھ چلائے
تو چند ہی لمحوں میں ان تمام سانپوں کے
ٹکڑے فضا میں بکھر گئے۔ یہ دیکھ کر
گاشان جادوگر کے ماتھے پر پسینہ اُبھر آیا۔ وہ
جلدی جلدی کوئی منتر پڑھنے لگا اور جلتوش دیو
قہقہے لگاتا ہوا اس کی جانب بڑھنے لگا۔ منتر
پڑھ پڑھ کر گاشان جادوگر دیو پر پھونکتا رہا
مگر اس کا کوئی منتر جلتوش دیو پر اثر انداز
نہیں ہوا۔ اب تو گاشان جادوگر کے ہاتھ پاؤں
پھول گئے۔ وہ بری طرح سے بوکھلا گیا دوسرے
ہی لمحے اس نے اپنا تخت موڑا اور اُسے
بجلی کی سی تیزی سے لے کر ایک طرف
بھاگ اٹھا۔ جلتوش دیو نے ایک زور دار قہقہہ
لگایا۔ اس نے فضا میں ہی رُکے رُکے اپنے
دونوں ہاتھ پھیلائے، پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس
کے ہاتھ تیزی سے لمبے ہوتے چلے گئے۔ اس

کے ہاتھ اس قدر لمبے ہوگئے کہ اس نے
تیزی سے اُڑتے ہوئے تخت کے دونوں کناروں
کو پکڑ لیا۔ اچانک اس کے تخت پکڑنے کی
وجہ سے تخت کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور
تخت پر بیٹھا ہوا گاشان جادوگر اپنا توازن برقرار
نہ رکھ سکا۔ وہ اُچھلا اور تخت سے نیچے گرا۔
اس کے حلق سے ایک دلخراش چیخ نکلی اور
وہ انتہائی سرعت سے ہزاروں فٹ کی بلندی
سے زمین کی جانب گرتا چلا گیا۔

گھوڑے کی رفتار بے حد تیز تھی وہ سرپٹ
ایک میدانی علاقے میں بھاگا چلا جا رہا تھا خواجہ
عمرو گھوڑے کی پشت پر بیٹھا کسی گہری سوچ
میں ڈوبا ہوا تھا۔ سردار امیر حمزہ کے خیمے
سے نکل کر وہ سیدھا اپنے اصطبل میں گیا۔
وہاں سے اس نے اپنا مخصوص سفید عربی
نسل کا اعلیٰ گھوڑا نکالا اور اس پر بیٹھ کر
اپنی مہم پر روانہ ہوگیا۔ مسلسل گھوڑا دوڑاتے ہوئے
اسے کئی گھنٹے ہو چکے تھے۔ مسلسل سفر کی
وجہ سے اس پر تھکاوٹ طاری ہو گئی تھی۔
اس نے اِدھر اُدھر دیکھ کر آرام کرنے کے لئے
پناہ گاہ کی تلاش میں نظریں دوڑائیں پھر اس

کی نگاہیں ایک پہاڑی میں بنے ہوئے غار
کے دھانے پر جم گئیں۔ وہ گھوڑا اسی جانب
لے گیا۔ گھوڑے کو اس نے آزاد چھوڑ دیا اور
خود غار کی جانب بڑھنے لگا۔ اس نے غار
کو اندر سے اچھی طرح دیکھ لیا کہ کہیں اس
میں کوئی سانپ یا خطرناک جنگلی جانور نہ ہو۔
اچھی طرح سے تسلّی کر لینے کے بعد اس نے
غار کا کچھ حصّہ صاف کیا اور اپنی مشہورِ
زمانہ زنبیل سر کے نیچے رکھ کر وہاں لیٹ
گیا۔ اور آنکھیں موند لیں۔ ابھی اسے وہاں
لیٹے ہوئے چند ہی لمحے ہوئے ہوں گے
کہ اچانک اس کے کانوں سے باریک سی آواز
ٹکرائی اور وہ چونک پڑا۔

"ارے نوشو، کیا تم سچ کہہ رہے ہو
کہ یہ وہی عمرو عیار ہے جو وقت کا مانا
ہوا عیار اور مکّار ترین آدمی ہے"۔

ہاں اوشو! بھلا مجھے تم سے جھوٹ بولنے
کی کیا ضرورت ہے۔ اگر تمہیں یقین نہیں آتا
تو بے شک اس سے خود ہی پوچھ لو۔ یہ

ہماری زبان آسانی سے سمجھ سکتا ہے"۔ دوسری
باریک آواز نے جلدی سے کہا۔
عمرو نے آنکھیں کھول کر حیرت سے ادھر
اُدھر دیکھا، مگر اسے باتیں کرنے والا کوئی بھی
دکھائی نہ دیا۔ پھر اچانک اس کی نگاہ غار کی
دیوار پر لگے ہوئے جالے پر جم گئی جہاں
دو سفید رنگ کے مکڑے ایک دوسرے کے
آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ عمرو نے صاف محسوس کیا
کہ وہاں کوئی اور نہیں ہے۔ دو سفید مکڑے
آپس میں باتیں کر رہے تھے، یہ دیکھ کر
اس کی کھوپڑی چٹخ اٹھی۔ اس نے کبھی خواب
میں بھی مکڑوں کو یوں انسانی زبان میں باتیں
کرتے نہ سُنا تھا اور تو اور وہ مکڑے باقاعدہ
اس کا نام لے رہے تھے جیسے وہ اسے
اچھی طرح سے جانتے ہوں۔ وہ کان لگا کر
ان کی باتیں سننے لگا۔ ایک مکڑا دوسرے سے
کہہ رہا تھا۔
"اوہ! اگر اس کا نام واقعی عمرو عیار ہے
تو اس کا مطلب ہے کہ اب ہماری رہائی

کے دن قریب آگئے ہیں۔ اب ہمیں سو سالہ
قید سے ہمیشہ کے لئے آزادی مل جائے گی"۔
وہ خوش ہوکر کہہ رہا تھا۔
"ہاں! مگر یہ تب ہی ممکن ہے اگر یہ
ہماری مدد کرنے کے لئے راضی ہو۔ تم اچھی
طرح سے جانتے ہو کہ عمرو لالچی طبیعت کا
انسان ہے۔ جب تک اسے کہیں سے بے پناہ
دولت نہیں مل جاتی، تب تک یہ کسی کا کام
ہرگز نہیں کرتا اور ہمارے پاس اسے دینے کو
ہے ہی کیا، پھر بھلا یہ ہماری مدد کیوں
کرے گا"۔ دوسرے نے قدرے افسردہ سے لہجے
میں کہا۔
"نہیں، یہ اتنا لالچی اور خودغرض نہیں ہے
تم اس سے کہہ کر تو دیکھو، مجھے یقین ہے
کہ یہ ہماری مدد کرنے پر ضرور راضی ہو جائے
گا۔ انسان چاہے کتنا لالچی، خودغرض یا ظالم
ہو مگر اس کے دل کے کسی نہ کسی گوشے
میں انسانی ہمدردی اور محبت ضرور چھپی ہوتی
ہے۔ مجھے یقین ہے کہ عمرو ہماری مدد کرنے

پر ضرور راضی ہو جائے گا۔" پہلے مکڑے
نے جلدی سے کہا اور عمرو اس کی بات
سُن کر دل ہی دل میں شرمندہ ہونے لگا
کہ وہ خوامخواہ ہر وقت دولت کے چکر میں
پڑا رہتا ہے۔ لوگ اس سے اپنی مصیبت
بیان کرتے ہوئے گھبراتے ہیں کہ وہ اسے
دولت یا معاوضہ کہاں سے دیں گے۔ وہ خود
پر ملامت کرنے لگا۔ اس نے سوچا کہ وہ
اُٹھ کر ان مکڑوں سے کہہ دے کہ بتاؤ تم
کس مصیبت میں مُبتلا ہو۔ میں تمہاری ہر ممکن
مدد کروں گا۔ مگر پھر کچھ سوچ کر خاموش
ہو رہا اور آنکھیں بند کئے وہیں پڑا ان کی
باتیں سنتا رہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو
میں عمرو کو ضرور کہوں گا۔ مگر سب سے
پہلے مسئلہ تو شیش دیو کا ہے۔ آخر تم
عمرو اس شیش دیو اور اس کے غلاموں کا
مقابلہ کس طرح سے کرے گا۔ تم جانتے ہو
کہ وہ کوئی معمولی دیو نہیں ہیں۔"

"تم اس بات کی فکر مت کرو میرے
بھائی! تم عمرو کو اتنا نہیں جانتے جتنا میں
جانتا ہوں۔ عمرو کو خدا نے اس قدر صلاحیتیں
عطا کر رکھی ہیں کہ وہ اپنی چالاکی اور عیاری
سے اس دیو اور اس کے غلاموں کا بآسانی
مقابلہ کر سکتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ شیش دیو
یہاں سے لاکھوں کوس دُور رہتا ہے اور وہاں
تک کوئی شخص قیامت تک نہیں پہنچ سکتا،
اور اگر بالفرض وہ وہاں پہنچ بھی جائے تب
بھی اس پہاڑی کو وہ کبھی نہیں دیکھ سکتا جس
کی آتشی غار میں وہ دیو رہتا ہے وہ پہاڑی
ہر وقت غیبی حالت میں رہتی ہے۔ اسے
انسانی آنکھ تو کجا کوئی جادوئی آنکھ بھی نہیں
دیکھ سکتی۔ اس کے علاوہ اس پہاڑی کے گرد
اس دیو نے حفاظت کا بے پناہ انتظام کر رکھا
ہے۔ پہاڑی کے اردگرد سنہری دھواں اُگلتی
خوفناک دلدلیں ہیں جن کا سنہرا دھواں اگر
کسی کے جسم کو چھُو جائے تو وہ ایک لمحے
میں سنہرا بُت بن جاتا ہے اور قیامت تک

وہ اپنی اصلی حالت میں نہیں آسکتا۔ اس کے علاوہ وہاں اِردگرد گھومتی ہوئی شیطانی گنجی لاش جو ہر ذی رُوح کو ایک لمحے میں ختم کر دیتی ہے، ہر وقت شکار کی تلاش میں رہتی ہے اُور تو اور سب سے زیادہ خوفناک وہاں کا محافظ گونتو شال ہے۔ یہ گونتو شال جو دیکھنے میں ایک نہایت معمولی اور سوکھا سڑا ہڈیوں کا ڈھانچہ ہے، مگر اس کے اندر ہزار جنوں کی سی طاقت، انتہائی حیرت انگیز حد تک پھرتی اور بلا کی ذہانت ہے اس کا مقابلہ کرنا ناممکن ہے۔" یہ کہہ کر ایک مکڑا خاموش ہو گیا۔

"اُف! اس قدر حفاظتی انتظامات، اور بھائی تم کہہ رہے ہو کہ عمرو چاہے تو اپنی عیاری اور ہوشیاری سے ان کا مقابلہ کر سکتا ہے اور شیش دیو کو ہلاک کر سکتا ہے آخر کیسے اور کیونکر ممکن ہے؟"

"اگر عمرو میرے مشوروں پر عمل کرے تو ان سب کا مقابلہ کرنا اس کے لئے زیادہ

مشکل نہ ہوگا۔" دوسرے مکڑے نے جواب دیا۔

"کونسے مشورے، ذرا میں بھی تو سُنوں۔"

پہلا مکڑا جلدی سے بولا اور عمرو کان لگا کر غور سے دوسرے مکڑے کی باتیں سُننے لگا۔ جو جو تفصیل وہ بتلاتا جارہا تھا اُسے سُن سُن کر عمرو کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی جا رہی تھیں۔ ساری تفصیل بتلا کر آخر میں مکڑا کہنے لگا۔

"جس طرح میں نے کہا ہے عمرو اسی طرح چلے گا تو وہ آتشی غار میں داخل ہو جائے گا۔ اگر وہ آتشی غار میں داخل ہو کر شیش دیو اور اس کے غلام جلتوش اور ملتوش دیو کے سینگ کاٹ دے تو وہ عام دیو بن کر رہ جائیں گے جنہیں ہلاک کرنا عمرو کے لئے کچھ زیادہ مشکل نہیں ہوگا۔" مکڑے نے کہا اور خاموش ہو گیا۔

"یہ سب تو ٹھیک ہے۔ مگر ہم یہ باتیں عمرو کو کس طرح سے بتائیں۔ یہ تو نہایت اطمینان سے سو رہا ہے۔ کیا اسے میں جگاؤں؟"

"نہیں میرے دوستو! میں جاگ رہا ہوں، او
نہ صرف جاگ رہا ہوں بلکہ میں نے آپ
لوگوں کی باتیں بھی سُن لی ہیں۔ میں آپ
دونوں کی مدد ضرور کروں گا۔ مگر آپ دونوں
اپنے متعلق بھی تو بتائیں کہ آپ کون ہیں کیونک
میں نے زندگی میں کبھی مکڑوں کو یوں انسان
آواز میں باتیں کرتے نہیں دیکھا"۔ عمرو نے
اچانک آنکھیں کھولتے ہوئے حیرت زدہ لہجے میں ک
"اوہ! تو تم نے ہماری باتیں سُن لی ہیں
اور تم ہماری مدد بھی کروگے۔ اوشو بھائی! تُ
تم نے، عمرو کیا کہہ رہا ہے"۔ ایک مکڑ
نے پُرجوش لہجے میں کہا۔
"ہاں سُنا۔ عمرو! ہم آپ کے احسان مند ہ
کہ آپ نے ہم دونوں کی باتیں سُنیں۔
آپ کو اپنے متعلق ضرور بتلائیں گے۔ ہم ا
میں مکڑے نہیں انسان ہیں"۔ دوسرے مکڑے ن
جلدی سے کہا۔
"کیا کہا، تم دونوں انسان ہو مگر"۔ عمرو
حیران ہو کر کہا۔

"ہاں! میرا نام شہزادہ نوشاد اور یہ میرا چھوٹا
بھائی شہزادہ ارشاد ہے۔ ہم دونوں ملک تاشان
کے شہزادے ہیں"۔ مکڑے نے بتلایا۔
"اوہ تو یہ بات ہے"۔ عمرو سر ہلاکر بولا۔
"مگر تمہیں اس حال میں کس نے اور کیوں
پہنچایا ہے"؟
"عمرو بھائی! ہمیں اور ہماری پوری ریاست کو
اس حال میں پہنچانے والا وہی خبیث شیش دیو
ہے۔ اس رُوپ میں صرف ہم ہی نہیں بلکہ
ہماری ریاست کا ایک ایک انسان مرد عورت،
بوڑھا بچہ سب کے سب جکڑے ہوئے ہیں۔ صرف
ہم دو بھائی آپ کے انتظار میں یہاں اوپر
رہتے ہیں۔ باقی ہماری سلطنت کی پوری رعایا
اس غار کے نیچے موجود تہہ خانے میں بند ہے
اب میں آپ کو وہ وجہ بتاتا ہوں کہ کیوں
اس شیش دیو نے ہمیں اور ہماری رعایا کو اس
حال میں پہنچایا ہے۔ یہ ان دنوں کی بات ہے
جب ہم دونوں بھائی شکار کی غرض سے ایک
دُور دراز کے جنگل میں گئے ہوئے تھے، شکار

کھیلتے ہوئے ہمیں کافی دن ہو چکے تھے۔ اس
لئے ہم نے چند دن بعد واپس اپنے ملک جانے
کی ٹھانی۔ چنانچہ ہم دونوں نے واپسی کے لئے
تیاری کی اور پھر ہم اپنے وطن کی جانب
روانہ ہو گئے۔ ملک میں داخل ہوتے ہی ہم
پر انکشاف ہوا کہ ہماری ریاست پر ایک
شیش نامی دیو نے قبضہ کر لیا ہے۔ اس
نے ہمارے والد کو مار کر ان کے تخت پر
قبضہ کر لیا ہے اور ہماری پوری رعایا کے
لئے وبالِ جان بنا ہوا ہے۔ وہ ہر روز اپنے
ساتھیوں کے ذریعے ہمارے ملک سے خوبصورت لڑکیوں
کو اٹھوا کر لے جاتا اور انہیں ذبح کر کے
ان کے دل نکال کر کھا جاتا۔ لڑکیوں کے دل
اور ان کا خون اس کی مرغوب غذا تھی۔
دن میں تقریباً پچاس لڑکیوں کے دل نکال کر
کھا جاتا تھا۔ پوری رعایا اس سے سخت
خوفزدہ تھی اور لوگ ملک چھوڑ کر وہاں سے
بھاگ رہے تھے۔ مگر اس بدبخت دیو نے اپنے
دو غلام دیو ریاست میں چھوڑ رکھے تھے

جسے ملک سے باہر جاتا دیکھتے اُسے فوراً
ہلاک کر دیتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں نے
ملک سے باہر جانے کا خیال دل سے نکال
دیا۔ گلیاں بازار اور محلے سب کے سب سُنسان
ہو گئے۔ لوگ اپنے گھروں میں ہی قید ہو کر
رہ گئے۔ خوف کے مارے کوئی گھر سے باہر
نہ نکلتا تھا۔ اس کے باوجود شیش دیو کے
جلّاد غلام زبردستی گھروں میں گھس کر لڑکیوں
کو لے جاتے۔ ہم نے جو یہ سُنا تو غم و
غصہ سے ہمارا خون کھول اٹھا۔ ہم نے فوراً
محل کی راہ لی۔ لوگوں اور ہمارے ساتھیوں
نے ہمیں بہت سمجھایا اور ہمیں روکنے کی
بہت کوشش کی مگر ہم پر جنون سوار تھا۔
محل میں داخل ہوتے تو وہ سائیں سائیں کر
رہا تھا۔ جہاں ہر وقت غلاموں اور درباریوں
کا ہجوم رہتا تھا اس وقت بالکل اُجاڑ اور
ویران تھا۔ ہم محل میں تلوار سونت کر داخل
ہوتے تھے اور ہم شیش دیو کو تلاش کر
رہے تھے۔ مگر وہ ہمیں کہیں دکھائی نہ دے

رہا تھا۔ پھر ہمیں ایک ہال نما کمرے میں وہ
بدبخت دکھائی دیا جو زمین پر لیٹا نہایت اطمینان
سے ٹانگیں پسارے سو رہا تھا۔

”اُٹھو بدبخت دیو اور مرنے کے لئے تیار
ہو جاؤ“۔ ہماری دھاڑ سُن کر وہ ایک جھٹکے
سے اُٹھ بیٹھا۔ اس کی نگاہیں ہم پر پڑیں تو
وہ ہمیں اپنے قریب دیکھ کر ایک لمحے کے
لئے حیران رہ گیا۔ ہم نے یکلخت حملہ کر دیا
اور بجلی کی سی تیزی سے اس پر تلواریں
برسانا شروع کر دیں۔ مگر کچھ دیر بعد تھک ہار
کر ہم رُک گئے کیونکہ کوشش کے باوجود ہم
اُسے ایک ہلکا سا زخم بھی نہ لگا سکے تھے۔
نہ جانے اس کا جسم کس مٹی کا بنا ہوا
تھا جس پر ہماری تلواریں اثر ہی نہ کر رہی
تھیں۔ وہ اپنی جگہ اطمینان سے بیٹھا طنز آمیز
نگاہوں سے ہمیں گھور رہا تھا۔

”بس اتنی ہی جان تھی، رُک کیوں گئے؟
نکال لو اپنے دل کی حسرت اور مار دو مجھے“۔
اس نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے طنز

ہمیں تاؤ آگیا اور ہم ایک بار پھر اس
پر پل پڑے۔ مگر نتیجہ وہی رہا یعنی ڈھاک
کے تین پات والا۔ ہم بُری طرح سے ہانپ
رہے تھے اور وہ ہنس ہنس کر دوہرا ہوا
جا رہا تھا۔

”بس! اب میری باری ہے۔ دیکھنا میرے
ایک ہی ہاتھ سے تم دونوں کے کتنے ٹکڑے
ہوتے ہیں“۔ اس نے اچانک کھڑے ہوتے ہوئے
کہا۔ پھر اس نے ہمیں مارنے کے لئے ہاتھ
اٹھایا ہی تھا کہ اس کا ایک غلام جلتوش
دیو گھبراتے ہوئے انداز میں بھاگتا ہوا کمرے
میں داخل ہوا۔ جلتوش کو دیکھ کر شیش دیو
رُک گیا اور حیرت سے اس کو دیکھنے لگا۔

”اوہ! کیا بات ہے جلتوش! تم اس قدر
گھبراتے ہوئے کیوں ہو“؟

”آقا! وہ گونتو شال وہ“۔ وہ بری طرح
سے ہکلایا۔

”کیا کہا گونتو شال، کیا ہوا اُسے“؟ گونتو شال
کا نام سُن کر شیش دیو بُری طرح سے اچھل

پڑا۔ اس کے چہرے کا رنگ یکلخت بدل کر
پھیکا پڑ گیا۔
"وہ یہاں تک آ پہنچا ہے آقا! اس نے
ہمارا سراغ لگا لیا ہے۔" جلتوش نے جلدی
سے کہا اور شیش دیو کی آنکھیں بری طرح
سے پھیل گئیں۔
"اوہ! وہ یہاں کیسے آگیا، ؟ بھاگو یہاں
سے بھاگو، ورنہ وہ ہمیں ہرگز زندہ نہیں چھوڑے
گا۔ ہرگز نہیں، جلدی کرو۔ ہمیں فوراً آتشی غار
میں جانا ہے۔ وہی ایک ایسی جگہ ہے جہاں
گونتو شال نہیں پہنچ سکتا جلدی کرو۔" شیش دیو
نے تحکمانہ لہجے میں چیخ کر کہا۔ پھر اس کی
نظر ہم دونوں پر پڑی تو اس نے ہونٹ
بھینچ کر جلدی سے کوئی منتر پڑھا اور ہم
پر پھونک دیا۔ ہمارے ذہنوں میں اچانک دھند
سی چھا گئی۔ ہم کافی دیر تک اس دھند میں
چھپے رہے اور جب یہ دھند غائب ہوئی تو
ہمیں محسوس ہوا کہ ہماری جسامت تبدیل ہو چکی
ہے اور ہم انسان کی بجائے سفید رنگ کے

مکڑے بن چکے تھے اور ہماری رعایا کے
ایک ایک انسان کو ان ظالم دیووں نے مکڑوں
میں تبدیل کر دیا تھا اور ہم اپنی پوری رعایا
کے ساتھ اس غار میں تھے ایک روز اس
غار میں اتفاقاً ایک بزرگ آرام کے لئے آئے۔
انہیں ہماری حالت پر بہت رحم آیا، تب
انہوں نے ہمیں بتایا کہ چند سالوں بعد یہاں
تم آؤ گے اور انہوں نے ہمیں شیش دیو کو
ہلاک کرنے کی پوری تفصیل بتلائی۔ اب عمرو
بھائی! تم ہمارے لئے کچھ کرو اور ہمیں اصل
حالت میں لے آؤ تو ہم تمہیں اپنے خزانے
سے اس قدر دولت دیں گے کہ تم نے
اتنی دولت کبھی خواب میں بھی نہ دیکھی ہوگی
میں تمہیں لالچ نہیں دے رہا یہ اس لئے
کہہ رہا ہوں کہ یہ تمہارا انعام ہوگا۔ آخر تم
ہمیں اس قدر آسانی سے تو اصل حالت میں
نہیں لاؤ گے اس کے لئے تمہیں شدید محنت
کرنا ہوگی اور نہ جانے کیسی کیسی تکالیف برداشت
کرنا پڑیں"۔ پہلے مکڑے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! میں نے تو ارادہ کرلیا تھا کہ میں
تم سے ایک پائی بھی نہ لونگا اور ازراہ ہمدردی
تم دونوں کا کام کروں گا مگر اب چونکہ تم
دونوں نہایت محبت اور چاہت سے کہہ رہے
ہو تو میں بھلا کیسے انکار کر سکتا ہوں۔" عمرو
کا لالچ پن ایک بار پھر اس پر غالب آگیا۔
دونوں مکڑے شہزادے اس کی بات پر کھل کھلا
کر ہنس پڑے۔

گاشان جادوگر نے فضا میں غوطہ لگایا۔
دوسرے ہی لمحے وہ ایک عقاب بن گیا اور
پر مارتا ہوا تیزی سے فضا میں اُڑتا چلا گیا
اس نے پلٹ کر دیوؤں کی جانب دیکھا مگر
اسے وہ دیو دکھائی نہ دیئے۔ وہ بےحد حیران
ہوا۔ اس نے چاروں طرف اُڑ کر دیکھ لیا مگر
وہ دونوں دیو لڑکیوں سمیت غائب ہوگئے تھے
وہ پریشانی کے عالم میں کافی دیر تک فضا میں
چکراتا رہا۔ پھر کچھ سوچ کر وہ زمین کی جانب
اُترنے لگا۔ زمین پر اُتر کر اُس نے لوٹ
لگائی اور اپنی اصل حالت میں آگیا۔ اس وقت
وہ ایک میدانی علاقے میں کھڑا تھا ابھی وہ

سوچ رہا تھا کہ کہاں جاتے اور ان دیووں
کو کیسے تلاش کرے کہ اچانک اس کی نظر
دُور سے آتے ہوئے ایک گھڑ سوار پر پڑی
جو دھول اڑاتا ہوا اسی طرف آ رہا تھا۔ گاشان
جادوگر نے چند لمحے سوچا پھر وہ منتر پڑھ کر
غائب ہو گیا اور غیبی حالت میں گھوڑے کے
قریب آنے کا انتظار کرنے لگا۔ پھر چند لمحوں
بعد گھوڑا قریب آگیا اور گھوڑے پر سوار شخص
کو دیکھ کر گاشان جادوگر کے چہرے پر شکنیں
پھیل گئیں اور اس کی بھنویں سکڑ گئیں کیونکہ
گھڑ سوار کوئی اور نہیں عمرو عیار تھا جس نے
اس کی مدد کرنے سے یکسر انکار کر دیا تھا
گاشان جادوگر نے چند لمحے سوچا پھر اس نے
خود کو ظاہر کر دیا۔ گھوڑا چونکہ اس کے قریب
پہنچ چکا تھا اس لئے گاشان جادوگر کو
اچانک ظاہر ہوتے دیکھ کر عمرو نے گھوڑے کی
باگیں کھینچ کر ایک جھٹکے سے اُسے روک لیا
"ارے گاشان جادوگر تم اور یہاں"؟ عمرو عیار
نے اسے دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں! تمہیں کوئی اعتراض ہے؟ کیا میں
یہاں نہیں آ سکتا"؟ گاشان جادوگر نے منہ بنا
کر کہا۔
"ارے نہیں گاشان جادوگر! کیسی باتیں کر
رہے ہو۔ اچھا ہوا تم مجھے مل گئے۔ میں
تمہیں ہی تلاش کر رہا تھا۔ تم تو شہر سے
فوراً ہی غائب ہو گئے تھے اتنی بھی تمہیں کیا
جلدی تھی"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ گاشان
جادوگر کو دیکھ کر اس کا ذہن کچھ اور ہی
سوچنے لگا تھا۔
"مجھے تلاش کر رہے تھے؟ کیا مطلب!
کیوں"؟ گاشان جادوگر نے حیرانی سے پوچھا۔
"بھئی وہی شیش دیو والے معاملے کے لئے
اور کس لئے"۔ عمرو نے فوراً جواب دیا۔
"اوہ! مگر تم تو سردار امیر حمزہ کے سامنے
میری مدد کرنے سے انکار کر چکے ہو"۔ گاشان
جادوگر نے کہا۔
"اُس وقت اور بات تھی۔ اب اور بات ہے
تم مجھے شکل سے بے حد مسکین، شریف اور سخی

جادوگر دکھائی دے رہے تھے۔ اس لئے بعد
میں مَیں نے سوچا کہ تمہیں انکار کر کے میں
نے اچھا نہیں کیا۔ تم جیسے نیک جادوگر کا کا
مجھے ضرور کرنا چاہیئے تھا۔ چنانچہ یہ سوچ کر میں
گھر سے نکل آیا اور دیکھ لو، نیک نیتی سے
نکلا تھا آخر تم تک پہنچ ہی گیا۔ اگر میرے
دل میں کوئی کھوٹ ہوتا تو بھلا اتنی جلدی تم
تک کیسے پہنچ پاتا"۔ عمرو نے جلدی سے کہا او
گاشان جادوگر اس کی بات سُن کر تائید میں سر
ہلانے لگا جیسے عمرو کی دلیل اُسے بالکل درست
لگی ہو۔

"اوہ تمہارا بے حد شکریہ عمرو! اگر تم میرا
کام کر دو اور شیشں دیو سے میری جادو
لا دو تو میں تمہیں اتنا انعام دونگا کہ تم سو
بھی نہیں سکتے"۔ شاگان جادوگر نے مسکرا کر کہا
انعام کا سُن کر عمرو کی آنکھیں چمک اٹھیں
اصل میں وہ یہی تو چاہتا تھا مگر بظاہر
منہ بنا کر بولا۔

"نہیں نہیں۔ مجھے انعام کی ہرگز ضرورت نہیں
یہ دولت تو آنی جانی شئے ہے۔ ہاں! ایک
بات ہے اگر تم مجھے تھوڑا بہت سفر خرچ
دے دو تو تمہاری مہربانی ہوگی۔ شیشں دیو اور
اس کے محافظ جانے کتنی دُور رہتے ہیں اور
نہ جانے ان کی تلاش میں مجھے کہاں کہاں بھٹکنا
پڑے۔ اس لئے میرے پاس کچھ مال ہونا ضروری
ہے۔ ویسے اگر تم غریب جادوگر ہو تو رہنے دو۔
ایسی بھی مجھے کوئی خاص ضرورت نہیں"۔ عمرو
نے جان بوجھ کر اسے غریب جادوگر کہا۔ اس
کا چلایا ہوا تیر ٹھیک نشانے پر بیٹھا اور اس
کی بات سُن کر گاشان جادوگر نے منہ بنایا اور
کہنے لگا۔

"نہیں عمرو، میں غریب جادوگر نہیں ہوں۔
میں دنیا کا سب سے بڑا جادوگر ہوں اور
جس قدر دولت میرے پاس ہے وہ پوری دنیا
کے بادشاہوں کے پاس بھی نہ ہوگی تم جتنا چاہو
خرچ کے لئے لے لو۔ دس ہزار، بیس ہزار،
پچاس ہزار اشرفیاں جتنی چاہو"۔ گاشان جادوگر نے
فخریہ لہجے میں گردن اکڑاتے ہوئے کہا۔ یہ سُن

عمرو کا دل بلیوں اچھلنے لگا۔
"اوہ نہیں، تم مجھے غلط سمجھے ہو گاشان
جادوگر! مجھے بھلا اتنی اشرفیوں کی کیا ضرورت
ہے۔ مجھے بس تم زیادہ سے زیادہ دس اشرفیاں
دے دو۔ بس میرے لئے وہی بہت ہیں"۔
عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کیا کہا، صرف دس اشرفیاں"۔ گاشان جادوگر
نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ شاید
اُسے اپنی سماعت پر یقین ہی نہیں آرہا تھا۔
"اوہ حیرت انگیز، انتہائی حیرت انگیز، دیوتا کی
قسم، میں نے تم جیسا آدمی آج تک نہیں دیکھا
اس دنیا میں تو سنا ہے لوگ دولت کے لئے
مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہیں اور تم..
بہرحال یہ لو دس اشرفیاں۔ اگر کم ہیں تو اب
بھی بتادو پھر مت کہنا"۔ اس نے جیب سے
دس چمکتی ہوئی سونے کی اشرفیاں نکال کر
عمرو کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔
"نہیں، بہت ہیں یہ"۔ عمرو نے کہا اور
اس کے ہاتھ سے اشرفیاں لے لیں اور انہیں

غور سے دیکھنے لگا جیسے کھرے اور کھوٹے کی
پہچان کر رہا ہو۔ چند لمحے وہ انہیں غور سے
دیکھتا رہا پھر اس کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں
پھیل گئیں۔
"اوہ! یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں"؟ عمرو
نے چونکنے کی زبردست اداکاری کرتے ہوئے کہا۔
"کیوں کیا ہوا"؟ گاشان جادوگر نے حیرت سے
اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"تو کیا یہ اشرفیاں تمہارے خزانے کی ہیں"؟
عمرو نے پوچھا۔
"ہاں، کیوں"؟ گاشان جادوگر نے شدید حیرت
سے پوچھا۔
"ارے باپ رے۔ خطرہ گاشان جادوگر خطرہ۔
تمہارے خزانے کو سخت خطرہ ہے۔ اُسے بچاؤ۔
نہیں تو تمہارا خزانہ ایک کوڑی کا بھی نہیں
رہے گا"۔ عمرو نے جلدی سے پریشان لہجے میں کہا۔
"خطرہ، کیسا خطرہ؟ کیا مطلب! یہ تم کیا کہہ
رہے ہو"؟ گاشان جادوگر کے چہرے پر واقعی
حیرت اُبھر آئی۔

"اوہ گاشان! تم بھی کتنے بھولے ہو۔ یہ
دیکھو اپنی سونے کی اشرفیاں۔ ان پر یہ ہلکے
ہلکے سیاہ دھبے دیکھ رہے ہو" عمرو عیار نے
اشرفیاں گاشان جادوگر کی آنکھوں کے سامنے کرتے
ہوئے کہا۔

"دھبے کیسے دھبے" گاشان جادوگر حیرت سے
بولا۔ پھر اس نے غور سے اشرفیوں کی طرف
دیکھا۔ پھر نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو ان پر کوئی دھبے دکھائی نہیں
دے رہے۔"

"اوہ کیا کہہ رہے ہو گاشان بھائی! تمہیں
یہ واضح دھبے دکھائی نہیں دے رہے اوہ اچھا
میں سمجھ گیا۔ تم دراصل بے حد پریشان ہو۔ موتی
نہ ملنے کی وجہ سے تمہاری عقل پر غلاف چڑھ
گیا ہے اس لئے تمہیں یہ دھبے دکھائی نہیں
دے رہے۔ غور سے دیکھو گاشان! یہ پھیلتے
ہوئے سیاہ دھبے۔ یہ گھن ہے گھن۔ تمہارے
خزانے کو سیاہ گھن لگ گیا ہے اگر تم نے
اس کا سدباب نہ کیا تو یہ سیاہ گھن تمہارے

سارے خزانے کو چٹ کر جائے گا۔ میری
بات پر یقین کرو۔ میں تم سے جھوٹ نہیں
کہہ رہا" عمرو نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ واقعی مجھے دھبے دکھائی نہیں
دے رہے۔ مگر تم کہہ رہے ہو تو سچ ہی
ہوگا۔ لیکن یہ سیاہ گھن کیا بلا ہے۔ میری سمجھ
میں تو کچھ نہیں آرہا" گاشان جادوگر نے کہا۔

"اوہ! تم سیاہ گھن کے متعلق نہیں جانتے۔ ارے
یہ خزانے کی خوفناک بیماری ہے۔ اگر ہیرے جواہرات
اور موتی، سونے چاندی کے قریب رکھے
ہوئے ہوں تو یہ بیماری خودبخود پیدا ہو جاتی
ہے۔ پہلے تو یہ ابتدائی طور پر سیاہ دھبوں کی
شکل میں نمودار ہوتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ پھیل
کر یہ سیاہ رنگت اختیار کر جاتی ہے اور چند
ہی دنوں میں سارے کا سارا خزانہ جل کر سیاہی
مائل ہو جاتا ہے۔ پھر لاکھوں کے ہیرے جواہرات
کوڑیوں کے بھی نہیں رہتے" عمرو نے اسے
تفصیل سے سیاہ بیماری کے متعلق بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! یہ تو بہت خطرناک بات ہے۔ میں

نے واقعی ہیرے موتی سونے چاندی اور جواہرات
ایک ہی ساتھ صندوقوں میں رکھے ہوئے ہیں۔
اوہ! اب کیا ہوگا۔ اگر سچ مچ میرے خزانے
کو سیاہ گھن کھا گیا تو میری برسوں کی کمائی
ہوئی دولت ختم ہو جائے گی۔ اوہ! اب میں
کیا کروں"۔ گاشان جادوگر نے پریشانی سے ہاتھ
ملتے ہوئے کہا۔

"ارے گھبرانے کی بات نہیں گاشان بھائی!
ابھی تو یہ ابتدائی مرحلے میں ہے۔ اچھا ہوا
تمہارا مجھ سے ٹکراؤ ہوگیا۔ اتفاق سے میں اس
بیماری کا علاج اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ ایک
زمانے میں مَیں بہت بڑا حکیم رہ چکا ہوں۔ ایک
بار یہی بیماری ہمارے شاہی خزانے کو بھی ہوگئی
تھی۔ میرے علاج نے لمحوں میں اس بیماری کا
خاتمہ کر ڈالا اور میں نے تمہیں بھائی کہا ہے
اور ویسے بھی تم بے حد مسکین اور یتیم جادوگر ہو
اس لئے میں تمہارے خزانے کو یوں سڑنے نہیں
دونگا اور اس بیماری کا علاج کرونگا"۔ عمرو نے
بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ! تم اس بیماری کا علاج جانتے ہو۔
تو پھر جلدی کرو اور میرے خزانے کو فوراً
ٹھیک کر دو۔ کہیں یہ خوفناک بیماری پھیل ہی
نہ جائے"۔ گاشان جادوگر نے بے چین ہوتے ہوئے کہا۔

"بالکل بالکل کیوں نہیں۔ میرے خیال میں یہی
جگہ مناسب رہے گی کیونکہ اس بیماری کا علاج
کرنے کے لئے کھلی جگہ ہی کی ضرورت ہوتی
ہے۔ کیا تم اپنے خزانے کو یہاں لا سکتے ہو"۔
عمرو نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! لا تو سکتا ہوں مگر"۔ گاشان جادوگر
نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ارے تمہیں مجھ پر شک ہے کیا۔ اگر یہ
بات ہے تو رہنے دو۔ مگر یاد رکھنا کہ اس
بیماری کے دوسرے ہفتے ہی تم دنیا کے سب
سے غریب ترین جادوگر بن جاؤ گے۔ پھر مجھے
مت کہنا۔ میں نے تمہیں خبردار کر دیا ہے"۔ عمرو
نے جلدی سے کہا۔

"ارے نہیں نہیں۔ ایسا مت کہو عمرو بھائی!
بھلا میں تم پر کیونکر شک کرنے لگا۔ تم

تو میری مدد کر رہے ہو۔ اچھا ٹھہرو میں اک
منگواتا ہوں اپنا خزانہ: گاشان جادوگر نے کہا او
جلدی سے ایک ٹانگ پر کھڑا ہوگیا۔ اور
آواز میں کوئی منتر پڑھنے لگا اور عمرو طنزیہ
نگاہوں سے اس کی جانب دیکھنے لگا۔ چند
لمحوں بعد وہاں وقفے وقفے سے جھماکے ہونے
لگے اور وہاں بڑے بڑے بیسیوں صندوق نمودار
ہو گئے جن کے ڈھکن کھلے ہوئے تھے او
جن میں بھرا ہوا خزانہ صاف دکھائی دے ر
تھا۔ حقیقت میں اس قدر خزانہ دیکھکر عمرو
کے منہ سے رال ٹپکنے لگی اور اس کا چہرہ
جوش اور مسرت سے سرخ ہونے لگا۔

"بس یہی ہے یا اور بھی ہے"۔ عمرو نے
جادوگر کو آنکھیں کھول کر دیکھتے ہوئے جلدی
سے کہا۔

"یہی ہے۔ اب جلدی کرو عمرو، اور میرے
خزانے کو ٹھیک کر دو اور سیاہ گھن کو
خزانے سے ہمیشہ کے لئے دور کر دو"
جادوگر نے اور زیادہ بے چین ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں"۔ عمرو نے کہا مگر
دل میں وہ کہہ رہا تھا کہ فکر مت کرو،
سیاہ بیماری تو کیا تمہاری نظروں سے ابھی یہ
سارا خزانہ دور ہو جائے گا اور تم خزانے
کے ساتھ ساتھ قیامت تک مجھے بھی ڈھونڈتے
رہو گے:

عمرو نے چند لمحے سوچا پھر کچھ سوچ کر
وہ اپنے جسم سے کپڑے اتارنے لگا پہلے اس
نے قمیض اتار کر اسے زنبیل میں ڈالا پھر بنیان
اتارنے لگا۔

"ارے یہ تم کیا کر رہے ہو؟" گاشان نے
حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ میں تمہیں بتانا بھول ہی گیا تھا کہ خزانے
کی بیماری دور کرنے کے لئے پہلے مجھے سارے
کپڑے اتارنے ہوں گے۔ تم آنکھیں بند کر لو"۔
عمرو نے جان بوجھ کر آزار بند کی طرف ہاتھ
بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ! یہ بھی بھلا علاج کا کوئی طریقہ ہے"
گاشان جادوگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور تیزی سے تڑپا۔ دوسرے ہی لمحے اس
آنکھیں حیرت اور خوف کی شدت سے
طرح پھیل گئیں۔
"ارے میرا خزانہ....." عمرو: وہ حلق کے
چیخا اور دوسرے ہی لمحے وہ دھڑ سے
پر گرا اور بیہوش ہوگیا۔

ٹکڑے شہزادے کی ہدایت کے مطابق
عمرو اس وقت ایک بہت بڑی آبشار کے
قریب پہنچ چکا تھا۔ آبشار ایک بے حد اونچی
پہاڑی کے اوپر سے ہوتا ہوا نیچے گر رہا تھا
پانی گرنے کی آواز اس قدر تیز تھی کہ کان
پڑی آواز بھی سنائی نہ دے رہی تھی۔ عمرو
پہاڑی راستے میں بنے ہوئے ایک خاص راستے
پر چلتا ہوا آبشار کی جانب بڑھ رہا تھا۔
"ہوں۔ گویا ٹکڑے شہزادے کے کہنے کے مطابق
مجھے سب سے پہلے اس آبشار کے پانی میں
نہانا ہوگا۔ اس آبشار میں نہانے سے میرے جسم
پر لیس دار پانی جم جائے گا تب یہاں ایک

بہت بڑا پرندہ آ جائے گا۔ مجھے اس پرندے کے
قدموں کے ساتھ چپکنا ہوگا وہ پرندہ ہی مجھے
شن شان کی دیوی میں لے جائے گا۔ جہاں
آتشی غار والی نیبی پہاڑی ہے۔ عمرو نے دل
ہی سوچا۔ وہ کافی دیر تک آبشار کے پانی
دیکھتا رہا۔ اصل میں وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا
تھا کہ آیا وہ پانی میں چھلانگ لگائے یا
لگائے۔ آبشار کا پانی ایک بہت بڑے تالاب
شکل میں جمع ہوکر ایک خاص راستے پر بہہ
تھا۔ اس پانی کا رنگ عام پانی سے قدرے زرد
رنگ کا تھا اور یوں محسوس ہورہا تھا جیسے
پانی کی بجائے گوند بہہ رہی ہو۔ وہ تذبذب
میں پڑا ہوا تھا۔ پھر اس نے پانی میں کودنے
کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے اللہ کا نام لے
آنکھیں بند کیں اور پھر اس نے گوندنما پانی
میں چھلانگ لگا دی۔ غڑاپ کی آواز کے
ساتھ وہ پانی میں گرا اور گہرائی تک گرتا
چلا گیا۔ پھر حیرت انگیز طور پر اس پانی نے
عمرو کو سطح پر لاکر زور سے باہر کی جانب

اچھال دیا جیسے پانی میں کوئی انہونی طاقت
ہو۔ عمرو پانی سے نکل کر پتھروں پر گرا
تو اسے ہلکی سی چوٹ ضرور آئی مگر حیرت انگیز
بات جو اس نے محسوس کی وہ یہ تھی کہ
وہ جونہی پانی سے باہر گرا اسے یوں محسوس
ہوا جیسے اس کا بھیگا ہوا جسم یکلخت اکڑتا
جا رہا ہو اور اس کے سارے جسم کے ساتھ
ٹھوس شیشہ چپک گیا ہو۔ چند ہی لمحوں میں
وہ ہاتھ پاؤں ہلانے کے بھی قابل نہ رہا۔
اسی وقت ایک بہت بڑا پرندہ اس پر
جھپٹا اور اس کا ٹھوس جسم اپنے پنجوں میں
دبا کر تیزی سے فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔
پرندے کے اڑنے کی رفتار بے حد تیز تھی
عمرو کا جسم اس وقت مکمل طور پر ٹھوس
شیشے کا بنا ہوا تھا اس لئے اسے ہلکی سی
بھی ہوا نہیں لگ رہی تھی اور نہ ہی اسے
تیز رفتاری کا احساس ہو رہا تھا۔
پرندہ عمرو کو لئے ہوتے برق رفتاری سے
ایک طرف کو اڑتا رہا۔ پھر وہ ایک بہت

بڑی نیل وادی کے گرد منڈلانے لگا۔ یہ
وادی میں موجود ہر چیز نیلے رنگ کی تھی۔
درخت، بیل بوٹے، پھول، پانی، زمین پہاڑ غرض
ہر چیز پر نیلے رنگ کا غلبہ تھا۔ پرندہ کچھ
نیلی وادی پر منڈلاتا رہا پھر اس نے یکلخت
کو اپنے پنجوں سے آزاد کر دیا۔ عمرو کو ایک
زور دار جھٹکا لگا اور وہ سر کے بل تیزی
نیچے گرنے لگا۔ خوف سے اس کا دل دہل گیا
اس نے چیخنا چاہا مگر اس کے حلق سے آواز
نہ نکل سکی۔ موت کے خوف سے اس نے آنکھیں
بند کر لی تھیں اسے مکمل طور پر یقین ہوگیا
کہ اس بار اسے موت سے دنیا کی کوئی طاقت
نہیں بچا سکتی۔ وہ دل ہی دل میں خدا کو
یاد کرکے اپنے گناہوں کی بخشش مانگنے لگا۔
اس کا جسم فضا میں قلابازیاں کھاتا ہوا نیچے
آیا اور پوری قوت سے ایک اُبھری ہوئی ٹھوس
چٹان سے ٹکرایا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور

غصے کی شدت سے گاشان جادوگر کے منہ
جھاگ نکل رہی تھی اس کا چہرہ غیض و
غضب سے سُرخ ہو رہا تھا اور آنکھیں اس
قدر سُرخ ہو رہی تھیں جیسے ابھی ان میں سے
خون چھلک پڑے گا۔ وہ اس وقت اپنے محل
کے مخصوص کمرے میں دونوں ہاتھ پشت پر باندھے
نہایت بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اس
نے جادو سے دوبارہ محل تعمیر کر لیا تھا۔
اوہ عمرو! تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں
کیا۔ تم نے میری دولت عیاری سے ہتھیا لی۔
اس کا تمہیں خمیازہ بھگتنا ہوگا۔ میں نہ صرف
تم سے اپنی دولت مع سود واپس لونگا بلکہ

اپنے ہاتھوں سے تمہارا گوشت نوچ ڈالوں گا۔
نے گاشان جادوگر کو دھوکا دیا ہے اس
میں گاشان جادوگر کو دھوکا دینے والا ابھی
ہی نہیں ہوا تھا اور تم نے ... ہونہہ تم
میرے غصے کو للکارا ہے۔ ایک مرتبہ، صرف
مرتبہ تم میرے ہاتھ آ جاؤ۔ پھر دیکھو میں
کیا حشر کرتا ہوں۔" وہ حلق کے بل غراتے
بڑبڑا رہا تھا۔

وہ کافی دیر تک عمرو پر پیچ و تاب
رہا۔ پھر جیسے اسے کوئی خیال آیا۔ اس
جلدی سے کوئی منتر پڑھا اور مٹھی بند
ایک جھٹکے سے کھول دی۔ سامنے ایک
ہوا اور فوراً ایک طلسمی پتلا نمودار ہوا۔
"کیا حکم ہے میرے آقا۔" طلسمی پتلے
سر جھکا کر نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"طلسمی پتلے! جاؤ۔ پتہ کرو عمرو عیار
ہے۔ وہ جہاں بھی ہو اُسے پکڑ کر فوراً
پاس لے آؤ۔" گاشان جادوگر نے تحکمانہ
میں کہا۔

"جو حکم میرے آقا۔" طلسمی پتلے نے سر
جھکا کر نہایت ادب سے جواب دیا۔
"اور ہاں! معلوم کرنا کہ اس بدبخت نے
میرا خزانہ کہاں چھپایا ہے۔ جاؤ جلدی کرو۔
کہیں وہ دور ہی نہ نکل جائے۔" گاشان جادوگر
نے حکم دیتے ہوئے کہا۔
"بہتر آقا۔" طلسمی پتلے نے کہا اور وہ غائب
ہوگیا۔ گاشان جادوگر نہایت بے چینی سے اس کی
واپسی کا انتظار کرنے لگا۔
کچھ ہی دیر بعد طلسمی پتلا دوبارہ نمودار ہوا
اور گاشان اسے خالی ہاتھ واپس آتا دیکھ کر
چونک پڑا۔
"کیا بات ہے۔ تم واپس کیوں آگئے اور
عمرو کہاں ہے؟" وہ حیرت زدہ لہجے میں بولا۔
"آقا! مجھے افسوس ہے کہ میں عمرو عیار کو
آپ کی خدمت میں پیش نہیں کر سکا اور نہ
ہی کر سکوں گا۔" طلسمی پتلے نے نہایت ادب
سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب! یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔"

وہ غصے سے گرجا۔ "میں ٹھیک کہہ رہا ہوں آقا۔ عمرو عیار
اس وقت گشن شان کی وادی کے قریب موجود
ہے اور نیلی وادی میں آ
نیلی وادی میں دنیا کی کوئی طلسمی طاقت یا جادو
جانتے ہیں کہ اس لئے آقا! میں مجبور ہوں
نہیں جا سکتا۔" سر جھکا کر نہایت گھبراہٹ آمیز
طلسمی پتلے نے
لہجے میں کہا۔
"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔ عمرو اور نیلی
وادی میں... نیلی وادی تو یہاں سے لاکھوں
کوس دور ہے۔ وہ وہاں کیسے پہنچ گیا۔ وہاں
تو دنیا کا بڑے سے بڑا جادوگر بھی اتنی
جلدی نہیں پہنچ سکتا۔ پھر"؟ گاشان جادوگر
حیرت زدہ لہجے میں بولا۔
"معلوم نہیں آقا! میں نے اس کا سایہ
نیلی وادی میں محسوس کیا ہے اس لئے فوراً
آپ کو بتانے کے لئے چلا آیا۔" طلسمی پتلے
نے جواب دیا۔
"ہونہہ! تم بک رہے ہو۔ میں مر کر گ

یقین نہیں کر سکتا۔ وہ ایک عام انسان ہے
اگر وہ دس ہزار سال بھی چلتا رہے تب بھی
وہ نیلی وادی تک نہیں پہنچ سکتا اور دوسری
بات یہ کہ نیلی وادی تو عام سی وادی ہے
وہ وہاں کیا لینے گیا ہے۔" گاشان جادوگر نے
کہا اور طلسمی پتلے نے اس کی بات کا کوئی
جواب نہ دیا۔ گاشان جادوگر چند لمحے سوچتا رہا
پھر سر جھٹک کر بولا۔
"ہونہہ! ٹھیک ہے تم جاؤ۔ میں خود ہی
معلوم کر لونگا۔" اس کے حکم پر طلسمی پتلے نے
ادب سے سر ہلایا اور وہاں سے فوراً غائب
ہو گیا۔ گاشان جادوگر کافی دیر تک گہری سوچ
میں ڈوبا رہا۔ پھر وہ کچھ سوچ کر کمرے سے
باہر نکل آیا اور مختلف راہداریوں سے گزرتا ہوا
وہ اپنے محل کی چھت پر آگیا۔ چھت پر
پہنچ کر اس نے منتر پڑھ کر آسمان کی طرف
پھونکا۔ چند ہی لمحوں بعد آسمان پر ایک ہوائی
بگھی نمودار ہوئی جس کے آگے دو پروں والے
سفید رنگ کے گھوڑے جتے ہوتے تھے۔ چند

لمحوں میں وہ بگھی کو لیتے ہوئے چھت پر
اتر آئے۔ گاشان جادوگر جلدی سے ہوائی بگھی
میں بیٹھ گیا۔ "رشوشار غار کی طرف چلو جلدی"۔ گاشان
جادوگر نے جلدی سے بگھی کو حکم دیتے ہوئے
کہا۔ اس کے حکم پر گھوڑے زور سے ہنہنائے
اور اچھل کر عمودی پرواز کرتے ہوئے آسمان کی
جانب بلند ہوتے چلے گئے۔ پھر ایک سیدھ
میں تیزی سے ہوا میں تیرنے لگے۔ گاشان جادوگر
کا چہرہ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ ابھی
تک وہ اس معاملے کو سلجھا نہیں پایا تھا کہ
آخر عمرو عیار نیلی وادی میں پہنچ کس طرح
گیا۔ اسے وہاں کون لے گیا اور کیوں؟ وہ
جوں جوں سوچتا جا رہا تھا توں توں اس کا
ذہن الجھتا جا رہا تھا۔ پھر جب اس کی سمجھ
میں کچھ نہ آیا تو اس نے سر جھٹک کر
اپنے ذہن کو ہر قسم کے خیالات سے عاری
کر لیا اور بگھی کی کھڑکی سے فضا میں تیرتے
ہوئے بادلوں کو دیکھنے لگا۔ بگھی اسے لیتے ہوئے

کافی دیر تک اڑتی رہی۔ پھر وہ آہستہ روی
سے نیچے کی جانب جھکنے لگی اور زمین کی
طرف اترتی چلی گئی۔ گاشان جادوگر چونک کر
سیدھا ہو گیا۔ اس نے نیچے جھانک کر دیکھا
دور زمین پر ایک بہت بڑا پہاڑ سر اٹھائے
کھڑا تھا۔ بگھی اس پہاڑ میں بنے ہوئے ایک
خاص راستے پر اتری اور گھوڑے بگھی کو
لئے ہوتے سرپٹ بھاگتے چلے گئے یہاں تک
کہ وہ پہاڑ کے اندر بنی ہوئی بہت بڑی
ایک غار کے دہانے کے قریب پہنچ کر رک
گئے۔ تب گاشان جادوگر بگھی سے نیچے اترا۔
اس نے پھونک ماری تو گھوڑے اور بگھی یکلخت
دھواں بن کر وہاں سے غائب ہو گئے۔ تب
گاشان جادوگر غار کے دہانے کی جانب مڑا
اور زور زور سے منتر پڑھتا ہوا غار کے
اندر داخل ہوگیا۔ منتر پڑھنے کی وجہ سے غار
کے اندر اس کے بنائے ہوئے طلسم ساکت
ہو گئے جس کی وجہ سے یہ نہایت اطمینان
سے آگے بڑھتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ غار

کے آخری حصے میں پہنچ گیا جہاں ایک کرو
خاصی کھلی جگہ تھی۔ ایک طرف کونے میں ایک
طاق کے اوپر سُرخ رنگ کی موم بتی جل
رہی تھی۔ اس موم بتی کے گرد سُرخ رنگ
کے عجیب و غریب ہالے سے لہرا رہے تھے
شاید وہ طلسمی ہالہ موم بتی کی حفاظت کر رہا
تھا۔ موم بتی کو جلتا دیکھ کر گاشان جادوگر
کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔
"جب تک یہ موم بتی جلتی رہے گی،
تب تک مجھے دنیا کی کوئی طاقت نہیں مار
سکتی۔ میں نے اس موم بتی جس میں میری
جان ہے کی حفاظت کے لئے اتنا انتظام
کر رکھا ہے کہ عمرو تو کیا اس کا باپ
بھی نہیں پہنچ سکتا۔ خوامخواہ میں پریشان ہو گیا
تھا۔ عمرو اس پہاڑ کے عقب میں موجود نیلی
وادی میں یقیناً کسی اور غرض سے آیا ہو گا
بھلا اُسے کس طرح سے معلوم ہو سکتا ہے
کہ میری جان ایک غار میں موجود جلتی ہوئی
موم بتی میں ہے۔ اس غار میں صرف وہی

داخل ہو سکتا ہے جو پہلے ان بلاؤں کا مقابلہ
کرے۔ پھر مجھے بیہوش کر کے تلوار کی نوک
سے میری گردن سے تین قطرے خون نکال کر
ان ہالوں پر ڈالے اور موم بتی کے شعلے کو
درمیان سے کاٹ دے۔ تب میں مر سکتا ہوں
ورنہ مجھے کوئی نہیں مار سکتا۔ کوئی نہیں،
ہا ہا ہا"۔ وہ دیوانوں کی طرح قہقہے لگانے
لگا۔ پھر اچانک اس کے کانوں سے کسی کے
تیز چیخنے کی آواز سنائی دی۔ وہ بُری طرح
چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے
سائے لہرا رہے تھے۔

عمرو عیار کا جسم ایک زور دار دھماکے سے ایک چٹان سے ٹکرایا اور دوسرے ہی لمحے اس کے جسم پر چپکا ہوا شیشہ یکلخت ٹوٹ گیا اور عمرو لڑھکتا ہوا دور جاگرا۔ گرنے کی وجہ سے شیشہ تو ضرور ٹوٹ گیا تھا مگر عمرو کو ہلکی سی خراش بھی نہ آئی تھی۔ خود کو صحیح سلامت دیکھ کر اس نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا اور کپڑے جھاڑتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا اور سر گھما کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ ہر طرف ہر چیز پر نیلا رنگ چھایا ہوا تھا۔ وہ کافی دیر کھڑا سوچتا رہا، پھر اسے مکڑے شہزادے کی ہدایات کا خیال آیا۔ جس

کے مطابق اسے نیلی وادی میں پہنچ کر سیدھا مشرق کی جانب روانہ ہو جانا چاہیے تھا چنانچہ اس نے سورج سے راستے کا تعین کیا اور مشرق کی جانب چل پڑا۔ پہاڑی اور اونچے نیچے پتھریلے راستوں پر چلتے ہوئے اسے شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا لیکن اس کے باوجود وہ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ پتھریلے علاقے سے گذر کر ایک صاف راستے پر آگیا۔ دُور بہت دُور اسے اچانک کوئی چیز چمکتی دکھائی دی۔ عمرو چونک پڑا اور رُک گیا اور غور سے سامنے چمکتی ہوئی چیز کو دیکھنے لگا مگر وہ چمکتی ہوئی چیز بے حد دُور تھی اس لئے کوشش کے باوجود عمرو کو سوائے چمک کے اور کچھ دکھائی نہ دیا۔ وہ اس چمکتی ہوئی چیز کی جانب قدم اٹھانے لگا۔ ابھی وہ صرف چند قدم ہی آگے گیا ہوگا کہ اچانک تیز ہوا چلنے لگی اور اس ہوا میں عجیب و غریب آوازیں سنائی دینے لگیں۔ آوازیں ایسی تھیں جیسے ہزاروں جھینگر بول رہے ہوں۔ عمرو ایک مرتبہ پھر رُک گیا اور

غور سے ان آوازوں کو سننے لگا۔
"لوٹ جاؤ۔ لوٹ جاؤ یہاں سے، آگے مت
بڑھو۔ چند قدم کے فاصلے پر گبنجی لاشش
علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ اگر تمہیں اپنی زند
پیاری ہے تو فوراً یہاں سے واپس پلٹ جا
اچانک عمرو کے کانوں میں ایک باریک سی آو
سنائی دی اور وہ چونک پڑا۔ پہلے اس نے
سوچا کہ واقعی اسے یہاں سے پلٹ ہی جانا
چاہیے۔ نہ جانے آگے کتنی مشکلات اور مصیبتیں
کھڑی ہوں۔ مگر دوسرے ہی لمحے اس نے
اپنے اس بزدلانہ خیال کو ذہن سے جھٹک د
"ہونہہ! میرا نام عمرو عیار ہے اور وہ عمرو
ہی کیا جو خطرات اور مصیبتوں سے گھبرا جائے
اس نے ہنکارا بھر کر منہ بناتے ہوئے کہا
اور سر جھٹک کر آگے بڑھنے لگا۔ وہ جوں
جوں آگے بڑھتا رہا آوازیں اسے چیخ چیخ کر
روکتی رہیں پھر ایک تیز آواز ابھری۔
"اب تم نے موت کی وادی میں قدم رکھ
دیا ہے۔ اب تم یہاں سے زندہ واپس نہ

جا سکتے۔" اس آواز کے ساتھ وہاں اچانک
طرف گہری خاموشی طاری ہو گئی۔ آواز تھی
تو صرف عمرو کے قدموں کی چاپ کی۔ اس
قدر خاموشی محسوس کرکے عمرو کا دل اندر ہی
اندر لرزنے لگا۔
اسی وقت اچانک وہاں ایک کان پھاڑ
دینے والی چیخ گونج اٹھی۔ چیخ اس قدر تیز
اور دلخراش تھی کہ عمرو خوف سے کئی فٹ
اونچا اچھل پڑا۔ اس کا چہرہ لٹھے کی مانند
سفید پڑ گیا اور آنکھیں خوف سے پھٹنے
کے قریب ہو گئیں۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں
سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔
"آگیا ہا ہا، آگیا میرا شکار، آگیا۔"
اچانک عمرو کے قریب ایک تیز آواز ابھری
ساتھ ہی وہاں روشنی سی چمکی اور عمرو سے
چند فٹ کے فاصلے پر ایک بھیانک شکل
والی مخلوق آ موجود ہوئی۔ اس عجیب مخلوق کا
جسم ہاتھی جیسا تھا۔ سر گول صفا چٹ، موٹی
موٹی چار ٹانگیں اور پتلے پتلے مگر لکڑیوں کی

ہاتھ پاؤں ایک اور لمبے ہاتھ۔ منہ کسی اونٹ کی
شکل کسی کا تھا جس میں سے لمبے لمبے چھریوں کی
طرح دانت باہر جھانک رہے تھے اس مخلوق کا
رنگ گہرا سرخ تھا۔ وہ موٹی موٹی آنکھوں
عمرو کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھور رہی تھی
اس عجیب مخلوق کو دیکھ کر ایک لمحے کے لئے
عمرو بھی کانپ کر رہ گیا۔

"کون، کون ہو تم؟" عمرو نے ڈرے ڈرے
لہجے میں پوچھا۔

"گنجی لاش"۔ عجیب مخلوق کے حلق سے خوفناک
ہوئی آواز نکلی۔

"گگ گنج گ گی لل لاش"۔ عمرو خوف سے
تھوک نگلتے ہوئے ہکلایا۔

"ہاں! میں گنجی لاش ہوں۔ میں ایک طویل عرصے
سے کسی انسان کے خون کی پیاسی تھی۔ مجھے انسانی
خون بےحد پسند ہے۔ آج تمہیں دیکھ کر میری
تمنا پوری ہو گئی۔ اب میں خوب جی بھر کر تمہارا
خون پیوں گی۔ ہا ہا"۔ گنجی لاش نے خوفناک
ہوئے لہجے میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے۔ میرا خون، ارے میرا
خون تو بہت کڑوا ہے۔ اگر تم نے پیا
تو تمہارے پیٹ میں درد لگ جائے گا اور
تم تڑپ تڑپ کر مر جاؤ گی"۔ عمرو عیار نے
جلدی سے کہا۔

"کڑوا خون تو مجھے اور بھی زیادہ پسند
ہے۔ واہ! مزہ آ جائے گا۔ اب تو میں
تمہارا خون ضرور پیوں گی"۔ گنجی لاش نے
ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"مر گئے"۔ عمرو کراہا۔

اسی وقت گنجی لاش نے ہاتھ لہرایا
اور دوسرے ہی لمحے عمرو کو ایک زور دار
جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر کمر کے بل زمین
پر گر گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا، گنجی
لاش بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی
اور اس نے اپنا بھاری بھر کم پاؤں عمرو
کے سینے پر رکھ دیا۔ عمرو کے حلق سے
ایک زور دار چیخ نکل گئی۔ اسے یوں محسوس
ہوا جیسے اس کے سینے پر کئی من وزنی

ہو ۔ اُسے اپنی
ہوئی محسوس ہوتی ۔
مر گیا ۔ اپنا پاؤں ہٹاؤ
کے لئے ؛ وہ بُری طرح
ہوئے بولا ۔

پاؤں ہٹاؤں گی مگر تمہارا خون پینے
گنجی لاش نے غراتے ہوئے کہا
نما منہ عمرو کی گردن
بڑھانے لگی ، عمرو کی گردن پر
تو عمرو کے حلق سے
نکل گئی اور بے اختیار اس
ہاتھ گنجی لاش کی ایک آنکھ
لگا ۔ گنجی لاش زور سے چیخی اور ایک
سے پیچھے ہٹ گئی ۔ شاید عمرو کا ہاتھ
کی آنکھ کچھ سخت پڑ گیا تھا ۔
گنجی لاش نے اپنا وزنی پاؤں ہٹایا ،
ایک جھٹکے سے اُٹھ کھڑا ہوا ۔ اس نے
پکڑا ہوا تھا اور اس کے پیچھے
تکلیف کے آثار تھے ۔ گنجی لاش

رہی تھی ، پھر اس نے انتہائی غصیلی
سے عمرو کی جانب دیکھا اور غصے
ہوئی دوبارہ بڑھی ، اسی لمحے عمرو نے
تیزی سے کام لیتے ہوئے زنبیل سے
نکالی اور اُسے فوراً کندھوں پر ڈال
غائب ہوگیا ۔ لاش لے غائب ہوتے
ٹھٹک گئی ، یہ دیکھ کر عمرو مسکرا دیا ۔
ڈھونڈتی رہو عمرو کو " ۔ وہ زہریلے لہجے
اور نہایت اطمینان سے حیران پریشان
لاش کے قریب سے گزر کر آگے
چلا گیا ۔ لیکن ابھی اس نے چند ہی قدم
ہوں گے کہ اچانک اُسے ایک زوردار
لگا اور اس کے سامنے آگ کی ایک
بڑی دیوار آ کھڑی ہوئی ۔
نہیں اس لاش کا مقابلہ کرنا ہوگا عمرو ۔
لاش کو ختم کرنا ہوگا یا اس کے ہاتھوں
موت کے گھاٹ اُترنا ہوگا ۔ اس سے
کئے بغیر تم آگے نہیں بڑھ سکتے ۔ ورنہ
لمحے میں جلا کر خاک کر دیئے جاؤ گے ۔

آگ میں سے ایک آواز بلند ہوئی اور
کے ماتھے پر شکنیں پھیل گئیں۔ اس نے
کر دیکھا۔ لاش نتھنے پھلا اور پچکا کر
سونگھتی ہوئی اسی طرف آ رہی تھی غالباً
اس کی موجودگی کا احساس ہو گیا تھا پھر
عمرو سے کچھ فاصلے پر آکر رُک گئی۔
"سامنے آؤ عمرو! تم یہاں سے بھاگ
ہرگز نہیں جا سکتے۔ میں تمہارا خون ہر حال
میں پیوں گی۔" گینی لاش نے کڑکتی
آواز میں کہا۔
"ہونہہ! میں تو یونہی غائب ہوا تھا۔
سمجھ رہی ہو کہ میں تم سے ڈر کر چھپ
گیا ہوں، ارے تم میرا خون تو کیا
چھو بھی نہیں سکو گی۔ مگر میں تمہیں
ضرور ہلاک کروں گا۔" عمرو نے اچانک اپنی
چادر کندھوں سے اتار کر سینہ تان کر
لاش کے سامنے آتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے
میں کہا۔
"خوب، یہ ہوئی نا بات۔ جس طرح تم

جب سامنے دوبارہ ظاہر ہوگئے ہو اب اسی
طرح سے چُپ چاپ میرے سامنے لیٹ جاؤ۔
تاکہ میں تمہارا خون آسانی سے پی لوں۔" گینی
لاش نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
عمرو نے غصیلی نگاہوں سے اس کی
جانب دیکھا پھر ایک جھٹکے سے اس نے
بغل سے طلسمی خنجر نکال لیا۔
"ارے یہ کیا۔ اوہو! تم تو لڑنے مرنے
پر آمادہ دکھائی دے رہے ہو۔ ارے اس خنجر
کو واپس تھیلے میں رکھ لو۔ شاباش! یہ تمہارے
کچھ کام نہیں آئے گا۔" گینی لاش نے عمرو
کو پچکارتے ہوئے کہا۔ مگر عمرو خنجر سے لاش
پر پل پڑا۔ لاش ایک قدم پیچھے ہٹی۔ اس
کی آنکھوں سے نارنجی رنگ کی ایک شعاع
نکلی اور عمرو کے ہاتھ پر پڑی۔ دوسرے ہی
لمحے عمرو کے ہاتھ میں موجود خنجر کو ایک
زبردست جھٹکا لگا اور وہ عمرو کے ہاتھ
میں راکھ کا ڈھیر بن گیا۔ یہ دیکھ کر عمرو ذرا
گھبرا گیا۔ لاش نے ایک زوردار قہقہہ لگایا

بولی
"اگر کچھ اور کرشمے دیکھنے ہوں تو اپنے دل
کی تمام حسرتیں پوری کرلو"۔
عمرو نے غصے سے ہاتھ جھاڑ کر راکھ دور
کی اور زنبیل سے ایک چھوٹی سی گیند نکال
کر انتہائی سرعت سے لاش کی جانب پھینکی
گیند لاش کے منہ سے ٹکرا کر ہلکے سے دھماکے
سے پھٹی اور دوسرے ہی لمحے لاش کا سارا
چہرہ زرد دھوئیں میں چھپ گیا۔ یہ زہریلا دھواں
تھا۔ ایک بار یہ دھواں کسی جاندار چیز کی
ناک میں گھس جاتے تو وہ فوراً ہلاک ہو
جاتا تھا مگر یہ دیکھ کر عمرو کی پریشانی کی
کوئی حد نہ رہی کہ اس دھوئیں نے بھی
لاش کا کچھ نہ بگاڑا تھا اور لاش اپنی
جگہ کھڑی بدستور قہقہے لگا رہی تھی یہ دیکھ
کر عمرو پریشان ہوگیا۔ پھر اس سے قبل کہ
لاش اس سے کچھ اور کہتی، عمرو نے
برق رفتاری سے زنبیل سے جال الیاسی نکالا
اور ایک جھٹکے سے لاش پر اچھال دیا اس

لاش بچ نہ سکی۔ دوسرے ہی لمحے وہ
جال الیاسی میں زخمی پرندے کی مانند بری
طرح سے پھڑپھڑا رہی تھی۔ یہ دیکھ کر عمرو
کی آنکھوں میں مسرت آمیز چمک ابھر آئی
لاش جال سے نکلنے کے لئے ہر ممکن زور لگا
رہی تھی، مگر وہ کامیاب نہیں ہو پا رہی تھی
یہ دیکھ کر اس بار عمرو نے زور دار قہقہہ
لگایا اور کہا۔
"اب تم جتنا مرضی زور لگالو۔ جتنے چاہو
منتر پڑھ لو، مگر تم اس جال سے آزاد نہیں
ہو سکو گی"۔
"نہیں نہیں، مجھے اس جال سے نکال
دو۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں
تمہیں کچھ نہیں کہوں گی اور تمہیں آگے جانے
دوں گی۔ چھوڑ دو مجھے"۔ لاش نے پریشان لہجے
میں کہا۔
"نہ نا، اب اس جال سے تمہیں مرنے
کے بعد ہی چھٹکارا مل سکے گا تم نے میرا
بہت وقت برباد کیا ہے اور دوسری سب سے

کہ تم ایک شیطانی قوت
ڑی بات ہے
اور میں کبھی شیطانی قوت کو معاف نہیں
کرتا"۔ عمرو نے جواب دیا۔ پھر اس نے
جھٹکے سے زنبیل میں ہاتھ ڈال کر تلوار داؤدی
نکال لی۔

تلوار داؤدی دیکھ کر شیطانی لاش کے
رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے۔ وہ
زور زور سے گڑگڑانے لگی اور عمرو سے
کی بھیک مانگنے لگی۔ مگر عمرو نے اس کی
ایک نہ سُنی اور آگے بڑھ کر اس نے ایک
جھٹکے سے تلوار کے وار سے گنجی لاش کی
گردن اڑا دی۔ گردن کٹتے ہی لاش کا دھڑ
بُری طرح پھڑپھڑایا اور پھر ساکت ہوگیا اور جونہی
لاش کا جسم ساکت ہوا، اچانک ہر طرف گہری
تاریکی چھا گئی اور تیز آندھی چلنے لگی عمرو نے
بچنے کی لاکھ کوشش کی مگر تیز آندھی نے
اسے کسی تنکے کی مانند اٹھا لیا اور اُسے ہوا
میں بُری طرح سے پٹخنے لگی۔ خوف کی شدت
سے عمرو کے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں۔

آنکھ کھلتے ہی عمرو نے خود کو
ماحول میں پایا۔ وہ اس وقت بڑے
بڑی چٹان کے عقب میں پڑا ہوا ایک
ساتھ مضبوطی سے جکڑا ہوا تھا
رسیوں کے قریب ہی گاشان جادوگر کھڑا اسے
اس والی نگاہوں سے گھور رہا تھا۔
جانے
تمہیں ہوش آگیا"۔ اسے ہوش میں آتے
کر گاشان جادوگر حلق کے بل غرایا۔
"ارے کہاں بھائی گاشان جادوگر، میں
ہوش! ابھی تک بیہوش ہوں۔ یہ دیکھو"۔ عمرو نے
صورت بنا کر کہا اور جلدی سے دوبارہ
سی

الگ بات تھی کہ اس
آنکھیں موند لیں۔ یہ
کے دل میں گاشان جادوگر کو دیکھ کر خطرے
کی گھنٹیاں بجنا شروع ہو گئی تھیں۔
"تمہیں تو میں ایسا ہوش دلاؤں گا کہ
تمہاری آئندہ نسلیں بھی میرے نام سے تھرتھراتی
رہیں گی۔ تم مجھے نہیں جانتے عمرو، میرا نام
گاشان جادوگر ہے۔ تم نے مجھے دھوکہ دے
کر اپنے لئے موت خرید لی ہے۔ اس سے
قبل کہ میں تمہیں کتے کی موت ماروں بتاؤ
میرا خزانہ کہاں ہے؟" گاشان جادوگر نے نہایت
غضبناک لہجے میں کہا۔
"خزانہ، کونسا خزانہ؟ کیسا خزانہ؟ کہاں ہے
خزانہ؟" عمرو نے معصوم بن کر خزانے کی گردان
شروع کر دی۔
"وہی خزانہ جو تم نے مجھ سے دھوکے
سے حاصل کیا تھا۔ دیکھو عمرو! سیدھی طرح
مجھے میرا خزانہ واپس کر دو ورنہ میں حلق میں
ہاتھ ڈال کر خزانہ نکال لونگا۔ سمجھے"۔ گاشان
جادوگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"تو بھائی تمہیں منع کس نے کیا ہے۔
ماشاءاللہ تمہارا حلق بھی بے حد کھلا ہے"۔ عمرو
نے اس پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔
"میں اپنے نہیں، تمہارے حلق کی بات کر
رہا ہوں"۔ گاشان جادوگر نے غصے میں کھولتے
ہوئے کہا۔
"ایک ہی بات ہے۔ ارے یہ کیا؟ تم
نے مجھے باندھ کیوں رکھا ہے میں نے تمہاری
بھینس کی گھاس چرا لی ہے کیا یا تمہاری دم
کاٹ دی ہے"۔ عمرو نے اچانک چونکتے ہوئے کہا۔
"زیادہ بک بک مت کرو عمرو! مجھے
ہر حال میں خزانہ چاہیئے۔ اگر تم نے خزانے
کا پتہ نہیں بتایا تو یہ تمہارے حق میں
اچھا نہیں ہوگا"۔ گاشان جادوگر کے لہجے میں
واضح دھمکی تھی۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ
جو کہہ رہا ہے اس پر عمل بھی کر گزرے گا۔
"ارے باپ رے، اگر ایسی بات ہے تو
میں تمہیں خزانہ دینے کو تیار ہوں۔ مم مگر"۔
عمرو گھبرا کر بولا۔

"مگر کیا"؟ جادوگر نے فوراً کہا۔
"مگر اس کے لئے تمہیں مجھے کھولنا ہوگا"
عمرو نے جلدی سے جواب دیا۔
"ہرگز نہیں۔ تم مجھے اسی حالت میں خزانے
کا پتہ بتاؤ۔ میں خود ہی وہاں سے حاصل کر
لونگا"۔ جادوگر نے کہا۔
"ناممکن، جب تک تم مجھے کھولو گے نہیں
میں تمہیں خزانے کا پتہ ہرگز نہیں بتاؤں گا۔
بے شک تم میرے ساتھ جو مرضی سلوک کرو"۔
عمرو نے فیصلہ کُن لہجے میں کہا اور گاشان
جادوگر کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورنے
لگا۔ وہ تذبذب کے عالم میں اس کی جانب
دیکھ رہا تھا۔
"ہُم، ٹھیک ہے۔ میں تمہیں کھول دیتا
ہوں مگر یاد رکھنا میرا نام گاشان جادوگر ہے
اس بار اگر تم نے مجھ سے کوئی چالاکی دکھانے
کی کوشش کی تو یہ تمہارے حق میں اچھا
نہیں ہوگا، سمجھے"۔ گاشان جادوگر نے غراتے
ہوئے کہا۔

"بہت بہتر"۔ عمرو مسکرایا۔ تب گاشان جادوگر
نے ایک منتر پڑھ کر عمرو پر پھونکا تو اس
کے بندھن خودبخود کھلتے چلے گئے اور وہ آزاد
ہو گیا۔
"بہت بہت شکریہ! اب اگر ایک اجازت
دو تو کیا میں اپنا یہ جال اور تلوار اٹھا سکتا
ہوں۔ بے فکر رہو میں تمہیں اس سے کسی قسم
کا نقصان نہیں پہنچاؤں گا"۔ عمرو نے زمین
پر پڑے ہوئے جالِ الیاسی اور تلوار داؤدی
کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"مجھے کیا نقصان پہنچاؤ گے۔ بہرحال اٹھالو اپنی
چیزیں"۔ گاشان جادوگر نے منہ بنا کر کہا اور
عمرو اس کی بے پروائی دیکھ کر سمجھ گیا کہ
اس جادوگر نے یقیناً عام جادوگروں کی طرح
اپنی جان بھی کسی اور چیز میں منتقل کر رکھی
ہے ورنہ وہ کم ازکم اسے تلوار اٹھانے کی
اجازت ہرگز نہ دیتا۔ عمرو نے جلدی سے
آگے بڑھ کر جالِ الیاسی اور تلوار اُٹھالی اس
نے جال واپس زنبیل میں رکھ لیا اور تلوار کسی

خیال کے تحت ہاتھ میں ہی رکھی۔

"ہاں! اب بتاؤ کہاں ہے خزانہ؟" گاشان جادوگر نے کہا۔

"ہونہہ، یار تم تو خوامخواہ بے صبرے ہو رہے ہو۔ بتا دونگا میں خزانے کے بارے میں۔ ایسی بھی کیا جلدی ہے۔ میں بھاگا تھوڑا ہی جارہا ہوں۔" عمرو نے اکتاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

اور گاشان جادوگر اسے گھور کر رہ گیا۔

"ارے مگر تم یہاں کس لئے آئے تھے اور تمہیں یہاں اتنی دُور لایا کون تھا"؟ گاشان جادوگر نے اچانک چونکتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں اب کیا ہوا؟ کیوں پوچھ رہے ہو؟" عمرو نے حیرت سے کہا۔

"ویسے ہی، مجھے حیرت ہے کہ لاکھوں کوس دُور تم اتنی جلدی کس طرح پہنچ گئے اور تم یہاں آئے کس مقصد کے لئے تھے۔" گاشان جادوگر نے اصل بات کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"شیش دیو کی تلاش میں یہاں آیا ہوں اور تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ

شیش دیو یہاں سے کچھ ہی دُور ایک پہاڑی کے غار میں اپنے محافظوں کے رہتا ہے۔" عمرو نے اسے سچ بات دی۔

"کیا کہا شیش دیو یہاں رہتا ہے۔ دماغ تو نہیں چل گیا۔" گاشان جادوگر کی بات سن کر بُری طرح اچھل پڑا۔

"میں جھوٹ نہیں کہہ رہا وہ واقعی یہیں ہے اور میں اس کی ایک محافظ کو بھی ہلاک کر چکا ہوں۔" عمرو نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ تم جھوٹ تو نہیں ہے۔ اوہ ٹھہرو! ابھی تمہارے جھوٹ سچ پتہ چل جاتا ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔" جادوگر نے تیز لہجے میں کہا اور عمرو ہاتھ پکڑ کر زبردستی اُسے کھینچتا ہوا ایک لے جانے لگا۔

"ارے کیا کر رہے ہو۔ کہاں لے ہو مجھے؟" عمرو نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم آؤ تو، ابھی تمہاری بات کا پتہ چل
جاتا ہے۔" گاشان جادوگر نے اسے کھینچتے ہوئے
کہا اور اپنی غار میں لے آیا۔ راستے میں
کھڑی طلسمی بلاؤں کو دیکھ کر عمرو کا دل
خوف سے کانپ اٹھا۔ گاشان اُسے غار کے
آخری حصے میں لے آیا۔ عمرو حیرت سے
طاق میں جلتی ہوئی موم بتی کی طرف دیکھنے
لگا جس کے گرد سرخ ہالے لہرا رہے تھے۔
عمرو کو حیرت اس بات پر ہو رہی تھی کہ
موم بتی کا شعلہ ایک سیدھ میں کھڑا ساکت
انداز میں جل رہا تھا اور وہ ہلکا سا بھی
نہ لہرا رہا تھا۔

گاشان جادوگر غار کی دیوار کے پاس کھڑا
ہوکر کچھ پڑھنے لگا۔ پھر اس نے دیوار پر
پھونک ماری تو غار کا ایک گول حصہ آئینہ
ساری کی مانند روشن ہو گیا۔ تب گاشان
جادوگر غار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوگیا۔ روشن
حصے پر مختلف مناظر اُبھرتے اور مٹتے رہے
پھر اچانک وہاں ایک منظر اُبھر آیا جس میں

آگ اگلتی ایک غار کا منظر تھا اس کے
اردگرد دو سبز رنگ کے دیو کھڑے تھے ان
دیوؤں کے سروں پر لمبے لمبے نوکدار سینگ تھے
گاشان جادوگر آنکھیں پھاڑے نفرت بھرے
انداز میں اِن سبز دیوؤں کو دیکھنے لگا۔ عمرو
بھی ہاتھ میں تلوار پکڑے انہی دیوؤں کی طرف
دیکھ رہا تھا۔

"اوہ! بالکل یہ جو دیو کھڑے ہیں یہ
ی ہیں جن سے میں دو بار ٹکرا چکا ہوں اور
جو چٹان پر دیو بیٹھا نظر آ رہا ہے
یہی وہ شیشش دیو ہے۔" گاشان جادوگر
نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں! یہی شیشش دیو ہے۔" عمرو نے
ت میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ! اب میں ان سے اپنی بے عزتی
بدلہ لونگا۔ اور ان کو ایسی خوفناک سزا
کہ یہ زندگی بھر اپنے زخم چاٹتے
گے۔" گاشان جادوگر نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے
پھر اس نے پھونک مار کر منظر غائب

کر دیا۔

"نہیں گاشان! تم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تم دیکھ نہیں رہے یہ آتشی غار میں بیٹھا ہے وہاں تم گئے تو ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو جاؤ گے۔ سب سے پہلے ہمیں اسے اس غار سے باہر نکالنا ہوگا اور ہاں! جس غار میں یہ بیٹھا ہے وہ پہاڑی ہر وقت انسانی نگاہوں سے اوجھل رہتی ہے اور پھر اس کے اردگرد اس دیو نے اپنی حفاظت کے لئے جو انتظامات کر رکھے ہیں وہ بھی معمولی نہیں ہیں۔ میں اس کے ایک محافظ کو تو ہلاک کر چکا ہوں۔ اگر تم مجھ پر اعتماد کرو تو میں نہ صرف اس کے طلسموں کو توڑ سکتا ہوں بلکہ اس دیو کو غار سے باہر بھی لاسکتا ہوں"۔ عمرو نے جلدی جلدی کہا۔

"وہ کیسے"؟ گاشان نے حیرت سے پوچھا

"یہ تم مجھ پر چھوڑو"۔ عمرو نے جواب دیا۔

"نہیں، میں تم پر اعتماد نہیں کروں گا

تم مجھے پہلے بھی دھوکہ دے چکے ہو۔ پہلے تم خزانے کا پتہ بتاؤ۔ اس شیشش دیو سے میں بعد میں نمٹتا رہوں گا"۔ گاشان جادوگر نے اچانک تیوری پر بل ڈالتے ہوئے کہا۔

"خزانہ، ارے ہاں یاد آیا، بھائی گاشان! یہ تم نے غار میں موم بتی کیوں جلا رکھی ہے اور اس کے گرد یہ سُرخ ہالے سے کیوں گھوم رہے ہیں۔ کیا یہ کوئی خاص موم بتی ہے"؟ عمرو نے اچانک بات بدلتے ہوئے کہا۔ اس کا ذہن تیزی سے گاشان جادوگر کو دھوکہ دینے کی کوئی ترکیب سوچ رہا تھا۔

"ہاں! یہ بہت ہی خاص موم بتی ہے اس موم بتی میں میری جان ہے اور یہ سُرخ ہالے اس موم بتی کی حفاظت کر رہے ہیں"۔ گاشان جادوگر نے نہایت فخریہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا کہا، اس موم بتی میں تمہاری جان ہے"! عمرو اس کی بات سُن کر [illegible]

اچھل پڑا۔ اس کے گمان میں بھی یہ بات
نہ تھی کہ گماشان جادوگر اُسے اس قدر آسانی
سے اپنا یہ راز بتا دے گا۔ وہ دل ہی
دل میں گماشان جادوگر کے اس احمق پن
پر ہنس پڑا۔

"اوہ! اگر اس موم بتی میں تمہاری جان
ہے تو تم نے اسے اس طرح کھلے عام
کیوں رکھا ہوا ہے۔ اگر خدانخواستہ اسے بجھا
دیا گیا تو تم تو گئے کام سے۔" عمرو
نے مکاری سے چال چلتے ہوئے کہا۔ وہ
اصل میں اس موم بتی کو بجھانے کا طریق کار
معلوم کرنا چاہتا تھا۔ اس کا چلایا ہوا اندھیرے
کا تیر ٹھیک نشانے پر بیٹھا۔ گماشان جادوگر
واقعی بے حد احمق پن کا ثبوت دے رہا تھا۔

"ہا ہا ہا! یہی تو تمہاری بھول ہے عمرو۔
اس موم بتی کو کوئی نہیں بجھا سکتا۔ اوّل تو
کسی کو موم بتی بجھانے کے لئے اس غار
میں آنا ہوگا جو کہ ناممکن ترین بات ہے۔ تم
نے راستے میں جو بلائیں دیکھی ہیں وہ کوئی

ولی بلائیں نہیں ہیں۔ نہایت خوفناک ہیں وہ
جاندار کو میرے حکم کے بغیر غار میں داخل
نہیں ہونے دیں گی۔ پہلے تو اس کا
ان بلاؤں سے ہوگا۔ پھر اُسے سب سے
مجھے بے ہوش کرنا ہوگا۔ مجھے بیہوش کر کے
میری گردن سے خون کے تین قطرے نکال
موم بتی کے گرد گھومتے ہوئے ہالوں پر
گا پھر تلوار کی نوک سے موم بتی کے
ہوئے شعلے کو درمیان سے کسی کاغذ کی
بالکل ایک سیدھ میں کاٹے گا تب میں
ہو سکتا ہوں، ورنہ نہیں۔ اب تم ہی
کوئی مرنے کے لئے یہاں آئے گا ہی
۔ گماشان جادوگر نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"واہ واہ! بہت خوب، یہ ہوئی نا بات۔
گیا۔ واقعی تم نے اپنی زندگی کی حفاظت
خوب بندوبست کر رکھا ہے۔ اس کا
ہے کہ تمہیں دنیا کی کوئی طاقت
مار سکتی۔ واہ واہ! لو اسی خوشی میں
طرف سے یہ مٹھائی کھاؤ۔" عمرو نے

جلدی سے زنبیل سے مٹھائی کا لفافہ نکالتے
ہوئے کہا۔
”مٹھائی، اوہ بہت خوب! مجھے مٹھائی بہت
پسند ہے، تم کہاں سے لائے؟“ مٹھائی کا
لفافہ دیکھ کر گاشان جادوگر چونک کر مسرت آمیز
لہجے میں بولا اور اس نے جھپٹ کر عمرو
کے ہاتھ سے لفافہ چھین لیا اور بلا سوچے سمجھے
لفافہ کھول کر اس میں سے مٹھائی نکال کر
کھانے لگا۔ مٹھائی میں بیہوشی کا سفوف ملا
ہوا تھا۔ وہ شاید عمرو کو اچھی طرح سے
جانتا نہیں تھا اس لئے وہ مار کھا گیا۔
مٹھائی کھاتے ہی وہ لہرایا اور کسی کٹے ہوئے
شہتیر کی مانند گرتا چلا گیا اس کے گرتے ہی
عمرو نے ایک زور دار قہقہہ لگایا۔
”احمق“۔ وہ قہقہہ لگا کر بولا۔ پھر وہ تیزی
سے آگے بڑھ کر گاشان کے سینے پر چڑھ
گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار کی
نوک سے گاشان جادوگر کی گردن سے تین
قطرے خون نکالا اور اُسے موم بتی کے گرد

گھومتے ہوئے سرخ ہالوں پر ڈال دیا۔ ایک
شعلہ سا چمکا اور دوسرے ہی لمحے وہاں سے
ہالے غائب ہو گئے۔ تب عمرو آگے بڑھ کر
نہایت احتیاط کے ساتھ تلوار کے ذریعے شعلے
کو کاٹنے لگا۔ چند ہی لمحوں بعد اس نے
نہایت احتیاط سے شعلے کو دو حصوں میں
تقسیم کر دیا۔ شعلے کو کاٹ کر وہ گاشان
جادوگر کی طرف مڑا تو یہ دیکھ کر وہ چونک
پڑا کر زمین پر بیہوش پڑے گاشان جادوگر
کے بھی دو ٹکڑے ہو چکے تھے اور اس کے
جسم کے دونوں ٹکڑے الگ الگ پڑے بری
طرح سے تڑپ رہے تھے۔ چند لمحے تڑپنے
کے بعد جسم کے دونوں حصوں میں یکلخت
آگ بھڑک اٹھی۔ اسی وقت غار خوفناک اور
دلدوز چیخوں سے گونج اٹھی اور ایک مرتبہ
وہاں پھر تاریکی چھا گئی۔
”آہ! مجھے مارا عمرو نے دھوکے سے۔ میرا
نام گاشان جادوگر تھا“۔ اچانک تاریکی میں گاشان
جادوگر کی آواز ابھری اور دوسرے ہی لمحے

تاریکی چھٹ گئی۔ اور عمرو نے دیکھا کہ وہ
اس وقت ایک بہت بڑے میدان میں کھڑا
تھا جہاں ہر طرف دلدلیں ہی دلدلیں نظر
آ رہی تھیں۔ ان دلدلوں کا رنگ بیحد سنہری
تھا اور ان میں سے سنہرے رنگ کا دھواں
اٹھ رہا تھا۔ دلدلیں دُور دور تک پھیلی ہوئی
تھیں البتہ ان کے بیچ میں موجود زمین کا
ایک خاصہ بڑا قطعہ خالی تھا۔ عمرو سمجھ گیا
کہ ضرور وہ آتشی غار والا پہاڑ اسی قطعے
میں ہے۔ اس نے جلدی سے زنبیل سے
سلیمانی انگوٹھی نکال کر انگلی میں پہن لی۔
اس انگوٹھی کی بدولت اب اس پر کسی قسم
کا کوئی جادو اثر انداز نہیں ہوسکتا تھا اور
دلدلوں کا اٹھتا ہوا سنہرا دھواں اسے پتھر
کے بُت میں ہرگز تبدیل نہیں کر سکتا تھا۔
انگوٹھی پہننے کے بعد عمرو نے نہایت تیزی
سے زنبیل سے روغنِ عیاری نکال کر ایک
نہایت خوبصورت لڑکی کا رُوپ دھار لیا اس
کا ارادہ تھا کہ وہ لڑکی بن کر زور زور
سے چیخنے چلائے گا تو گلشان جادوگر کے
غلام اسے پکڑنے کے لئے یقیناً غار سے
باہر آ جائیں گے اور وہ پھر ان کے ذریعے
کسی طرح شیشِ دیو کو غار سے باہر نکلنے
پر مجبور کرے گا۔ ابھی وہ چلانے کا ارادہ
کر ہی رہا تھا کہ اچانک اس کے چہرے پر
ایک زور دار تھپّڑ پڑا۔ تھپّڑ بے حد زور دار تھا
عمرو کو ایک جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر کئی
فٹ دُور جا گرا۔ اس کے منہ سے کربناک
چیخ نکل گئی۔ اس سے قبل کہ وہ کچھ سنبھلتا
اس کی گردن پر اچانک جیسے دو شکنجے جم
گئے اور وہ خودبخود زمین سے بلند ہوتا چلا
گیا۔ تکلیف کی شدت سے اس کی آنکھیں
اُبلنے لگیں۔ اس نے دونوں ہاتھ گردن پر
جما دیئے مگر اس کی گردن پکڑنے والی غیبی
طاقت کے ہاتھ بے حد مضبوط تھے اور عمرو
کا پھڑپھڑاتا ہوا جسم تیزی سے فضا میں
بلند ہوتا جا رہا تھا۔

تکلیف کی وجہ سے عمرو کے حلق سے

خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں اور اس کا سانس سینے
میں اٹکنے لگا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت
سے سُرخ ہو رہا تھا۔
کافی بلندی پر پہنچ کر عمرو کو ایک
جھٹکا لگا اور وہ زور سے زمین پر آ گرا
اچانک گرنے کی وجہ سے اُسے بے پناہ چوٹیں
آئیں اور وہ بُری طرح سے چیخنے لگا۔ اسی
وقت کسی نے اس کی دونوں ٹانگیں پکڑ لیں
اور اس کا جسم ہوا میں گھمانے لگا۔ اس
کا جسم تیزی سے ہوا میں چکر کاٹ رہا تھا۔
"ارے ارے کون ہے۔ کون ہو تم، مجھے
کیوں مار رہے ہو، میں نے تمہارا کیا بگاڑا
ہے؟ رُک جاؤ، رُک جاؤ"۔ عمرو چیخنے
لگا۔ مگر غیبی طاقت نے اس کی ایک نہ
سُنی۔ اس نے عمرو کا جسم گھماتے ہوئے ایک
جھٹکے سے فضا میں اُچھال دیا۔ عمرو فضا میں
قلابازیاں کھاتا ہوا دُور جا گرا اور چیختا ہوا
بری طرح اپنی ہڈیاں سہلانے لگا۔ اسی لمحے
اس کے قریب سبز رنگ کا دھواں اٹھا اور

نہایت بھیانک شکل والا سوکھا سڑا ہڈیوں
ڈھانچہ آکھڑا ہوا۔ ڈھانچے کی ہڈیاں جگہ
سے ٹوٹ کر لٹکی ہوئی تھیں اس کی
ہڈیوں کا رنگ تو زرد تھا جبکہ کھوپڑی
سُرخ رنگ کی تھی جس میں سے سُرخ
عاعیں سی نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں
ے دیکھ کر عمرو چونک پڑا۔
"جتنی جلدی ہو سکے اس علاقے سے دُور نکل
ؤ۔ اس بار تو میں نے تمہیں معاف کر
ا ہے مگر تم مجھے پھر یہاں دکھائی دیتے
تو تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ کر رکھ دونگا"۔
ھانچے کے حلق سے خرخراتی ہوئی آواز نکلی۔
"مگر کیوں، اور کون ہو تم"؟ عمرو نے
رت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"میں اس علاقے کا محافظ ہوں۔ گونتوشال
ہے میرا۔ میں جانتا ہوں کہ تم یہاں
نس دیو کو مارنے کے لئے آئے ہو۔ مگر
تمہیں ایسا ہرگز نہیں کرنے دونگا۔ وہ
را دُشمن ہے۔ اُسے میں ہی ہلاک کروں گا۔

میں ہزاروں برس سے اس کا انتظار کر رہا ہوں۔ وہ جونہی غار سے باہر نکلے گا میں اسے فوراً ہلاک کر دونگا۔" گونتوشال نے بیحد کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ! مگر تمہاری شیش دیو سے کیا دشمنی ہے۔ کیوں مارنا چاہتے ہو تم اُسے؟" عمرو تکلیف سے کراہتا ہوا حیرت سے بولا۔

"وہ میرا نہیں، میرے آقا کا دشمن ہے۔ اس نے انہیں اور ان کی رعایا کو بے حد تنگ کر رکھا ہے۔ تب انہوں نے میرے ذمہ یہ کام لگایا کہ میں اس شیش دیو کو فوراً ختم کر دوں مگر شیش دیو کو اس بات کا پہلے سے ہی علم ہو گیا اور وہ فوراً اپنے دو غلاموں سمیت اس آتشی غار میں آکر چھپ گیا۔ میں دنیا کا ہر کام کر سکتا ہوں، ہر جگہ آ جا سکتا ہوں، مگر اس آتشی غار میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اگر میں غار میں داخل ہوا تو ایک لمحے میں بھسم ہو جاؤں گا اور وہ بدبخت ہمیشہ زندہ رہے گا۔ کیونکہ اُسے میرے سوا کوئی دوسرا نہیں مار سکتا"۔ گونتو شال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ مگر تم تو کہہ رہے ہو کہ وہ غار سے باہر نہیں نکلتے لیکن شیش دیو کے غلام تو اکثر باہر آتے جاتے رہتے ہیں اور انسانی بستیوں سے معصوم لڑکیوں کو اٹھا کر لے جاتے ہیں اور وہ ان کے دل نکال کر کھاتے ہیں"۔ عمرو نے کہا۔

"اوہ! یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کب کی بات ہے یہ؟" گونتوشال عمرو کی بات سُن کر زور سے اچھلا۔

"ابھی کل ہی کی بات ہے"۔ عمرو نے کہا اور اُسے پوری تفصیل کہہ سنائی۔

"اوہ! اس کا مطلب ہے کہ وہ میری نیند کا فائدہ اٹھا کر باہر نکلتے ہیں"۔ گونتو شال نے چونکتے ہوئے کہا۔

"نیند، کیا مطلب! کیا تم سوتے بھی ہو؟"

"ہاں! میں دس دن اور رات جاگ کر
پہرہ دیتا ہوں اور ان کے باہر نکلنے کا
انتظار کرتا ہوں۔ پھر گیارھویں رات میں آرام
سے سوتا ہوں۔ شاید وہ اسی رات باہر
نکلتے ہیں"۔ گونتو شال نے بتایا۔
"بالکل یہی بات ہے"۔ عمرو نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔
"تو کیا کروں۔ اب میں آتشی غار میں تو
جانے سے رہا"۔ گونتو شال نے کہا۔
"ہونہہ! اگر تم مجھے موقع دو تو میں ان
دیووں کو باہر نکال سکتا ہوں اور نہ صرف
نکال سکتا ہوں بلکہ انہیں پکڑ کر تمہارے سامنے
پیش بھی کر سکتا ہوں"۔ عمرو نے جلدی
سے کہا۔
"کیا مطلب! یہ کیسے ممکن ہے"؟ گونتو شال
نے عمرو کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔
"اس دنیا میں سب کچھ ممکن ہے میرے
دوست! بس تھوڑی سی عقل اور ہمت کی
ضرورت ہے اور کچھ نہیں۔ تم ہزاروں سال

ے اُسے باہر نہیں نکال سکے۔ مگر میں
ے وعدہ کرتا ہوں کہ میں انہیں چند
لمحوں میں باہر نکال سکتا ہوں"۔ عمرو
مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوہ! کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟ مگر
تو مرد ہو، تم نے یہ عورت کا بھیس
ں بدلا ہوا ہے؟" گونتو شال نے حیرت
ے کہا۔
"بس مت کچھ پوچھو، یہی تو میرا کمال
ے۔ تم بتاؤ کیا نکال کر دکھاؤں ان
ں کو باہر"؟ عمرو نے ہنستے ہوئے کہا۔
"اوہ! اگر ایسی بات ہے تو اس سے
کر میرے لئے اور اچھی بات کیا ہوگی"۔
شال نے جلدی سے کہا۔
ہوں، تم سمجھ لو کہ یہ تینوں دیو غار
باہر آگئے، ارے مگر"۔ عمرو کہتے
اچانک چونک پڑا۔
کر کیا"؟ گونتو شال نے جلدی سے کہا۔
مجھے وہ پہاڑی دکھائی نہیں دے رہی

جس کی غار میں وہ دیو موجود ہیں پھ
میں انہیں باہر کیسے لاؤں۔ کیا کسی طرح
تم مجھے وہ پہاڑی دکھا سکتے ہو"؟ عمرو
نے پوچھا۔

"اوہ! اس کے لئے تو مجھے کوہ سلیما
سے سلیمانی سُرمہ لانا ہوگا۔ تم ٹھہرو، میں
ابھی آتا ہوں"۔ گونتو شال نے چونک کر
اور دھواں بن کر فوراً وہاں سے غائب
گیا اور عمرو اٹھ کر جلدی سے کپڑے
جھاڑنے لگا۔ گو اُسے اب بھی بے پناہ تکلیف
محسوس ہو رہی تھی مگر وہ اسے برداشت
کر رہا تھا۔ اُسے بے پناہ خوشی محسوس ہو
رہی تھی کہ شیش دیو کو ہلاک کرنے میں
گونتو شال اس کی مدد کر رہا ہے۔
نہایت بے چینی سے گونتو شال کی واپسی
انتظار کرنے لگا۔

چند لمحوں بعد جب گونتو شال دوبارہ
نمودار ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھو
سی سلائی تھی جس کے سرے پر سیاہ رنگ

ہوا تھا۔
سلیمانی سُرمہ ہے۔ اسے باری باری
آنکھوں میں ڈال لو۔ اس کے
تمہیں وہ پہاڑی نظر آ جائے گی"۔
نے سلائی عمرو کی طرف بڑھاتے
کہا۔

نے سلائی لے کر باری باری دونوں
لگائی تو اس کی آنکھوں میں
جلن ہونے لگی۔ وہ بار بار آنکھیں
لگا۔

دار! آنکھوں پر ہاتھ مت لگانا، صرف
کی تکلیف برداشت کرلو، پھر یہ
ہو جائیں گی"۔ گونتو شال نے جلدی
اور عمرو جو آنکھیں ملنے کے لئے
اٹھا رہا تھا فوراً رُک گیا۔ اس کی
جلتی رہیں اور آنکھوں سے پانی دھاروں
میں بہہ رہا تھا۔ عمرو بے چینی
ہوتے بار بار اِدھر اُدھر پاؤں
تھا۔ پھر چند لمحوں بعد آہستہ

اس کی تکلیف جاتی رہی۔ اس نے دو تین بار آنکھیں جھپکیں اور پھر کھول دیں۔

"شاباش! خاصے باہمت ہو۔ اب آنکھیں صاف کرلو۔" گونتو شال نے مسکرا کر کہا اور عمرو نے جلدی سے آنکھیں صاف کیں، پھر اس نے گونتو شال کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا اب مجھے وہ پہاڑی نظر آ جائیگی؟"

"ہاں ہاں کیوں نہیں، سلیمانی سرمہ ڈالنے سے تمہاری بینائی بے حد تیز ہوگئی ہے۔ اب اگر تین بار آنکھیں جھپک کر تم زمین پر دیکھو گے تو تمہیں زمین میں چھپے ہوئے خزانے بھی نظر آ جائیں گے۔" گونتو شال نے مسکراتے ہوئے بتایا اور عمرو اچھل پڑا۔ جوش و مسرت سے اس کا چہرہ سرخ ہوتا چلا گیا۔

"اوہ! کیا یہ سچ ہے؟" عمرو نے یقین نہ آنے والے انداز میں کہا۔

"بالکل! بھلا مجھے تم سے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن عمرو! تمہیں زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس سرمے کا اثر

صرف چوبیس گھنٹے تک رہتا ہے۔ پھر یہ ختم ہو جاتا ہے۔" گونتو شال نے کہا۔

"اوہ! یہ تو بہت غلط بات ہے۔ کیا اثر ہمیشہ کے لئے قائم نہیں رہ سکتا۔" عمرو نے نہایت افسردہ لہجے میں کہا۔

"نہیں"۔ گونتو شال نے مختصر سا جواب دیا اور بولا۔ "اب آؤ میں تمہیں اس پہاڑی کے قریب پہنچا دوں، تمہیں سورج غروب ہونے سے پہلے کسی نہ کسی طرح شیش دیو کو باہر لانا ہے۔ اگر رات سر پر آگئی تو تمہارے لئے بے حد خطرناک بات ہو گی۔ یہاں پر رات کو بہت سی خونی مخلوق آ جاتی ہیں جن سے میں بھی تمہیں نہیں بچا سکتا۔"

"اوہو! اچھا کیا جو تم نے بتا دیا۔ اب میں ہر ممکن کوشش کروں گا، چلو آؤ، مجھے پہاڑی کے قریب لے چلو۔" عمرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور گونتو شال اسے لئے ہوئے ایک طرف چلنے لگا جہاں سنہری

دھوئیں والی دلدلیں تھیں۔ سنہری دلدلوں سے
اب تک دھواں اُٹھ رہا تھا۔
"یہ کیا، مجھے وہ پہاڑی کیوں دکھائی نہیں
دے رہی۔ تم نے تو کہا تھا کہ سُرمہ
لگانے کے بعد مجھے پہاڑی دکھائی دینے لگے
گی، مگر مجھے تو کچھ نظر نہیں آ رہا۔ میدان
اب تک بالکل صاف ہے"۔ عمرو نے دلدلوں
کے پار میدان کو دیکھتے ہوئے کہا۔
"تین بار زور زور سے آنکھیں جھپک کر
دیکھو"۔ گونتو شال نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور
عمرو نے جلدی جلدی تین بار آنکھیں جھپکیں
دوسرے ہی لمحے وہ بری طرح اچھل پڑا۔ اس
کے سامنے ایک بہت بڑے پہاڑ کا ٹکڑا تھا
جس پر ہر طرف آگ ہی آگ پھیلی ہوئی
تھی، پہاڑ کے پتھر اور چٹانیں آگ میں
تپ کر سُرخ انگارہ ہو رہے تھے۔
"ارے باپ رے۔ یہ تو سارا آگ کا
پہاڑ ہے"۔ عمرو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔
"کیوں، ڈر گئے، ابھی تو بڑی بہادری دکھا

تھے"۔ گونتو شال نے منہ بنا کر کہا۔
عمرو نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ
وہ پریشان نگاہوں سے آگ کے پہاڑ
دیکھتے ہوئے کچھ سوچنے میں مصروف تھا
اچانک جیسے اسے کوئی خیال آگیا، وہ
شال کی طرف مڑا۔
گونتو شال! دس دنوں بعد جب تمہیں نیند
ے تو تم کہاں جاکر سوتے ہو، اور
عرصے کے لئے سوتے ہو"؟
نہیں، وہ سامنے جھکی ہوئی چٹان دیکھ
ہو، اس کے نیچے۔ میں گیارہویں رات
ہوں اور دن کو سورج نکلنے کے
گتا ہوں۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"؟
شال نے حیرت بھرے انداز میں جواب
ہوئے پوچھا۔
ے ہی، اب تمہیں سوئے ہوئے کتنے
ئے ہیں۔ میرا مطلب ہے آخری مرتبہ
دن سوتے تھے"؟ عمرو نے دوسرا
کیا۔

"ظاہر ہے کل رات سویا تھا آج صبح
جاگا ہوں"۔ گونتو شال نے کہا۔
"اوہ! اس کا مطلب ہے کہ اب تم
دس دنوں بعد دوبارہ سو سکو گے۔ یہ تو
بہت بُرا ہوا۔ میں نے سوچا تھا کہ جب
تم سوتے ہو تو کسی نہ کسی طرح ان دیووں
کو پتہ چل جاتا ہوگا اور وہ موقع دیکھ کر
ہی باہر نکلتے ہوں گے اور تمہارے جاگنے
سے پہلے پہلے شکار حاصل کر کے واپس آ
جاتے ہوں گے۔ میں نے سوچا کہ تمہیں
دوبارہ سُلا دیا جائے۔ شاید وہ ہماری چال
میں آ کر باہر آ جائیں مگر اب یہ مشکل
ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے آتشی غار
کے اندر خود ہی جانا ہوگا۔ ہاں ایک بات
اور، کیا تم بتا سکتے ہو کہ تم کیسے مر
سکتے ہو، یا کس طرح فنا ہو سکتے ہو"؟
عمرو نے اچانک سوال کیا اور گونتو شال
بُری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں
غصے سے سرخ ہو گئیں۔

"ارے تم ناراض مت ہو۔ میں
چال چلنا چاہتا ہوں۔ اسی لئے تم
پوچھ رہا ہوں۔ اس کا صحیح صحیح جواب
عمرو نے جلدی سے کہا۔
ہی چال! کہیں تم مجھ سے دھوکہ تو
کرنے والے"؟ گونتو شال نے اس کی
اُلجھی نگاہوں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔
ہو! ایسی کوئی بات نہیں"۔ عمرو نے
ے کہا اور اپنی ترکیب گونتو شال کو
ی۔
! تو یہ بات ہے"۔ گونتو شال سر
ہوئے بولا جیسے وہ ساری بات سمجھ

! تم مجھے اپنی موت کا راز بتلاؤ۔
ں سے کم از کم آٹھ دس کوس دور
ؤ پھر دیکھو میرا کمال کہ میں کیا کرتا
عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
ل ہے۔ اوّل تو شیشں دیو کو ہلاک
کے بعد میرا وجود خود ہی ختم ہو

جائے گا اور اگر میں شیش دیو کو ہلاک
نہ کر سکا تو مجھے اگر کوئی ہلاک کرنا
چاہے تو وہ میرے ہاتھ سے یہ پیتل کی
انگوٹھی اتار دے۔ اس انگوٹھی کے اُترتے ہی
میں مٹی کا ڈھیر بن کر رہ جاؤں گا"۔
گونتو شال نے بتایا اور عمرو اثبات میں سر
ہلانے لگا۔ اس نے گونتو شال کے ہاتھ
میں موجود انگوٹھی کو غور سے دیکھا پھر اس
انگوٹھی کا تصور ذہن میں رکھتے ہوئے اس
نے زنبیل میں ہاتھ ڈال کر ہوبہو ویسی ہی
انگوٹھی نکال لی۔

"اوہ! یہ تو بالکل میری جیسی انگوٹھی ہے"
گونتو شال نے حیرت سے اس کے ہاتھ
میں انگوٹھی دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! اب تم یہاں سے دُور چلے جاؤ
جب تک میں تمہیں نہ پکاروں، تم اس
طرف ہرگز نہ آنا، سمجھے"۔ عمرو نے اسے
ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہت بہتر"۔ گونتو شال نے سر ہلا کر کہا اور

زرا دُھواں بن کر وہاں سے غائب
گونتو شال کے غائب ہوتے ہی عمرو نے
ے پہاڑی کی جانب دیکھا اور پھر
راستے میں حائل سنہری دلدلوں کی طرف
لگا۔ تب اس کے ذہن میں اچانک
یال آیا۔

بہت خوب، میں نے اس بارے
سوچا ہی نہ تھا"۔ وہ مسرت آمیز انداز
ایا۔ پھر وہ اس دلدل کی طرف بڑھتا
جس سے سنہرا دُھواں زیادہ تیزی
اُڑ رہا تھا۔ عمرو نے چونکہ طلسمی انگوٹھی
ئی تھی اس لئے یہ طلسمی دھواں اس
انداز نہیں ہو رہا تھا۔ جب وہ
کے قریب گیا تو دھوئیں کی نہایت
ی مقدار اس کے جسم پر جم گئی۔
غور سے اپنے جسم کا ایک ایک
کھا کہ کہیں کوئی حصہ دھواں لگنے
تو نہیں گیا۔ پھر مطمئن ہو کر اس
ں سے کھڑاویں نکالیں۔ جوتے اتار کر

اس نے زنبیل میں ڈالے اور ان کھڑاؤں
پر پاؤں رکھ دیئے۔
"طلسمی کھڑاؤں! مجھے ان دلدلوں سے بچا کر
آگ کے پہاڑ کے قریب پہنچا دو۔" عمرو نے
تحکمانہ لہجے میں کھڑاؤں کو حکم دیتے ہوئے
کہا۔ اس کا حکم پاتے ہی اسے ایک ہلکا
سا جھٹکا لگا اور طلسمی کھڑاویں اسے لئے ہوئے
ہوا میں اُڑنے لگیں۔ وہ اُڑتا ہوا دلدلیں عبور
کر گیا اور آگ کے پہاڑ کے قریب جا اُترا
پھر اس نے کھڑاویں زنبیل میں رکھ کر پاؤں
میں دوبارہ جوتے پہنے اور آگے کی طرف
بڑھنے لگا۔ اگر عمرو نے عقلمندی سے کام
نہ لیا ہوتا اور اپنے جسم پر سنہری دلدل
کا دھواں نہ چپکایا ہوتا تو آگ کے پہاڑ
پر قدم رکھتے ہی اس کا جسم بھک سے
اُڑ جاتا۔ مگر اب اس کا جلنا تو کجا اُسے
آگ کی ہلکی سی تپش بھی محسوس نہیں ہو
رہی تھی۔ ہاں البتہ آگ کے بڑے بڑے شعلوں
میں جلتے ہوئے اسے آگے بڑھنے میں کچھ

رہی تھی۔ آگ نے پہاڑ کو مکمل
اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔
کی وجہ سے عمرو کو غار کا وہ
نظر نہ آرہا تھا۔ جس میں شیش
اس کے غلام چھپے ہوئے تھے۔ عمرو
کے اردگرد ہر طرف گھومتا رہا، پھر
نگاہ پہاڑی کے ایک حصے پر ٹھہر
ایک خاصا بڑا سیاہ دھبے نما ایک
دکھائی دے رہا تھا۔

غار کا اندرونی حصّہ بُری طرح سے
آگ کے شعلوں میں گھرا ہوا تھا۔ تیز آگ
کی تپش نے غار میں موجود پتھروں اور دھاتوں
کو پگھلا کر رکھ دیا تھا جس سے غار میں
گہرا گڑھا بن گیا تھا۔ لاوا اس گڑھے میں
کسی آبشار کی طرح گر رہا تھا۔ اور بہتا ہوا
اندر ہی اندر دُور تک چلا گیا تھا۔ لاوا
چونکہ بے حد گاڑھا اور سخت تھا اس لئے
وہ چٹانوں سے چپکتا ہوا نیچے کی جانب
آ رہا تھا۔ اس آبشار کے عین نیچے ایک
بہت بڑی چٹان پر شیش دیو نہایت اطمینان
سے بیٹھا تھا۔ اس کے بدن کے زیریں

ھے پر ایک زیرجامہ تھا، باقی جسم پر کوئی
پڑا نہ تھا۔ اس کا رنگ گہرا سبز تھا۔ گول
ول بڑی بڑی آنکھیں۔ بڑے بڑے کان، پچکی
وتی ناک اور سر پر موجود دو سینگ اسے
ے حد خوفناک بنا رہے تھے۔ اس کے آس پاس
س کے دونوں غلام جلتوش دیو اور ملتوش دیو
ڑے تھے۔ وہ سب اس انداز میں کھڑے
تھے جیسے وہ پتھر کے بُت ہوں۔ اچانک
ٹان پر بیٹھے ہوئے شیش دیو کے کان کھڑے
ہو گئے۔ اس کی آنکھیں حیرت سے سُکڑیں
ور پھر پھیلتی چلی گئیں۔
"اوہ! یہ ہم کیا سُن رہے ہیں"۔ اس
نے تحیّر آمیز لہجے میں ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔
"کیا ہوا آقا، کیا سُن رہے ہیں آپ"؟
دونوں غلام دیو چونک کر بیک وقت بول اٹھے۔
"اوہ! نہیں نہیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے۔
م پہاڑی کے اوپر کسی انسان کے قدموں
ی آواز سُن رہے ہیں"۔ شیش دیو نے حیرت زدہ
لہجے میں کہا۔

"انسان کے قدموں کی آواز۔ یہ آپ کیا
کہہ رہے ہیں آقا! آگ کے پہاڑ پر انسانی
قدم۔ آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔
اس آگ کے پہاڑ پر گونتو شال جیسا خطرناک
ڈھانچہ نہیں آسکتا۔ پھر بھلا ایک عام سا انسان
اس پہاڑ پر کیسے آسکتا ہے"۔ جلتوشش دیو
نے حیرت کی زیادتی سے چہرہ بگاڑتے ہوئے کہا۔
"ہمیں غلط فہمی نہیں ہوسکتی۔ یہ آواز کسی
انسان کے قدموں کی ہی ہے۔ ٹھہرو ہم ابھی
معلوم کرتے ہیں"۔ شیشش دیو نے کہا اور اس
نے آنکھیں بند کرلیں۔ چند لمحوں بعد اس نے
آنکھیں کھولیں تو اس کا چہرہ حیرت سے
بگڑتا چلا گیا۔
"تعجب خیز، انتہائی تعجب خیز، پہاڑ پر واقعی
ایک انسان موجود ہے اور وہ کوئی اور نہیں۔
ایک نہایت حسین لڑکی ہے۔ وہ پہاڑ پر
اس قدر اطمینان اور اعتماد کے ساتھ چل رہی
ہے۔ جیسے وہ آگ میں نہیں بلکہ عام ہوا
میں سانس لے رہی ہو"۔

"اوہ! کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں۔ مگر یہ
کس طرح ممکن ہے"۔ دونوں دیو حیرت زدہ انداز
میں آنکھیں پھاڑتے ہوئے ہکلائے۔
"اسی بات پر تو ہم ششدر ہیں تم جاؤ
اور جلدی سے اس لڑکی کو پکڑ کر ہمارے
پاس لے آؤ۔ جاؤ جلدی کرو"۔ شیشش دیو ان
کی جانب دیکھ کر نہایت تحکمانہ لہجے میں بولا۔
"اس لڑکی کو پکڑ لائیں۔ یہ آپ کیا کہہ
رہے ہیں آقا! باہر وہ گونتو شال ......"
دونوں دیو جلدی سے گھبرا کر بولے۔
"اس کی تم فکر مت کرو۔ وہ یہاں موجود
نہیں ہے۔ نہ جانے وہ کہاں چلا گیا ہے۔
ہم نے اردگرد کا علاقہ اچھی طرح سے دیکھ
لیا ہے۔ گونتو شال ہمیں کہیں نظر نہیں آیا اور
ہماری گنجی لاش بھی موجود نہیں ہے نجانے
کہاں مرگئی ہے۔ بہرحال جو بھی ہے تم
گونتو شال کے آنے سے قبل فوراً اس لڑکی
کو پکڑ لاؤ۔ اس کے لئے تمہیں دور نہیں
جانا پڑے گا۔ وہ غار کے دہانے کے

قریب ہی موجود ہے"۔ شیش دیو نے کہا۔
"اوہ! پھر ٹھیک ہے۔ تم یہیں رکو جلتوش!
میں اس لڑکی کو خود لے آتا ہوں"۔ دوسرے
دیو نے کہا اور فضا میں بلند ہو کر غار
میں تیزی سے سامنے کی جانب تیرتا چلا گیا۔
چند ہی لمحوں بعد وہ واپس آگیا۔ عمرو
لڑکی کے روپ میں اس کے ہاتھوں میں بری
طرح مچل رہا تھا اور اسے برا بھلا کہہ رہا
تھا۔ شیش دیو نے کچھ پڑھکر پھونک ماری
تو اچانک اس کے سامنے ایک چوڑا تخت
مودار ہو کر معلق ہوگیا۔
"اسے اس پر بٹھا دو"۔ شیش دیو نے
ملتوش دیو سے کہا اور ملتوش دیو نے سر
ہلا کر عمرو کو اس تخت پر بٹھا دیا۔
"کون ہو تم لوگ، اور تم نے مجھے کیوں
پکڑا ہے۔ جانتے نہیں میرا نام ظالم شہزادی
ہے۔ چھوڑ دو مجھے۔ اگر تم نے مجھے نہ
چھوڑا تو میں تم سب کو ہلاک کر دونگی"۔
عمرو نے زنانہ آواز میں بری طرح سے گرجتے

ہوئے کہا۔
"بڑی بہادر معلوم ہوتی ہو۔ کون ہو تم
اور یہاں کس لئے آئی ہو"؟ شیش دیو نے
قدرے نرمی سے کہا۔
"تمہارے باپ شیش دیو سے ملنے"۔ عمرو
نے غراتے اور برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کیا کہا شیش دیو سے ملنے، مگر کیوں؟
تم اسے کیسے جانتی ہو اور اس سے کس
لئے ملنا چاہتی ہو"۔ اپنا نام سن کر شیش دیو
نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔
"میں تمہیں کیوں بتاؤں کہ میں شیش دیو
کو اچھی طرح سے جانتی ہوں۔ اس کی ساری
دنیا میں دھوم مچی ہوئی ہے کہ وہ دنیا کا
سب سے زیادہ خولصورت دیو ہے اور اس
کے مقابلے کا پوری دنیا میں کوئی دیو ہے
اور نہ ہی کوئی ہوگا۔ اس کی شہرت سن
کر میں نے پکا فیصلہ کر لیا ہے کہ میں
شادی کروں گی تو صرف اسی طاقت ور اور
خوبصورت دیو سے۔ ورنہ مر جاؤنگی مگر کسی اور

سے شادی نہیں کروں گی۔ بس یہ فیصلہ کر
کے میں اس کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی
اور اپنے جادو کے زور سے اُسے تلاش کرتی
ہوئی اس طرف آ نکلی۔ یہاں عجیب و غریب
جگہیں دیکھ کر خاص طور پر یہ آگ کی
پہاڑی دیکھکر مجھے بڑی حیرت ہوئی میں آگ
کی پہاڑی کی جانب آئی تو ایک عجیب وغریب
لاش اور خطرناک ڈھانچے نے میرا راستہ روک
لیا۔ مگر ان کی موت آئی تھی جو انہوں نے
میرا راستہ روکا۔ بھلا ظالم شہزادی کے سامنے
کوئی کس طرح ٹھہر سکتا ہے۔ بس میں نے
جادو کے دو چار ہاتھ دکھائے اور وہ ڈھیر
ہو گئے"۔ عمرو نے جلدی جلدی منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"کیا کہا زندہ لاش اور سبز ڈھانچے کو
تم نے ہلاک کر دیا۔ سبز ڈھانچے یعنی گونتوشال
کو"۔ شیش دیو اور اس کے غلام یہ سُن کر
بُری طرح سے اچھل پڑے۔ ان کی آنکھیں
شدید حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔

"تو اور کیا۔ بھلا وہ مجھ جیسی عظیم اور
طاقتور جادوگرنی کے سامنے ٹھہر سکتا تھا۔ پہلے
اس نے میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کی مگر
میں نے اپنی جادوئی طاقت سے فوراً معلوم کر
لیا کہ اس کی موت صرف اسی صورت میں
ہو سکتی ہے کہ کوئی کسی طرح سے شیش دیو
کو ہلاک کر دے یا پھر اس کے دائیں
ہاتھ میں موجود پیتل کی انگوٹھی اتار دے۔ مجھے
جب معلوم ہوا کہ وہ میرے ہونے والے شوہر
شیش دیو کا دشمن ہے تو میں نے نہایت
غصے کے عالم میں اسے دو چار ہاتھ دکھائے
اور اس کی انگلی سے انگوٹھی اتار لی۔ انگوٹھی
اترنا تھی کہ وہ بزدل ڈھانچہ ایک لمحے میں
مٹی کا ڈھیر بن کر زمین پر بکھرتا چلا گیا۔
تب میں اس پہاڑ پر آگئی تو تمہارا یہ
ممبونچو دیو مجھے پکڑ لایا۔ اب اگر تم میرے
ہاتھوں سے مرنا نہیں چاہتے تو مجھے چھوڑ
دو تاکہ میں اپنے ہونے والے شوہر کو تلاش
کر سکوں"۔ عمرو نے ایک من گھڑت کہانی

سناتے ہوئے کہا۔ اور اس کی کہانی سن کر
شیش دیو اور اس کے غلام حیرت سے منہ
پھاڑے اور آنکھیں کھولے اس کی جانب دیکھ
رہے تھے۔ جیسے انہیں یقین ہی نہ آرہا ہو
کہ یہ لڑکی سچ کہہ رہی ہے۔

"ناممکن، قطعی ناممکن۔ مجھے یقین ہی نہیں
آیا۔ گونتو شال ہلاک ہو چکا ہے اور وہ بھی
ایک لڑکی کے ہاتھوں۔ جاؤ جلدی کرو اور معلوم
کرو کہ کیا واقعی یہ سچ کہہ رہی ہے۔ جاؤ
جلدی کرو"۔ شیش دیو نے اپنے غلام دیوؤں
کو چیخ کر حکم دیتے ہوئے کہا اور غلام دیو
گھبرا کر تیزی سے باہر کی جانب بھاگ اٹھے۔

"اوہ لڑکی! اگر تم سچ کہہ رہی ہو تو یقین
جانو تم نے اتنا عظیم کام کیا ہے جس کا
تم تصور بھی نہیں کر سکتیں۔ گونتو شال کو
ہلاک کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے واقعی اس
کی موت اسی طرح ممکن تھی کہ کوئی مجھے مار
دیتا یا پھر اس کے ہاتھ سے پیتل کی وہ
مخصوص انگوٹھی اتار لی جاتی۔ اوہ ہاں! کیا وہ

انگوٹھی تمہارے پاس ہے ذرا دکھانا تو"۔ شیش دیو
نے مسرت آمیز لہجے میں کہا۔

"ہاں ہے کیوں، یہ دیکھو"۔ عمرو نے کہا اور
جلدی سے جیب سے نقلی انگوٹھی نکال کر
شیش دیو کی طرف بڑھا دی۔

"اوہ ہاں، بالکل، بالکل وہی انگوٹھی ہے۔
اوہ شہزادی! تم واقعی ایک بہت بڑی جادوگرنی
ہو۔ یہ انگوٹھی واقعی وہی ہے۔ بالکل وہی"۔
انگوٹھی دیکھ کر شیش دیو مسرت سے اچھل کر
کھڑا ہوگیا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر عمرو کے
ہاتھ سے انگوٹھی لینا چاہی کہ عمرو نے ہاتھ
کو ہلکا سا خم دیا اور انگوٹھی نیچے گرا دی۔
جیسے اُسے دیتے ہوتے ہاتھ سے چھوٹ گئی ہو۔

"ارے ارے"۔ عمرو اور شیش دیو ایک ساتھ
چلائے مگر انگوٹھی پگھلے ہوتے لاوے میں گری
اور ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں پگھل
کر رہ گئی۔ عمرو نے جان بوجھ کر اسے گرایا
تھا۔ اُسے خطرہ تھا کہ کہیں شیش دیو اس
انگوٹھی کو پہچان ہی نہ لے۔

یہ کیا ہوا۔ بہرحال کوئی بات نہیں۔ انگوٹھی
میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے اس
میں کوئی شک نہیں کہ یہ وہی انگوٹھی ہے
تم نے اتنا بڑا کام کرکے مجھ پر بے حد
احسان کیا ہے۔ پہچانو، میں وہی شیش دیو
ہوں جس کی تلاش میں تم آتی تھی"۔ شیش دیو
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا کہا تم شیش دیو ہو۔ اوہ واقعی بالکل
وہی خوبصورت آنکھیں، وہی ناک، وہی جسم
اور وہی خوبصورت سینگ جنہیں میں کب
سے خواب میں دیکھ رہی تھی۔ اوہ شیش دیو!
تم تو میرے خیالوں سے بھی زیادہ خوبصورت
ہو۔ مگر کیا تم مجھ سے شادی کرو گے؟
کسی اور کو تو تم نے پسند نہیں کر رکھا"۔
عمرو نے لڑکیوں کی طرح اٹھلاتے ہوئے کہا۔

ارے نہیں نہیں۔ خوبصورت شہزادی! میں
تو خوبصورت لڑکیوں کے دل نکال کر کھاتا
ہوں۔ مگر تم نے چونکہ مجھے ایک بہت بڑے
عذاب سے نجات دلائی ہے اور مجھے نئے

سرے سے آزادی دلائی ہے اس لیے میں
تمہارا دل نکال کر ہرگز نہیں کھاؤں گا اور
تم سے شادی کرونگا"۔ شیش دیو نے ہنستے
ہوئے کہا اور عمرو اس کے سامنے خوشی سے
ناچ اٹھا۔

چند لمحوں بعد شیش دیو کے دونوں غلام
دیو واپس آگئے۔ ان کے چہرے خوشی سے
دمک رہے تھے۔

کیا ہوا"؟ انہیں دیکھ کر شیش دیو نے
جلدی سے پوچھا۔

آقا! یہ لڑکی سچ کہہ رہی ہے بالکل سچ"۔
باہر گونتو شال کا کہیں نام و نشان نہیں ہے
ہم نے دور دور تک اسے اچھی طرح سے
دیکھ لیا ہے اور گنجی لاش بھی باہر مردہ
پڑی ہے"۔ دونوں دیو بیک وقت بولے۔

اوہ بہت خوب! اس کا مطلب ہے کہ
اب ہم آزاد ہیں۔ ہمیں اب دنیا کی کوئی
طاقت ہلاک نہیں کر سکتی۔ گونتو شال کا خطرہ
ہمارے سروں سے ہمیشہ کے لئے ٹل گیا ہے۔

"ہا ہا ہا، اب ہم آزاد ہیں ہم آزاد ہیں"۔
شیش دیو نے بُری طرح سے قہقہہ لگاتے
ہوئے کہا۔ "اور یہ ہمیں اس خوبصورت شہزادی
کی وجہ سے نصیب ہوا ہے اب ہم اس
سے شادی کریں گے اور ہم اس گھٹن زدہ
علاقے سے نکل کر باہر کھُلی فضا میں سانس
لیں گے"۔

"بہت خوب شیش دیو! یہ تم نے بہت
اچھا فیصلہ کیا ہے۔ مجھے بھی یہاں بے پناہ
گھٹن محسوس ہو رہی ہے۔ جلدی کرو۔ اب
اس غار سے باہر آ جاؤ تاکہ ہم شادی کر
کے اچھی زندگی گذاریں۔ تمہارے سر سے گونتو شال
کا خطرہ تو ہمیشہ کے لئے اُتر ہی چکا ہے
پھر تمہارا اس قیدخانے میں رہنے کا کیا فائدہ"۔
عمرو نے جلدی سے بات بناتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو شہزادی، ہم تمہارا
دم گھٹنے نہیں دیں گے۔ تم ہماری محسن ہو۔
آؤ ہم ابھی اور اسی وقت باہر چلیں گے"۔
شیش دیو نے مسرت آمیز لہجے میں کہا۔ "مگر

ٹھہرو! پہلے ہم بھی اچھی طرح سے تسلی کر
لیں"۔ شیش دیو رُک کر بولا پھر آنکھیں بند
کر کے کھڑا ہوگیا۔ عمران دل ہی دل میں
خدا سے دعائیں مانگنے لگا کہ کہیں اسے
گونتو شال کے زندہ ہونے کا پتہ نہ چل
جائے ورنہ سارا کھیل بگڑ جائے گا۔ کچھ دیر
بعد شیش دیو نے آنکھیں کھول دیں وہ کسی
گہری سوچ میں غرق دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا ہوا میرے سرتاج! کہاں کھو گئے"۔ عمرو
نے جلدی سے اس سے پوچھا۔ اُسے شاید
کچھ شک سا ہوگیا تھا کہ گونتو شال مرا
نہیں بلکہ ابھی زندہ ہے۔

"کچھ عجیب سا لگ رہا ہے جیسے وہ ابھی
مرا نہیں بلکہ زندہ ہے"۔ شیش دیو نے سوچتے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سرتاج! میں
نے اپنے ہاتھوں سے انگوٹھی اتار کر اُسے
مٹی کا ڈھیر بنتے دیکھا ہے اور تمہارے غلام
دیو بھی اُسے ہر طرف ڈھونڈ آتے ہیں وہ

انہیں کہیں نہیں ملا۔ پھر بھلا وہ کیسے زندہ
ہو سکتا ہے؟" عمرو نے جلدی سے کہا۔
"پتہ نہیں کیا بات ہے ابھی ہمارا دل
مطمئن نہیں ہو رہا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں
دو ایک دن یہیں رکنا چاہیئے۔ ہم اچھی
طرح سے مطمئن ہونے کے بعد یہاں سے
نکلیں گے۔" شیش دیو نے پریشان لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ! لیکن یہاں میرا دم گھٹ رہا ہے۔
آپ فکر مت کریں اور مجھ پر اعتماد رکھیں
میں نے واقعی گونتو شال کو ہلاک کر دیا
ہے۔" عمرو نے کہا۔
"ٹھیک ہے ہمیں تمہاری بات پر اعتبار ہے
مگر پھر بھی ہم یہ خطرہ مول نہیں لے سکتے۔
ایسا کرو کہ تم ہمارا دو دن تک باہر انتظار
کرو۔ ہم دو دن بعد اس غار سے باہر
آئیں گے۔ جاؤ ہم نے تم سے وعدہ کرلیا
ہے کہ ہم تم سے ضرور شادی کریں گے۔
ہمارا انتظار کرو، جاؤ شاباش۔" شیش دیو نے

ے پچکارتے ہوئے کہا۔ شک کی کوئی گرہ
ں کے دل میں بندھ گئی تھی۔
"مگر وہ" عمرو نے کچھ کہنا چاہا پھر ہونٹ
بھینچ کر خاموش ہوگیا۔
"کہو کہو، کیا بات ہے؟" شیش دیو نے
جلدی سے پوچھا۔
"وہ اصل میں میں آپ کے لئے مٹھائی
بھی لائی تھی کہ جب آپ ملیں گے تو اس
خوشی میں میں آپ کو مٹھائی کھلاؤں گی مگر
آپ کو مجھ پر اعتبار ہی نہیں کہ واقعی میں
نے گونتو شال کو مارا ہے کہ نہیں اس لئے
آپ یقیناً مجھ پر بھی شک کرتے ہوں گے
اور میری لائی ہوئی مٹھائی بھی نہیں کھائیں گے
اس لئے میرا خیال ہے کہ مجھے اسے بھی
پھینک دینا چاہیئے۔" عمرو نے منہ بسورتے
ہوئے کہا اور زنبیل سے ایک مٹھائی کا
لفافہ نکال کر زور سے ایک طرف پھینکنے لگا
تھا کہ شیش دیو نے جلدی سے اس کا
ہاتھ پکڑ لیا۔

"ارے ارے مت پھینکو۔ ہم تمہاری
لائی ہوئی مٹھائی ضرور کھائیں گے۔ ہم نے
کہا نا کہ ہمیں تمہاری بھولی بھالی اور معصوم
صورت پر کوئی شک نہیں۔ بس ہمارا دل
مطمئن نہیں ہو رہا۔ لو دیکھو! ہم تمہاری
مٹھائی کھا رہے ہیں۔" شیش دیو نے عمرو
کے ہاتھ سے مٹھائی کا لفافہ لیتے ہوئے کہا
"ٹھہریں! یہ مٹھائی ہم سب ہی بانٹ کر
کھائیں گے۔ یہ اچھا نہیں لگتا کہ آپ اکیلے
ہی کھائیں اور ہم آپ کا منہ تکتے رہیں۔"
عمرو نے جلدی سے اسے روکتے ہوئے کہا
اور شیش دیو ہنس پڑا۔ اس نے لفافے سے
مٹھائی نکال کر پہلے عمرو اور پھر اپنے دوسرے
ساتھیوں کو دی۔ پھر وہ سب سوائے عمرو
کے مٹھائی کھانے لگے۔ عمرو صرف مٹھائی کھانے
کی اداکاری کرتا رہا۔ اس نے مٹھائی کا
ٹکڑا نہایت صفائی سے اپنی آستین میں
چھپا لیا تھا۔ اس مٹھائی میں اس نے دنیا
کا سب سے خطرناک زہر ملا رکھا تھا۔ وہ

جانتا تھا کہ یہ زہر گو ان دیوؤں کو ہلاک
نہیں کر سکے گا۔ مگر کم از کم چند لمحوں
کے لئے بیہوش ضرور کر دے گا۔ اس کا
خیال صحیح نکلا، مٹھائی کھاتے ہی تینوں دیو
لہرا کر گرتے چلے گئے۔ عمرو نے آگے بڑھ
کر جلدی سے زنبیل سے خنجر نکالا اور نہایت
تیزی سے ان کے سینگ کاٹنے لگا۔ سینگ
کاٹ کر اس نے کئی بار خنجر دیوؤں کو
ہلاک کرنے کے لئے ان کی گردنوں پر
چلائے مگر خنجر نہ چلا۔

"ہونہہ! لگتا ہے ان کی موت گونتوشال
کے ہاتھوں ہی لکھی ہے۔" وہ دھیرے سے
بڑبڑایا۔ پھر اس نے زنبیل سے جالِ الیاس
نکالا اور ان پر ڈال دیا۔ دوسرے ہی لمحے
وہ تینوں دیو جالِ الیاس میں بندھے ہوئے
تھے۔ جالِ الیاس میں بندھنے کے بعد ان
کا وزن بےحد ہلکا پھلکا ہوگیا اور عمرو
نے نہایت اطمینان سے انہیں اپنے کندھوں
پر ڈال لیا اور باہر کی جانب جانے لگا۔

وہ اپنی دُھن میں گنگناتا ہوا غار کے دہانے
سے باہر نکلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ غار
کے باہر کھڑا تھا۔ غار سے باہر آنے کے
بعد اس نے زنبیل سے دوبارہ کھڑاویں نکالیں
اور پاؤں میں پہن لیں۔ اور پھر ان طلسمی
کھڑاوؤں پر اُڑتا ہوا آگ کے پہاڑ سے نکل
کر سنہری دلدلوں سے ہوتا ہوا باہر میدان
میں اُتر آیا۔ جونہی اس نے میدان میں قدم
رکھا ایک ابابیل تیزی سے اس کے قریب آئی
اور زمین پر گرنے کے بعد بُری طرح لوٹنے
لگی۔ اس کے گرنے سے ایک لمحے کے لئے
دُھواں پھیلا اور پھر اس دھوئیں نے گونتوشال
کا رُوپ دھار لیا۔

"بہت، خوب! بہت خوب عمرو! تم واقعی
ایک باکمال اور بہادر انسان ہو۔ تم نے ان
تینوں دیوؤں کو جس طرح غار سے باہر نکالا
ہے واقعی یہ تم جیسے شخص کا ہی کام ہے
ورنہ میں ہزاروں سال سے ان کے باہر نکلنے
کا انتظار کر رہا تھا"۔ گونتوشال نے عمرو کو

ر کر گلے لگا کر بھینچتے ہوئے کہا۔

"ابے او ڈھانچے! ارے میری ہڈیاں کیوں
ڑ رہا ہے ہڈیوں کے بچے"۔ عمرو نے چیخ
کہا اور گونتوشال نے ہنستے ہوئے اسے
ڑ دیا۔

اسی وقت جالِ الیاس میں قید شیش دیو
ر اس کے غلاموں نے یکدم آنکھیں کھول
یں۔ پہلے انہوں نے حیرت سے بدلی ہوئی
ا کو دیکھا پھر ان کی نگاہیں عمرو اور
نتوشال پر پڑیں تو بےاختیار ان کے حلق
ے چیخیں نکل گئیں۔ خاص طور پر وہ عمرو
ے ہاتھوں میں اپنے کٹے ہوئے سینگ اور
نتوشال کو دیکھ رہے تھے۔

"گونتوشال تم، تم زندہ ہو"۔ شیش دیو
نے ہکلا کر پھٹے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں! تمہاری نظروں کے سامنے ہوں۔ عمرو!
ہیں اس جال سے آزاد کردو۔ اب یہ
یں نہیں جا سکتے"۔ گونتوشال نے پہلے دیوؤں
ر پھر عمرو کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمرو"۔ شیش دیو اور اس کے غلاموں
کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔
"ہاں! میرا نام خواجہ عمرو عیار ہے۔ میں
تم لوگوں کو مارنے کے لئے ہی یہاں آیا
تھا۔ تم نے اپنے غلاموں کے ساتھ مل کر
جو تباہی مچا رکھی تھی اس کا بدلہ لینے
کے لئے۔ نجانے تم نے کتنی بے گناہ اور
مجبور لڑکیوں کو ہلاک کیا ہے۔ اس کے
علاوہ تم نے تاشان سلطنت کی رعایا کو
مکڑوں میں تبدیل کر دیا تھا میں ان کے
شہزادوں کی مدد کے لئے تم سے ٹکرانے
آیا تھا۔ میں نے چالاکی سے خوبصورت لڑکی
کا بھیس بدلا اور اپنی عیاری سے تم
تک پہنچ گیا۔ مانتے ہو میری عیاری کو
کس قدر بے ضرر کینچوؤں کی طرح تم تینوں
کو آتشی غار سے باہر نکال لایا ہوں"۔ عمرو
نے مسکراتے ہوئے کہا اور جلدی جلدی وہ حلیہ
بدل کے اپنے اصل حلیے میں آگیا۔ اور اسے
اس حلیے میں دیکھ کر دیوؤں کی آنکھیں پھٹی

پھٹی رہ گئیں۔
عمرو نے آگے بڑھ کر جال الیاس کا
کھینچا تو وہ جال سے آزاد ہوگئے۔ عمرو
جال سمیٹ کر جلدی سے اُسے اپنی
ں میں ڈال لیا۔
جال سے آزاد ہوتے ہی وہ تینوں دیو
ل کر کھڑے ہوگئے۔
"اوہ! تم نے ہمیں دھوکہ دیا ہے۔ ہم
ں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ جلتوش ملتوش!
و اسے اور اس کے ٹکڑے اڑا دو"۔
ش دیو نے بُری طرح سے چیختے ہوئے کہا
غلام دیو تیزی سے عمرو پر جھپٹے، مگر
وقت گونتو شال کی آنکھوں سے نارنجی
ک کی شعاعیں نکل کر ٹھیک ان کے قدموں
ں گریں۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور وہ
ل کر پشت کے بل گر پڑے۔
"خبردار! جو کسی نے عمرو کی جانب بڑھنے
کی کوشش کی۔ مت بھولو کہ میں بھی تمہارے
ل ہوں"۔ گونتو شال نے گرج کر کہا۔

"گونتو شال! یہ ٹھیک ہے کہ تم ہم سے طاقت میں کتنی گنا زیادہ ہو اور اس بدبخت عمرو نے ہمارے سینگ کاٹ کر ہماری طاقت گھٹا دی ہے۔ مگر اس کے باوجود ہمارے ہاتھوں میں اتنا دم ہے کہ تمہارا مقابلہ کر سکیں" شیش دیو نے بھی گرجتے ہوئے کہا۔

"تو پھر دیر کس بات کی ہے، آؤ" گونتو شال مسکرایا۔

"عمرو! تم ان دونوں دیووں کی آنکھیں پھوڑ دو۔ یہ خود بخود ہلاک ہو جائیں گے۔ جب تک میں اس شیش دیو کو دیکھتا ہوں"۔ گونتو شال نے عمرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور عمرو نے سر ہلا دیا۔

دونوں دیو زمین پر گرنے کے بعد اب دوبارہ اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔

"اوہ! تم ہماری آنکھیں پھوڑو گے، تم" وہ دونوں تمسخرانہ انداز میں ہنستے ہوئے بولے

"ہاں! نہ صرف تمہاری آنکھیں پھوڑوں گا بلکہ یہ جو تمہاری ناکیں پھولی ہوتی ہیں، انہیں بھی

پچکا کر رکھ دونگا۔ ایک ایک گھونسہ مار کر"۔ عمرو نے انہیں گھونسہ دکھاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ! کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ"، ملتوش پکڑ لو اس دھوکے باز کو، آج ہم اس بدبخت کا ہی گوشت کھائیں گے"۔ جلتوش دیو نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا اور وہ دونوں ایک ساتھ اس کی جانب لپکے، مگر عمرو بھلا اب کہاں ان کے قابو میں آنے والا تھا۔ وہ نہایت صفائی سے چکر کھا کر ان کے قریب سے نکلتا چلا گیا۔ دونوں دیو پلٹ کر ایک بار پھر اس پر جھپٹے مگر عمرو پھر ان کی زد سے نکل گیا۔ اب تو ان دونوں دیووں کا غصہ عروج پر پہنچ گیا۔

"ہونہہ! یہ اس طرح قابو نہیں آئے گا۔ اس کے لئے دوسرا حربہ اختیار کرنا ہوگا"۔ جلتوش دیو نے جھلا کر کہا۔ پھر اس نے ہاتھ ہوا میں لہرائے تو اس کے ایک ہاتھ میں لمبے پھل والی ایک تلوار آگئی اور دوسرے ہاتھ میں ایک لمبی سی زنجیر جس کے سرے پر

نوکوں والا بھاری گولہ لگا ہوا تھا اسے دیکھ
کر ملتوش دیو نے بھی ہاتھ ہوا میں گھمائے
تو اس کے ہاتھوں میں بھی ایسے ہی ہتھیار
آ گئے۔

"اب دیکھتے ہیں تم کس طرح بچتے ہو۔"
جلتوش دیو نے غرا کر کہا اور بجلی کی سی
تیزی سے تلوار اور گولے والی زنجیر گھماتا ہوا
عمرو کی جانب بڑھا۔ عمرو نے اس سے بھی
زیادہ پھرتی سے کام لیتے ہوئے زنبیل سے
سلیمانی ڈھال نکال لی۔ جلتوش دیو کی تلوار اور
گولہ ایک ساتھ ڈھال سے ٹکرائے، زبردست
گونج کے ساتھ سینکڑوں چنگاریاں پیدا ہوئیں اور
جلتوش دیو کے دونوں ہتھیار راکھ کا ڈھیر
بن گئے۔ یہ دیکھ کر ملتوش دیو غضبناک انداز
میں چیختا ہوا ہتھیار سمیت عمرو پر جھپٹا مگر
ڈھال سے ٹکرانے کے بعد اس کے ہتھیار بھی
راکھ ہو گئے۔ یہ دیکھ کر دونوں دیوؤں نے
پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے کی جانب
دیکھا پھر وہ دونوں کچھ سوچ کر جلدی سے

ایک ٹانگ پر کھڑے ہو گئے اور آنکھیں بند
کر کے زور زور سے کچھ پڑھنے لگے۔ یہ
دیکھ کر عمرو کے ذہن میں ایک شرارت کلبلائی
اس نے سلیمانی ڈھال زنبیل میں ڈالی اور اپنے
پاؤں سے جوتے نکال کر دبے پاؤں ان دیوؤں
کی طرف بڑھا۔ دیوؤں کے عقب میں پہنچ
کر اس نے زنبیل سے پہلے سلیمانی چادر نکال
کر کندھوں پر ڈالی، پھر اُچک کر اس نے
نہایت تیزی سے باری باری جوتے ان دیوؤں
کے سروں پر جما دیئے۔

دونوں دیو بُری طرح اچھل پڑے اور غصے
سے ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے۔

"کیوں مارا ہے تم نے میرے سر پر"۔ جلتوش
دیو نے غصے سے ملتوش دیو کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا۔

"مارا تم نے ہے اور پوچھ مجھ سے رہے
ہو"۔ ملتوش دیو نے بھی غصے سے کہا۔

"بکو مت، اب اگر تم نے کوئی شرارت
کی تو میں تمہیں مار دونگا سمجھے"۔ جلتوش دیو

نے غصے سے کہا اور دوبارہ ایک ٹانگ پر
کھڑا ہو کر آنکھیں بند کرکے کچھ پڑھنے لگا۔
ملتوش دیو بھی بڑبڑاتا ہوا اپنے عمل میں مصروف
ہوگیا۔ یہ دیکھ کر عمرو ایک مرتبہ پھر نمودار ہوا
اور اس نے دونوں کے سروں پر زور سے
جوتے مارے اور دوبارہ غائب ہو گیا۔
"تت تم نے پھر مجھے مارا ہونہہ"۔ جلتوش
دیو نے غصے سے ملتوش دیو کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا اس سے قبل کہ ملتوش دیو کچھ
سمجھتا، جلتوش دیو نے ایک زور دار تھپڑ اس
کے منہ پر دے مارا۔ اب تو ملتوش دیو
کی بھی غصے کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اس
نے بھی جواباً جلتوش دیو کے منہ پر طمانچہ
دے مارا۔ بس پھر کیا تھا، دونوں دیو ایک
دوسرے سے ٹکرا گئے اور اپنا عمل اور عمرو کو
بھول کر ایک دوسرے پر بڑھ چڑھ کر حملے
کرنے لگے اور عمرو نہایت اطمینان سے ایک
چٹان پر بیٹھ کر ان دونوں دیوؤں کا مقابلہ
دیکھنے لگا۔ دوسری طرف گونتو شال اور شیش دیو

ب دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے۔
یش دیو نے موقع پاکر اپنا بھاری بھرکم ہاتھ
ما کر گونتو شال کو مارا مگر اسی لمحے گونتو شال
ی آنکھوں سے نارنجی رنگ کی شعاعیں نکلیں
ر شیش دیو کے سینے پر پڑیں۔ شیش دیو
ے حلق سے ایک ہولناک دھاڑ نکلی اور وہ
نی جگہ سے کئی فٹ اونچا اچھل کر پُشت
ے بل دُور جا گرا۔ گونتو شال دھواں بن کر
نی جگہ سے غائب ہوا اور دوسرے ہی لمحے
ین اسی جگہ نمودار ہوا جہاں شیش دیو گرا تھا۔
س سے قبل کہ شیش دیو اپنی جگہ سے اٹھتا
ونتو شال نے پوری قوت سے اپنی پتلی سی
انگ شیش دیو کی پسلیوں میں ماری۔ شیش دیو
ک مرتبہ پھر چیختا ہوا اچھلا اور تیزی سے
ھومتا ہوا دوسری طرف جا گرا۔ اس بار اس
ے اُٹھنے میں دیر نہ لگائی۔ اس کا چہرہ
کلیف کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا۔ اس
ے اچانک اپنے قریب پڑی ہوئی ایک بہت
ری چٹان کو اٹھایا اور اُسے پوری قوت سے

گونتو شال پر کھینچ مارا۔ گونتو شال نے اپنی جگہ
سے ہٹنے کی ہرگز کوشش نہ کی۔ اس نے
چٹان کو اپنی جانب آتے دیکھا۔ اس کی
آنکھوں سے پھر وہی نارنجی روشنی نکل کر چٹان
سے ٹکرائی، چٹان کو ایک زور دار جھٹکا لگا
اور وہ پلٹ کر پوری قوت سے شیش دیو
کے کندھے سے لگی۔ شیش دیو ایک مرتبہ پھر
چیختا ہوا زمین بوس ہوگیا۔

"تم آج موت سے ہرگز نہیں بچ سکتے
شیش دیو! آج موت تمہارا مقدر بن کر تمہارے
سامنے کھڑی ہے۔ اٹھو! جب تک ہمت ہے
میرا مقابلہ کرو"۔ گونتو شال نے شیش دیو کی
طرف دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"مم مجھے معاف کر دو گونتو شال! مم میں
میں"۔ شیش دیو تڑپتا ہوا ہکلایا۔ تکلیف کی
شدت سے اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا۔

"معاف کر دوں، ہونہہ! تمہیں معاف کر دوں
شیش دیو، ہزاروں سال بعد آج تم میرے ہاتھ
آئے ہو اور میں تمہیں معاف کر دوں۔ نہیں

آج تمہیں مرنا ہوگا۔ ہر حال میں، ہر صورت
میں"۔ گونتو شال غرایا اور نہایت جارحانہ انداز میں
شیش دیو کی طرف بڑھا۔ اسی وقت شیش دیو
نے کروٹ بدلی اور اپنی ایک ٹانگ اٹھا کر
پوری قوت سے گونتو شال کو ماری، گونتو شال
کو ایک جھٹکا لگا اور وہ الٹ کر گر گیا۔
اسی وقت شیش دیو انتہائی برق رفتاری سے اٹھ
کھڑا ہوا اور اس نے اٹھتے ہی اچانک ایک
جانب چھلانگ لگائی اور بھاگتا چلا گیا اس کا
رخ آتشی پہاڑ ہی کی جانب تھا۔

"ہونہہ بزدل! اب تم میرے شکنجے سے نکل
کر کہیں نہیں جا سکتے احمق"۔ گونتو شال غراہٹ آمیز
انداز میں غرایا، پھر اس نے لیٹے لیٹے اپنا
منہ کھولا، پھر ایک ساتھ اس کی آنکھوں اور
منہ سے نارنجی رنگ کے شعلوں کی دھار نکلی
اور دوسرے ہی لمحے شیش دیو ان نارنجی شعلوں
کی لپیٹ میں آگیا۔ اس نے ایک زوردار چیخ
ماری اور وہیں اچھل کر زمین پر گر گیا اور
بری طرح تڑپنے لگا۔ گونتو شال دھواں بنا اور

عین جلتے ہوئے شیش دیو کے قریب نمودار ہوا، اس مرتبہ اس کے ہاتھ میں ایک عجیب و غریب کھوپڑی تھی جس کا رنگ سنہری مائل تھا۔

"نن نہیں نہیں گونتو شال! اس کھوپڑی کو مجھ سے دُور لے جاؤ۔ اسے مجھ پر مت پھینکنا تمہیں حضرت سلیمانؑ کی قسم، دُور ہٹ جاؤ، دُور"۔ سنہری کھوپڑی دیکھ کر شیش دیو بری طرح سے چیخ اٹھا۔

"حضرت سلیمانؑ کی قسم مت دو بدبخت غدار دیو"۔ گونتو شال نے کہا۔ پھر اس نے اچانک کھوپڑی شیش دیو پر اچھال دی۔ شیش دیو نے کھوپڑی سے بچنے کی بہت کوشش کی مگر کھوپڑی اس سے چھُو ہی گئی، دوسرے ہی لمحے بھک کی تیز آواز کے ساتھ سُرخ رنگ کا ایک انگارہ سا روشن ہوا اور دوسرے ہی لمحے شیش دیو راکھ کا ڈھیر بن گیا۔

دوسری طرف دونوں غلام دیو ایک دوسرے کو پچھاڑ رہے تھے۔ وہ ایک دوسرے سے لڑتے ہوئے شدید زخمی ہو چکے تھے۔ عمرو کچھ دیر تو ان کی

لڑائی دیکھتا رہا، پھر اس نے اپنی زنبیل سے مرچوں کی پڑیا نکالی اور موقع دیکھ کر اس نے پھونک مار کر مرچوں کو دونوں دیووں کی آنکھوں پر پھینک دیا۔ دونوں دیو بُری طرح چیختے ہوئے زمین پر گر پڑے۔ انہیں اپنی آنکھوں میں آگ لگتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی تب عمرو نہایت اطمینان سے آگے بڑھا اور اس نے زنبیل سے تلوار نکال کر پہلے باری باری ان دونوں دیووں کی آنکھیں پھوڑیں اور پھر تلوار کے ایک ایک وار سے ان دونوں کی گردنیں اُڑا دیں۔ جونہی یہ تینوں دیو مرے اچانک ہر طرف گہرا اندھیرا چھا گیا اور ہر طرف سے تیز چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ساتھ ہی زبردست آندھی آ گئی۔ عمرو نے بچنے کی لاکھ کوشش کی مگر آندھی اسے اپنے ساتھ کسی تنکے کی مانند اُڑا کر لے گئی۔

عمرو ہوش میں آیا تو اس نے خود کو ایک بہت عظیم الشان اور نہایت قیمتی ساز و سامان سے آراستہ کمرے میں موجود ایک مسہری پر پایا۔ اس کے اِرد گرد دو نہایت خوبصورت شہزادے، وزیر، سپہ سالار اور دوسرے لوگ کھڑے تھے۔ انہیں دیکھ کر عمرو جلدی سے اُٹھ بیٹھا۔

"اوہ! عمرو بھائی کو ہوش آگیا"۔ ایک شہزادے نے جلدی سے مسرت آمیز لہجے میں چیخ کر کہا اور سب عمرو کی جانب دیکھنے لگے۔

"میں کہاں ہوں، اور آپ کون ہیں؟" عمرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ مُلک تاشان میں ہیں عمرو! اور ہم دونوں وہی مکڑے شہزادے نوشاد اور ارشاد ہیں عمرو! ہم تمہارے بے حد شکرگذار ہیں، تم نے جس بہادری سے شیش دیو اور اُس کے غلاموں کو ہلاک کیا ہے اس پر تمہاری بہادری کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ ان تینوں دیووں کے مرتے ہی ان کا طِلسم بھی ہم پر سے ٹوٹ گیا اور ہم اور ہماری ساری ریاست واپس اپنی اصل شکل میں آگئی عمرو بھائی! ایک عجیب و غریب ڈھانچہ آپ کو بیہوشی کی حالت میں ہمارے محل کی چھت پر ڈال گیا تھا۔ ہم سمجھ گئے کہ آپ نے شیش دیو کو ہلاک کر دیا ہے۔ عمرو بھائی! آپ آج تین دنوں بعد ہوش میں آئے ہیں"۔ شہزادہ نوشاد نے عمرو کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ کیا واقعی"؟ عمرو کے منہ سے تحیر آمیز لہجے میں نکلا۔

"ہاں! ہم سچ کہہ رہے ہیں۔ ہم ایک مرتبہ پھر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں"۔ شہزادہ نوشاد

نے کہا اور عمرو کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل
گئی۔ اچانک عمرو کو احساس ہوا جیسے اس
کے ہاتھ میں کوئی چیز ہو۔ اس نے چونک کر
دیکھا تو واقعی اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی
سی شیشی تھی۔

"یہ کیا ہے؟" وہ حیرت سے بڑبڑایا۔

"یہ میری طرف سے تمہارا انعام ہے عمرو!
تم نے میری مدد کی ہے۔ اس صلے میں میں
تمہیں دس روز کے لئے سلیمانی سُرمہ دے رہا
ہوں جس کے استعمال سے تم زمین میں چھپے
ہوئے خزانے نہایت آسانی سے تلاش کر سکتے
ہو۔" اچانک اس کے کانوں میں گونتو شال کی
آواز ٹکرائی اور وہ خوشی سے اچھل پڑا اور
اس کی آنکھیں مسرت سے چمک اٹھیں۔

"کیا ہوا عمرو بھائی"؟ شہزادہ ارشاد اسے اچھلتا
دیکھ کر حیرت سے بولا۔

"کچھ نہیں، کچھ نہیں"۔ عمرو جلدی سے سنبھلتا
ہوا بولا۔ اس نے نہایت احتیاط کے ساتھ
سُرمے والی شیشی زنبیل میں ڈال لی۔

"آیئے عمرو بھائی! دربار میں چلتے ہیں۔
وہاں بہت سے لوگ اپنے محسن کو دیکھنے
کے لئے بے چین ہیں"۔ شہزادہ نوشاد نے کہا
مگر عمرو اس کی بات کہاں سُن رہا تھا۔
اس نگاہوں میں تو ہر طرف زمین میں چھپے
ہوئے خزانے گھوم رہے تھے جنہیں وہ خیالوں
ہی خیالوں میں اپنی زنبیل میں بھرتا جا رہا تھا۔
عمرو خوش تھا بے حد خوش۔ ملک تاشان کا
شاہی خزانہ، سردار امیر حمزہ کے انعام کا وعدہ
اور زمین میں چھپے ہوئے خزانے، سب عمروعیار
کے منتظر تھے، عیار زماں کے منتظر تھے۔

ختم شد